بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نحمدك اللهم صلّ وسلّم وزد وبارك علی سیّدنا محمّد واٰله الطّاهرین کما صلّیت و بارکت علی ابراهیم واٰل ابراهیم انّك حمید مجید بعدد کلّ معلوم لك

اما بعد واضح ہو کہ یہہ مختصر رسالہ ہی درباب اظہار ثبوتِ وجوب مسحِ پا اور ارسال یعنی کہلی ہوئی ہاتہہ نماز پڑہنی وغیرہ بعض بعض باتونکی کہ بموجب قرآن وحدیث کی فریقین کی ہانسی ثابت اور متحقق ہی خاکسار اقل الخلیقہ بل لاشی فی الحقیقہ بندہ ہیچ میرز سید برکت علی عفی عنہ لکہتا ہی

سببِ تالیف یہہ ہی کہ بعض برادران ایمانی ہکلف اسکی تالیف کی اور باعث ہوئے اس امر کے کہ زبان اردو مین نہایت صاف اور سہل ترکیب سی ایک ایسا رسالہ اس باب مین لکہا جاوی جسی کہ عوام کم علم بہی سمجہہ سکین

اور فایدہ اوٹہاوین اور جو کوئی سُنّی دہوکا بہی دے تو دہوکی مین نہ آئین
سے کیونکہ اکثر جو عربی فارسی مین کتابین ہین اس باب مین تو عوام اوس سے
فایدہ نہین اوٹہا سکتی اور بیشتر دیکہنی مین آیا کہ اکثر محافل و مجالس مین جو
سُنّی شیعہ مجتمع ہو جاتی ہین تو اکثر سُنّی چشمک زنی اور کج بحثی سی پیش
آتی ہین اور جو نکہ حال سی قرآن اور حدیث اور خود اپنی علما کے اقوال و اعمال
بی بہرہ ہین تو صرف سنی سنای اور سمجہای پڑہای اپنی اوستاد اور بزرگ خویش
واقربا سی اپنی فعل کو نیک اور افعال مذہب حق یعنی شیعونکو کہ خاص موافق
قرآن اور احادیث نبوی ص کے اور اعمال و افعال اہلبیت طاہرین ع کی ہین معاذ اللہ
نسبت مخالفت کی ثقلین سے دیتی ہین سو نظر بر افادۂ عام نہایت سہل اور
آسان زبان اردو مین لکہا جاتا ہی تاکہ ہر کوئی اسی سمجہہ سکی اور نام اس
رسالہ کا مفید العوام رکہا واللہ الموفق الہادی المعین

مقدمہ طالبین حق پر واضح ہو کہ ثقلین عبارت ہی قرآن اور اہلبیت
مصطفوی سی بموجب اس حدیث کی کہ یہہ حدیث متفق علیہا ہی جسکی سنی
شیعہ سب بالاتفاق قایل ہین کہ اخیر زمانہ وفات مین آنحضرت ص نی فرمایا
انی تارک فیکم الثقلین الخ جو کہ بڑی لنبی حدیث ہی اور بڑا لنبا خطبہ اسکو

اوسکی ساتھہ فرمایا جو خود سُنیونکی کتابونمین جو صحاح ستہ مین انکی کہلاتی ہین
موجود ہی خلاصہ مضمون تمام خطبہ اور حدیث کا یہہ ہی جو گروہ کثیر صحابہ کی حضور
مین فرمایا جنمین ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ سب تہی کہ ای گروہ مین اب تم مین
سی جاتا ہون اور مین تم مین چہوڑ جاتا ہون دو نہایت نفیس بڑی چیزین کہ ایک
اونمین کی دوسری سی رتبہ زیادہ رکہتی ہی اور وہ کیا ہین ایک تو قرآن دوسرے
اہل بیت میرے خبردار تم انسی نیک سلوک کرنا اور عمل انپر کرنا یعنی جو قرآن
مین مفصل اور صاف صاف ہی اوسپر عمل کرنا بغیر تاویل کے اور جو قرآن
مین مجمل ہی اوسکی تفسیر جو یہہ جانتی ہین تم مین سی کوئی نہین جانتا جو یہہ کہین اوسپر
تم عمل کرنا تم سی یہہ بہتر جانتی ہین ان پر تم پیش قدمی مت کرنا یہہ اقدم اور
اولی ہین انکو تعلیم مت کرنا یہہ تم سی عالم تر ہین اور تمسک اور وسیلہ اور اعتصام انسی
بھی انکی قول و فعل پر بہروسا اور چنگل مارنا اور تکیہ کرنمین نجات ہی تم انکا خلاف
نہ کروگی تو ہلاک نہوگی نہین تو ضلالت و گمراہی مین پڑوگی اور یہی فرمایا انکی
مثل ایسی ہی جیسے نوح ع کے کشتی جو شخص نوح کی کشتی مین سوار ہوا اوسنی غرق
ہونی سی نجات پائی تو جو شخص انکی تابعداری مین رہا اوسنی ہلاکت و ضلالت سے
نجات پائی — اور بارہا فرمایا کہ علی ساتہہ قرآن کی ہی اور قرآن ساتہہ علی ع

کی یعنی اس سے صاف ظاہر ہی کہ علیؑ کبہی قرآن کی خلاف معنی نہین فرمانے وا

توجہان کوئی آیت کوئی کلمہ ایسا ہی جسمین بی تاویل معنی نہین درست ظا

ہون تو جو علیؑ فرما وی وہی تاویل صحیح اور درست جاننا چاہئی اور بہی فرمایا کہ

شہر ہون علم کا اور علیؑ دروازہ ہی جو شخص شہر علم مین داخل ہونا چاہ

تو دروازہ سے آئی — اور بہی فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہین اور کبہی فرمایا با

امام ہین کہ پہلی اونکی مولاے مومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ اور آخر اونکی حضرت

امام مہدیؑ اور کبہی بلفظ امیر کہکی فرمایا یعنی میرے بعد بارہ[12] امیر ہین تا مہدےؑ

او رعلی ہذا القیاس صدہا حدیثین اس قسم کے کہ خود سنیونکی کتابونمین بہی موجو

ہین اور صحیح معتبر کرکے لکہی ہین کہ اگر تفصیل اونکی لکہی جاوے تو ایک علیحدہ کتاب

اسی باب مین مرتب ہوتی ہی چونکہ یہان مقصود صرف مطلوب مصرحہ صدر ہے

اسلئی پتہ اور نشان کی لئی اتنا اشارہ یہان کافی ہی مودات سید علی ہمدانی

شافعی اور مناقب ابن مغازلی بشافعی وغیرہ خود سنیون کی کتاب اور صحیح مسلم

او رصحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح مشہورہ انکی میں متفرق جگہ ہر ایک ان احادیث

مین سی موجود ہی جو چاہی دیکہہ لی — سو شیعہ تو بموجب ان احادیث کی جو کچہہ

اعمال صوم وصلوۃ تعمیل امر نہی کرتے ہین قرآن پر کرتے ہین اور جہان قرآن

قرآن مین اجمال ہی وہان بموجب تفسیر و ارشاد اہل بیت کی معنی قرآن کی سمجہتی ہین
او تعمیل کرتے ہین — جو شخص کچہہ بہی علم و عقل سی بہرہ رکہتا ہو اور تہوڑی سی نظر بہی
انکی کتب عقاید وغیرہ پر رکہی جو کہ اپنی تئین بلقب سنت جماعت ظاہر کرتے ہین تو واضح
ہو کہ یہہ ظاہر مین تو اپنی تئین تابع اور عامل ثقلین ظاہر کرتی ہین مگر واقع مین انکو
تبعیت ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ وغیرہم تمام اون لوگونکی ہی جو سراسر مخالفت
اہل بیت ع کے کرتے رہی ہین کتب فقہیہ اور کتب تفاسیر و حدیث و تاریخ خود انہین سے
ہان کے دیکہنی سی حقیقت اونکی کہلتی ہی کہ درحقیقت یہہ اصحاب کی پیرو ہین سو وہ
اصحاب جو مخالف رہی ہین اہلبیت رسول صلعم کے بی شک انکی مقتدا ہین اور اونکی قول و
فعل سنت پر انہین عمل ہی اور انکا حال کتاب دیکہنی سی واضح ہوتا ہی کہ انہون نی
خود صدہا بلکہ ہزارہا باتونمین اختراع و ابداع خاص اعمال صوم و صلوۃ مین کیا ہی چہ جاے
کہ اور امور اور بموجب اپنی خواہش نفس کے جو کام کرنا منظور ہوا پیغمبر پر معاذ اللہ
حدیث بنا لی لوگونسی روپیہ جاگیر دیدیکر حدیثین بنوائین جامع الاصول
جسمین احادیث صحیح بخاری او مسلم کے جمع ہین اور بہت معتمد انکی کتاب ہی کوئی دیکہی
تو واضح ہو کہ وہ صاف لکہتا ہی کہ بہتیرے لوگون نے طمع جاہ او منصب اور روپیے
لئے حدیثین وضع کے ہین تفصیل اسی باتونکی بڑے بڑی کتابو سے ہی اس جگہہ

اگر لکھی جاوی تو صرف اسی مطلب پر ایک کتاب ہوتی ہی اسلئی مین اوسطرف سے
عنان قلم کو روکتا ہون لیکن یہہ معجزہ ہی دین مبین اور برکتِ شرع متین
مصطفوی صلعم کا کہ انہین کے کتابونسی چوریان بہی انکی پکڑی جاتی ہین کہ یہہ تمام پٹمین
غلامان بابِ مدینہ علم نی خاص انکی کتابونسی نکالین ہین اور انشا اللہ تعالی ایک
رسالہ علیحدہ مین اکثر اون باتونکا علیحدہ ذکر واسطی فایدہ عام کی سہل اسی زبان اردو
مین بعد اسکی لکہدونگا جس سی عوام بہی جانین کہ کیا کیا بدعتین اور مخالفت انکی
مقتداؤن اور علماؤن نی کین ہین اور خود انکی علما لکھتی ہین کہ ہان اہلبیت یون کرتی
تہی لیکن اجماعِ صحابہ یون ہی جو کہ یہہ کر رہی ہین مثلاً قیام نماز تراویح خلاف حکم خدا و رسول
جاری کیا اور متعہ عمر نے حرام کیا جو کہ قرآن سی ثابت پیغمبر کے عہد مین رہا بلکہ ابوبکر
کے عہد مین بہی رہا خود عمر نے اپنی عہد مین منبر پر چڑہ کی کہا کہ پیغمبر صلعم کے وقت مین متعہ
حلال تہا مین حرام کرتا ہون چنانچہ تاریخ الخلفا مین سیوطی شافعی صاف اولیات
مین عمر کے لکہتا ہی یعنی وہ فصل اسی لئی ہی کہ پہلی اسنی کیا بات جاری کی کیا
موقوف کے سوا ایک اوسمین متعہ ہی جو موقوف کیا یعنی متعۃ الحج اور متعۃ النسائ
اور ایک اوسمین سے تراویح جو جاری کے اور خود اسی بدعت کہتا تہا اور خوش ہوتا تہا،
جو مشکواۃ سی صاف ظاہر ہی اور بات اسمین یہہ ہی کہ حضرت علی اکثر متعہ کیا کرتی تہی

تہی حی علی خیر العمل نماز مین سی نکال ڈالا اوسکی بدلی الصلواۃ خیر من النوم داخل کردی
غرض ہزارون باتین ہر ایک نی انمین اپنی اپنی عہد حکومت مین بعضی ایجاد کردین بعضی
موقوف کردین خصوصاً معاویہ نی معاذ اللہ اپنی عہد حکومت مین جو جو حدیثین وضع
کروائین مین ہرگز کسی مسلمان سی یہہ باتین نہین ہوسکتین سُنو یہہ پاؤن دہونا اور
ہاتہہ باندہ کر نماز پڑہنا بہی ایک ادنی شمہ او نہین باتون مین سی ہی اگرچہ آدمی کو
سرسری جو ناواقف ہو ابتدا مین تعجب آتا ہی لیکن اگر غور و انصاف کو کام فرماوے
تو کچہہ محل تعجب نہین کتب تفسیر و حدیث و تاریخ کو دیکہی کہ ستر اور دو بہتر لڑائیان یہہ
شخص وصی رسول مقبول صلعم سی لڑا اور مرزا محمد معتمد خان بدخشی کی کتاب نزل الابرار
اور مفتاح النجا اور استیعاب ابن عبد البر وغیرہ خاص کتب سنت جماعت سی ہویدا ہے
کہ جناب امام حسن عم کو زہر اسینی دلوایا ہی اور جسوقت اسنی خبر شہادت سُنی تو خوشی
سی تکبیر کہی بعضون نی لکہا ہی سجدہ کیا شکر کا یہان تک کہ ایک عورت نی بہت ملامت
کی انجام کو یزید کی ولیعہد کر نہین صاف خلاف عہد و نوشت کی کیا جوکہ تمام سُنیون کی
کتابون مین خود موجود ہی غرض عداوت اسکو اہلبیت عم اور شیعیان اہلبیت عم سی
یہان تک تہی کہ محمد بن ابی بکر رض جو خاص نطفۂ ابو بکر سی تہی یعنی بیٹی تہی ابو بکر کی
لیکن یہہ شیعیان علی عم سی تہی اونکو بعد شہادت کی معاذ اللہ آگ مین جلا دیا

تتمہ

اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ نمازمین قنوت مین خطبہ مین مسجد و نمین جناب ا
اور حسنین جگر گوشہ رسول اور محمد بن ابی بکر اور مالک اشتر شیعیان علی کو تہ
کہتا تہا تاریخ ابو الفدا استیعاب ابن عبد البر مستقصی وغیرہ انہین کی کتب معتبر
مین جو چاہی دیکہہ لی اور یہہ بات بہی ظاہر ہی انکی کتابون سی کہ جناب امیر کو خود پیغمبر
نے فرمایا کہ لڑائی علی کے لڑائی میری ہی اور اطاعت علی کے اطاعت میری ہی او
برا کہنا علیکا برا کہنا میرا ہی اسپر معاویہ تو معاویہ بی بی عائشہ بیٹی ابو بکر کے خاص جناب
امیر سی لڑی تو اصل سبب اسکا کیا کینہ او بغض دلی جو کہ کتابین دیکہنی سی ظاہر ہوتا ہے
کہ یہہ کسقدر عداوت جناب امیر سی رکہتی تہی یہانتک کہ انکی شیعونکی لئی معاویہ
کا حکم تہا اپنی عہد حکومت مین کہ جہان ملیں مار ڈالو اور قاطبۃ مخالفت اہلبیت
سی یہہ حال تہا کہ خواہ نخواہ اوسی برخلاف جناب امیر کے کام کرنا تفسیر کبیر فخر راز
سی یہانتک تو ظاہر ہی کہ نماز مین بسم اللہ پکار کر پڑہنی اور انگوٹھی داہنی ہاتہہ کی
اونگلی مین پہننی موقوف کر دی کیونکہ جناب امیر یون کرتی ہین مگر سنیونکو اوسی بات
پر پایا جاویگا جو معاویہ کرتا تہا الغرض چونکہ خاندان رسالت بموجب قرآن اور
احکام جناب خاتم الرسالت کی تمام کام کرتے تہی یہہ جو کینہ اور عداوت رکہتی تہی ب
با تو یمین نفسانیت اور انکی برخلاف کرتی تہی انصاف سی دیکہا چاہئی کہ خود لڑ

لڑنا اور برا کہنا نفس رسول کو کم نہین ہی ان باتونسی بلکہ بعینہا لڑنا نفس رسول سی خود
پیغمبر خدا سی لڑنا ہی اور برا کہنا معاذ اللہ نفس رسول کو برا کہنا ہی رسول مقبولؐ کو جب
یہہ سب کچہہ کیا تو حدیث جہوٹہ بناتی اور بنواتی اور اعمال صوم وصلوۃ مین برخلاف
انکی دخل و تصرف کچہہ محل تعجب نہین لیکن نفسانیت اور بات ہی سنی بسبب نفسانیت
کی اسکو غور نکرین تو شامت نفس ہی اور یہہ قطع نظر ان باتونکی خاص اون باتون
مین کہ انکی مانی ہوئی اصحاب و امام اور علما بہی اکثر یہی کرتے رہی ہین جو کہ شیعہ کرتی
ہین اسپر نسبت دینی مخالفت کی ثقلین سی شیعہ کو کہ اتباع ثقلین کو عین ایمان اپنا
جانتی ہین محض بیوقوفی اور شامت نفس اور جہالت ہی سنیونکی جو ایسا کلمہ زبان
پر لاوین علی الخصوص مسح پا اور ارسال مین کہ مسح قرآن سی بہی خود صاف ظاہر ہی
اور یہہ علاوہ اسکی احادیث و اقوال و افعال اہلبیتؑ رسول مقبولؐ سی بہی ثابت
بلکہ قریب ظاہر ہوجاتا ہی کہ اکثر احادیث معتبرہ خود سنیونکی بہی کتب صحاح مین موجود
ہین خاص انحضرت سی اور سنیونکی خود بہتیری بڑی بڑی علما انجام کو بعد تحقیق
کی مسح کی قائل ہوگئی ہین اور بعضی دونو باتین کرتے رہی ہین اور جو بچاری اصلی
بیوقوف یا کمال تابعدار ہین مخالفان اہلبیت کی کمربستہ رہی ہین اور اتباع اہلبیت
رسولؐ اور محبت رسول مقبول اونکی قلب مین اصلی پیدا نہین ہوئی وہ تابعدار

ین مخالفان اہلبیتِ رسولؐ کی مبتلا ہین یا اس شامت مین گرفتار ہین کہ اگر خلاف
قوم کُنبہ قبیلہ کی کرینگی تو سب سے چہوٹین گی اور مطعون ہونگی سوا اوسی لکیر کو پیٹتی رہی
ہین جسپر اونکی اگلی چلی ہین اور بعضی جاہل بیچارے پڑہی لکھونکی کہنی سی دیکھنی سی گمراہی
وضلالت مین ہین چنانچہ کتب تواریخ دیکھنی سی صاف ہویدا ہی کہ خود لفظ سُنّی بہی
صِرف اختراع وابداعِ عہدِ حکومت معاویہ سی ہی سو سُنّی لقب اختیار کرنا درحقیقت
سنت ہی معاویہ کی جو سنت پر تہا اون اصحاب کی یعنی ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہم کے
جو مخالف رہی ہین اہل بیت رسول مقبول سے کیونکہ پیمبر خدا نے کبہی نہین فرمایا کہ
میرے بعد سُنّی لقب کرنا بلکہ فریقین کے ہانسی ہویدا ہی کہ پیرون علیؑ کے لئی خود انحضرت
نی لقب شیعہ ارشاد فرمایا چنانچہ صواعق محرقہ اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین انکی
ہان صاف ہی بلکہ تاریخ مسعودی وغیرہ کتب تواریخ معتبرون مین خود انکی ہان اکثر
جگہہ سی صاف ظاہر ہی کہ بعد قتل عثمان ہمراہیان و تابعین عائشہ و معاویہ شیعہ عثمان و
معاویہ کہلاتی تہی اور پیروان مولائے مومنین شیعہ علیؑ کہلاتے تہی معاویہ کی وقت سے
اوسکی طرف والے سُنّی کہلانی لگی اور شیعیان علیؑ بدستور اپنی لقب پر رہی بلکہ تصدیق
اس مضمون کی باب اول تحفہ عزیزیہ سی بہی ظاہر ہی اور اوس نامہ مین بہت تفصیل سے
ہی جو شاہ طہماسپ نے شاہِ روم کو لکہا تہا غرض شیعیان اہلبیتؑ بدستور جیسے

بموجب فرمودۂ رسول مقبول پیرو قرآن و اہل بیت مین مصروف ہین اور شرح عقاید نسفی وغیرہ خود انکی کتب معتبرہ سی واضح ہی کہ ابوالحسن اشعری کی وقت سی سنت جماعت اختراع ہوا ہی نہایت موٹی سی بات ہی کہ زبانی تو سنیوں نسی اعتماد ٹہانیکی واسطی اور اہلبیت رسول سی توسل جتانی کے لئی ظاہر مین سنا جائیگا کہ ابو حنیفہ شاگرد تہا امام محمد باقر کا لیکن اگر کوئی کہی کہ تم پیرو امام محمد باقر کے اور نسبت اپنی اہلبیت رسول سی رکہتی ہو یا ابوحنیفہ سی تو سوا حنفی کہنی کی شیعہ امامیہ کا لقب کبہی نہ گوارا کرینگی اور مسایل کتب فقہیہ مین صدہا باتین دیکہنی سی ظاہر ہی کہ برخلاف جناب امام محمد باقر کی ہین جو ائمہ اہل بیت مین از بس مشہور ہین بلکہ جامع الاصول انکی کتاب معتبر سی صاف ظاہر پاؤگی جو لکہتا ہی کہ شروع مین پہلی صدی کے فقہا مین محمد باقر اور دوسری صدی مین علی ابن الرضا امامیہ کی ہان فتوی دینی والی تہی اور سنیونکی ہان حنفیہ سی حسن بن زیاد اللؤلوی اور اسی طرح شافعی اور مالکی ہر ایک کی نام سی لکہا ہی المختصر نہایت واضح ہی جس سی کہ شیعونکی امام اور فتوی دینی والی ائمہ اہلبیت اور علمائے شیعہ رہی اور سنیونکی حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی سو شیعہ اپنی تئین ائمہ اہلبیت سی نسبت کرتے رہی ہین اور سنی ابوحنیفہ او شافعی اور مالک اور احمد حنبل سی کیونکہ جو جسکا پیرو ہوتا ہی وہ اوسی سے اپنی تئین نسبت دیتا ہی اور ابوحنیفہ وغیرہ

منقصتنی بہی ظاہر ہی کہ اپنی تئین ائمہ اہلبیت سی کچھ نہین نسبت دے بلکہ سنی کہاگئی کیونکہ وہ
پیرو تہی معاویہ وغیرہ مخالفین اہل بیت ع کے سو بغرض اُسکے مضمون الناس علی دین
ملوکہم اپنی تئین معاویہ وغیرہ کے سنت کے ساتہہ منسوب کرتی رہی اور اونہین کے قول و
فعل پر عمل رہا اُنہین کی قول و فعلون بموجب فتوے دیتی رہی زیادہ تفصیل اسکی انشا اللہ
جداگانہ لکہی جاویگی لیکن قبل شروع بیان تفصیل مقصود کی یہہ کُلیہ قاعدہ جاننا
چاہئی کہ جتنی اعمال صوم و صلوۃ امر و نہی حلال و حرام فرض و سنت وغیرہ غرض
جتنی باتین ہین قرآن و حدیث سی مستنبط اور مستفاد ہین یعنی نماز روزہ حج زکوۃ
وغیرہ کی جتنی امورات ہین یا وہ بموجب حکم صریح آیات قرآنی کے ہین یا بموجب
فرمانی اور عمل درآمد فعل پیغمبر خداص کی ہین یعنی مثلاً فرضیت صلوۃ آیات قرآنی سی،
لیکن تعداد رکعات وغیرہ مراتب طور و ترکیب کی صراحتہً قرآن سی واضح نہین یہہ
بموجب ارشاد اور انضباط و استمرار فعل رسول خداص کی ثابت ہی اور فرض ہی
اور بعضی امر ارشاد و عمل درآمد کے ایسی ہین کہ وہ مسنون ہین جیسی نمازہای سنتی و
نوافل وغیرہ اکثر باتین کہ تفصیل ایسی امور و نکی کتب فقہیہ مین فریقین کی ہان ہین
تو وضو اور تیمم اور غسل وغیرہ سب مین بہی اکثر ایسی امر ہین کہ بعض باتونکی لئی قرآن
مین بالتصریح حکم ہی اور بعضو نمین اجمال ہی کہ تفصیل کرنیوالا اور تفسیر کرنیوالا اوسکا

اوسکا قول و فعل رسول مقبول ہی اور جو بعد پیغمبر خدا کی کسیکو شک ہوا کسی امر
مین معانی قرآنین جہان کہ اجمال و تشابہ ہی یا کسی حدیث مین شک و شبہ ہوا
یا کوئی امر کوئی معاملہ ایسا پیش آیا کہ سامنی آنحضرت کے بعینہا وہ پیش نہین ہوا
تو منحصر ہی استنباط و اجتہاد پر سو اونمین جو استنباط کی بعد اہل بیت رسول نے
ارشاد کیا یا بموجب ارشاد پیغمبر خدا کی اونکی زبانی واضح ہوا شیعہ تو اوسپر عمل
کرتی ہین اور سُنی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ اور اونکی ہمراہیونکی اور تابعونکی قول
و فعل پر چنانچہ کچہہ تہوڑا سا بطور نمونہ اوپر بہی ظاہر ہو چکا اور انشا اللہ آیندہ بہی
ظاہر ہوگا جو ابو حنیفہ وغیرہ تابعان بنی امیہ نی کیا ہی وہ کرتی ہین اور یہی خود انکے
مقتداؤن یعنی ابوبکر و عمر و عثمان کا حال رہا کہ جب کسی بات مین تلاش و تحقیق
کی نوبت ہوئے اور جو بات جناب مولائے مومنین علی ابن ابیطالب نی فرمائی توجیع الوسع
مرتکب خلاف مولائے مومنین کی رہی چنانچہ یہہ بات کتب تاریخ و حدیث دیکہنی
انکی متقدمین کی سی واضح ہوتی ہی کہ باوصفیکہ ایکسو کئی مسئلہ مین جناب امیر
نی عمر کو اور عثمان کو غلطیونسی آگاہ کیا اور اسکی حکم دئی ہوئے قتل اور سنگسار کر
روکی اور اوسوقت بی تحاشا یہہ چلا کر کہہ اوٹہا کہ لولا علی لہلک عمر یعنی اگر علی
نہوتی تو عمر ہلاک ہوجاتا لیکن پہر بہی دم بہر بعد حب نفسانیت زیادہ غلبہ پر

کرتی تہی وہی خلاف کرنے لگنا تہا جو کہ خمیر تہا چنانچہ بیع ام ولدمین خلاف جناب امیرؑ
کے فتوے اسی کی وقت سی جاری ہی اور خود تصریحات جلال الدین سیوطی شافعی سی
تاریخ الخلفامین اور فخر الدین رازی سے تفسیر کبیر مین اور اونکی اکثر کتب فقہیہ سی بہ ظاہر
ہی کہ جناب امیرؑ بیع ام ولد کا فتوی دیتی تہی اور تمام سُنّی ظاہر ہی کہ برخلاف اسکی
اختراع وابداع عمری پر قایم ہین سو اوپر بہی ذکر ہوا اور اب بہی ظاہر ہی کہ درحقیقت
اہنین سنت صحابہ مخالفین اہلبیت رسولؐ پر عمل اور شیعو نکو سنت رسولؐ و اہلبیت
رسولؐ پر عمل ہی المختصر کہ مسح پا با وصفی کہ اوس قبیل سی ہی جسمین صاف صاف
قرآن مین بہی حکم ہی اور فعل رسول و اہلبیت رسولؐ بہی یہی رہا لیکن چونکہ مخالفان
اہل بیت رسولؐ جو مقتدا مین سُنیونکی وہ پاؤن دہوتی رہی سنت پر اپنی مقتدا ونکے
اب مین شروع کرتا ہون اصل بیان مقصود کو جو خاص سنیونکی کتابونسی ثابت ہووے

فائدہ پہلا بیچ بیان وجوب مسح پا کے

تفسیر او حدیث کی بڑی بڑی کتابونمین بموجب قواعد عربیہ کی اور خصوص آیسمین سُنّی
شیعہ کی جو مباحثہ مین کتابین تصنیف ہوئین ہین اونمین بہت طول طویل طرح سی
بہت لمبی چوڑی مضمون اس باب مین لکہی ہین لیکن چونکہ اونمین مطالب علمی اور
قواعد نحوی کا بیان اکثر ہی اور اکثر عوام بسبب بیان کرنے تفصیل اور ترجمہ اوسکی

بیان مسح ۱

اوسکی ظاہر ہی کہ خاطر پریشان ہونگی اسلئی پہلی سہل اور آسان طور سی حتی الوسع نہایت سیدہی اور صاف مختصر مضمون عام فہم لکہی جاتی ہین ـــ اور بعد اوسکی مختصر مختصر طور پر کچہہ حال مناظرہ اور مناقشہ علمائی فریقین کا بہی جو خاص و عام کو مفید ہو کچہہ کچہہ لکہا جاتا ہی تاکہ ذہن بی علمونکا پریشان بہی نہو اور مطلب بخوبی حاصل ہو جو سب لوگ سمجہین اور بہکاوٹ اور دہوکی مین علمائی سنت جماعت کی نہ آوین اور ظاہر ہو کہ سراسر افعال سنیو کی خود خلاف قرآن و حدیث اور ارشاد اہلبیتؑ کی صرف بہ پیروی مخالفین اہلبیتؑ اور ہوائی نفس کے ہین اول تو واضح ہو کہ مسح پا اوس قبیل سی ہی جسمین صاف بی تاویل قرآن ناطق ہی واسطی ہدایت طور ترکیب وضو کی اور صاف آیت موجود ہی قرآن مین جس سی وجوب ہونا وضو کا اور طور ترکیب اوسکی خداتعالی نی فرمائی ہین کہ اسطرح کرنا چاہئی اور وہ آیت یہہ ہی فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم الى الكعبين ظاہر ہی کہ اس آیت مین کچہہ اجمال اور گنجایش نہین نہایت صاف بات ہی کہ اغسلوا کی معنی ہین دہوؤ تم اور وجہہ کہتی ہین منہ کو وجوہ جمع ہی وجہہ کی اور ید کہتی ہین ہاتہہ کو ایدی جمع ہی اوسکی اور کم کے معنی ہین تمہاری یعنی جمع کی لئی ہے سو چونکہ سب مومنین کی لئی حکم ہی اسواسطی صیغہ جمع کرکے حق تعالی نی فرمایا یعنی

باب مسح

دہوؤ تم مونہون اپنونکو اور ہاتہون اپنونکو تو ظاہر ہی کہ جو چیزین دہونے
کی لئی ہین وہ اغسلوا کی بعد ذکر کردین اور پہر فرمایا کہ امسحوا بروسکم وارجلکم امسحوا
کے معنی ہین کہ مسح کرو تم اور رؤس جمع ہی راس کے اور راس کہتی ہین سر کو
اور ارجل جمع ہی رجل کے اور رجل کہتی ہین پانوکو یعنی مسح کرو تم سرون اپنونکو اور پانون
تو اس سے ظاہر ہی کہ جو چیزین مسح کی ہین وامسحوا کی بعد فرمائین اور یہہ بات ہر شخص
تہوڑی عقل والا بلکہ چہوٹے چہوٹے لڑکے مکتب مین الف بی پڑہنی والے بہی جان سکتے
ہین کہ جو پاؤن کو بہی دہونے کا حکم حق تعالی فرماتا تو پیچہی اغسلوا کے جیسے لفظ ایدیکم
کو بعد وجوہکم کے ذکر کیا لفظ ارجلکم کو بہی ذکر فرماکے پہر فرماتا امسحوا بروسکم نہین
تو کون ضرورت تہی معاذ اللہ حق تعالی کو کہ سیدہی عبارت چہوڑ کر تعقید وابہام سے
خلاف فصاحت کو کام فرماتا قرآن کو سب اہل اسلام جانتی ہین اور قائل ہین
کہ اسکی برابر فصاحت اور ایسی پاکیزگی کسی کلام مین نہین جو کہ کلام خدا مین ہے
ہر شخص اپنی زبان مین جو کسے کسی طرح کی زبان رکہتا ہو غور کرے اور خاص زبان
عرب مین دیکہی کہ قرآن بموجب محاورہ عرب کی ہی تو نہایت صاف بات ہی کہ اگر
کوئی شخص حکم دے اور یون کہی کہ تم دہوؤ منہ اور ہاتہہ اور مسح کرو سر اور پاؤن
کو تو کوئی سامع تم مین عاقل یا جاہل کبہی نہین خیال کرتا کہ حکم دینی والا یہہ کہتا ہی کہ منہ

بیان سیح پا

منہ اور ہاتھہ اور پانو تو دہوؤ اور صرف سر کو مسح کرو اور نہ کبھی کہنی والا اسطرآ
کہتا ہی آقوال عرب صدہا جگہ دیکھوگے کہ بولتے ہین ضربتُ زیداً وعمراً واکرمت خالداً
وبکراً یعنی مارا مینی زید او عمر کو اور اکرام کیا مینی خالد اور بکر کو یعنی ضرب زید او عمر
پر واقع ہوئی اور اکرام خالد اور بکر پر کوئی بچہ مکتب خوان بہی ضرب کا وقوع بکر پر
نہین تصور کرینگا اور نہ مقصود قایل کا یہہ ہوگا سو بعینہا یہی حال ہی آیہ مذکورہ مین
— صاف یہہ بات مطابق ہی اسکی کہ مثلاً کوئی شخص کسیکو کہی آج تم ایک قرآن سارا
لکہوگی تو مین تمکو دونگا ایک ہزار روپیہ اور دس گہوڑے اور اگر کچہہ بہی کم لکہوگے
تو کچہہ نہ دونگا اور دس چابک مارونگا تمہین تو کوئی اس سے یہہ سمجہی کہ کہنی والے کا یہہ
مطلب ہی کہ آج تم ایک قرآن لکہوگی تو ایک ہزار روپیہ اور دس گہوڑی اور دس چابک
کی مار پاؤگے اور جو کم لکہوگی تو کچہہ نہ پاؤگے اب خدا کی واسطی کوئی بوڑہا یا بچہ خیال
کرسکتا ہی کہ کوئی شخص ایسا کہی اور ایسا مقصود رکہی یا کوئی ایسا سمجہی علی الخصوص
ایسی مقام پر کہ جہان تفہیم حکم اور تعلیم طور ترکیب امورات دینی ہو کہ فیہا لیش احکام
صاف سی صاف عبارتوں اور تقریرون ہوتی ہی نہ ابہام اور معموں کی طرح سی خصوصاً
معاذ اللہ کلام الہی کوئی شعر نہین کہ ضرورت شعر کے لئی تعقید وغیرہ بہی جایز ہو
سو معاذ اللہ نہ یہہ شعر نہ ضرورت اخیر مین لانے لفظ ارجلکم الی الکعبین کی کہ کچہہ

قافیہ مین خلل آتا تہا بلکہ کمال فصاحت اور تناسب اور تقابل و اعتدال کلام حضرت

باری اسمین یعنے مسح پا مین ازبس ہویدا ہی جس سے ظاہر ہی صاف صاف آیت سی بے

کہسر دہونا ہاتہہ اور مونہہ دو چیزونکا اور مسح کرنا سر اور پاؤن دو چیزون کا

جسکی کیفیت اور مذاق کمال مصرحہ صدر صاحب ذوق سلیم اوٹہا سکتا ہی چنانچہ

جناب مولا مومنین ؑ نے جب سوال کیا ایک شخص نے مسح پا مین تو آپ نے یہی ارشاد

کیا کہ یہہ بات کیا پوچہنی کے ہی جب کہ خود خداے تعالی نے ارشاد کردئی دو غسل اور دو

مسح اور یہی ابن عباس یہی کہتی تہی جیسا کہ انکی ہانسے یہی قریب ظاہر ہوگا —

تحفہ عزیزیہ مین بہی ایک طرفہ تماشا قابل لڑکونکی ہنسی کے دیکہا مصنف تحفہ اگرچہ

تیرہوین صدے کے مشہور محققین مین سُنّیونکی ہین لیکن فرمودہ مخبر صادق کیون

نہ صادق ہو الحق فرما گئی ہین حُبّ الشئی یُعمی ویُصم ویُبکم محبت کسی چیز کے اندہا اور

گونگا اور بہرا کردیتی ہی یہہ عقلمند اپنی باب مکاید مین لکہتی ہین کہ ابہام اس جگہ مضایقہ

نہین رکہتا اسواسطی کہ مخاطبین کیفیت ترتیب وضو جانتی تہی بسبب تعلیم جبرئیل کی یعنی

کہ ابتدا بعثت مین تعلیم کے تہی سو سمجہانا وضو کا اس آیت کی استنباط پر موقوف

نہین تہا بلکہ سوق آیہ ظاہرا واسطی ابدال تیمم کے وضو سی اور غسل سی ہی تو ذکر وضو

کا یہان صرف واسطی تمہید و تقریب کی ہی اور جو چیز تمہید و تقریب کے لئی ذکر کیجاوے

کیجائے تو کچھہ پیٹ بھر کے صاف بیان ضرور نہین عقیل فہیم پر بہہ واضح ہی کہ بہہ سفسطہ
اور مضحکہ اس محقق کا سنیونکی قابل مضحکہ اطفال مکتب خوان ہی اول تو عقیل
فہیم آدمی غور کرسکتا ہی کہ بہہ کیا خبط تقریر ہی صاحب تحفہ کے کوئی معتبر مفسر اور محدث
اس مزخرفات کی طرف نہین گیا اور نہ جاسکتا ہی سب لوگ جانتی ہین تفسیر
دیکھنی والے کہ فریقین کی مفسرین معتبر و معتمد تفسیر مین اس آیت کی اول مرتبہ مین بہہ
تصریح کرتے ہین کہ بہہ آیت واسطی تعلیم اور تصریح و تفصیل طور ترکیب وضو کی ہی اور
باقی اور مراتب بہہ بیان کرتے ہین چنانچہ فخر رازی اور محی سنۃ وغیرہم ہر ایک
کے تفاسیر کے عبارتین دیکھنی سی واضح ہی اور ہر شخص قرآن کھولکر دیکھہ سکتا ہی
کہ شروع اس آیت کی ہی یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا
وجوہکم تا آخر یعنی ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کھڑے ہو تم طرف نماز کے
یعنی جسوقت ارادہ کرو نماز کا تو دہوؤ منہ اور ہاتھہ تا آخر تو بہہ ظاہر ہے
کہ بہہ خبط سفسطہ اس تحفہ معجون کا محض کید بازی سی ہی جسکے نسبت شیعونکی طرف
اپنی باب مکاید مین دیتا ہی اور اپنی لچھن اور ونکو لگاتا ہی خوب تماشی کے بات ہے
کہ حق تعالی خطاب کرے مومنین کو اور بیان کرے طور ترکیب وضو کی اور بہہ ابہام
رکھی اور جبریل کے معرفت جو پیغمبر ص کو حکم دے جو کہ وا نا ہی تم تو تفصیل سی او مومنین

انکو جو حکم سوفت پیغمبر ص کے بموجب تنزیل آیت کی پونہچادی تو ابہام سی جسمین خواہ
مخواہ شک مین پڑین العیاذ باللہ من ہذہ الوساوس نعوذ باللہ من وساوس
الشیطان الرجیم مگر یہہ کہا چاہیی کہ مومنین اہل ایقان جنکو صاف یقین ہی وہ
صاف معانی سمجہین جنکی خود ایمان مین شک و ابہام ہی وہ اسمین بہی ابہام سمجہین
دوسرے یہہ کہ ہر شخص پانچ چہہ سیپارہ قرآن شریف پڑہا ہوا بہی جانتا ہی کہ آیت
تیمم دو جگہہ ہی ایک تو سورۃ النساء مین اس سے پہلی اور ایک سورۂ مائدہ مین
اسی آیت کی بعد باوصفی کہ یہہ تحفہ معجون حضرت حافظ ہی مشہور ہین مگر یہہ کہا جاوے
کہ دروغ گو را حافظہ نباشد پیروی مین اپنے مقتداؤنکی محبت ثبوت غسل پانے
یہہ اندہا کردیا کہ عقل و ہوش و حافظ سی بہی ہاتہہ دہو بیٹہی یہہ نہ جانا کہ کیا کہتا
ہون کوئی دیکہیگا تو کیا کہیگا بالفرض و تسلیم انکی توجیہ کی جب انکی بات قابل
کان دہرنے کے ہتی جب آیۃ ترکیب تیمم اسکی کہین پہلی نہوتی یہ ظاہر ہی کہ وہ
الگ سورۂ النساء مین اس سے پہلی نہی ہی مگر حافظ صاحب کو یاد نہ ہا در حقیقت
اونکو یہہ بہی پیروی اپنی مقتدا عادل خلیفہ کے وہ آیت تیمم کو بالکل بہول
گئی تہے جو جناب عمار یاسر رض نے یاد دلائے تہی ہم حافظ صاحب کی مقتدیونکو یاد دلاتے
ہین اس قصہ کو مسلم نے اپنی صحیح مین عبد اللہ بن ہاشم سی لکہا ہی جو جابی

بیچارے سچے

کہو ایمان بیار ... مدینہ علم کی ہی

بیان تیمم کا

چاہی دیکھہ لی اسطرحسی ہی کہ ایک شخص عمر خطاب پاس آیا کہ مین جُنُب ہون
اور پانی نہین پایا عمرؓ نی کہا کہ نماز مت پڑہ عمار یاسرؓ نی کہا کہ آپ کو یاد نہین
رہا کہ ایک روز ہم تم دونو لڑائی پر تہی اور دونو جُنُب ہوگئی تہی تو تمنی نماز
نہ پڑہی اور مینی خاک مین غلطان ہو کر نماز پڑہی پہر جب آنحضرتؐ نی دونو ہاتہہ
زمین پر مارکی تیمم تعلیم کیا فقط غرض یہہ سفسطہ اور دہوکا مصنف تحفہ کا محض واسطی
فریب دہی عوام کی ہی جو بطریق جعل وہ کام فرما گئی ہین منصف بخیر قرآن اور تفاسیر
دیکہنی سی جان سکتی ہین کہ بہتیری آیتین مکرر ہین قرآن مین کہ ایک بار حق تعالی
نی حکم مفصل فرمایا اور پہر مثلاً یاددہی وغیرہ مراتب کی لئی اگر وہی مکرر نازل
کی تو اشارہ اور کنایہ پر نہین اکتفا کیا چنانچہ خود آیت تیمم کو دیکہو گی کہ کنایہ
اور ابہام کو نہین کام فرمایا جیسا کہ بموجب دہوکی صاحب تحفہ کی لازم تہا تا کہ
لوگ دہوکی مین نہ پڑین بلکہ بسا اوقات جو ایک حکم ارشاد کیا اور بعضی نافہمون
مین سی نہ سمجہی تو آنحضرتؐ نی تفسیر و تصریح ارشاد فرمادی اور جو بسبب اغراض نفسانی
کی صاحب تحفہ جیسا کوئی مجتہد لایا تو پہر آیت تفصیل سی نازل ہوئی اور جو اسپر بہی
نہ مانا تو زیادہ تر تفصیل سی ساتہہ تنبیہ کی آیت نازل ہوئی چنانچہ آیہ یا ایہا الذین

آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم کی تفسیر سی اور مشکوات سی کہ بموجب

حدیث صحیح بخاری کے او سمین ابی سعید بن المعلی سی کہ لوگ یہہ نہ جانتی تہی کہ اس آیت سے یہہ بہی حکم ہی کہ نماز پڑہنی مین بہی پیغمبر خدا ہم کو بلاوین تو تعمیل ارشاد کرنی چاہئی لیکن اس شخص کو ایک روز آنحضرت نے پکارا اور اسنی نہ جواب دیا تو آپ نے آیت مذکورہ پڑہ کر اسی تفسیر و تشریح تعلیم فرمائی اور آیۂ تحریم خمر مین چند دفعہ حکم آیا اور خود خلیفہ عادل متقی مصنف تحفہ کے یعنی زبدۂ اولی الالباب عمر خطاب مقتدای حضرات سنت جماعت بیان شافی ہا نگاکئی چنانچہ جمال الدین محدث دفتر اول روضۃ الاحباب مین اور بخاری اپنی صحیح مین بلکہ تمام محدثین مورخین موثق وممدوح صاحب تحفہ کے مفصل و مشرح یہہ قصہ لکہتی ہین اگر تمام تفصیل اوسکی بہ تشریح لکہی جاو تو بہت طوالت متصور ہی اسلئی مین بطریق اختصار لکہدیتا ہون المختصر کہ خود بخاری اور دفتر اول روضۃ الاحباب وغیرہ اور کتب تاریخ انکی جو چاہے دیکہہ لی کہ آیت یسئلونک عن الخمر والمیسر نازل ہوئی تو عمر خطاب تو یہی پکارا کیا کہ یا خدا بیان کر تو ہمارے لئی صاف بیان اور عقلائی صحابہ نے شراب پینی ترک کردی آخر کو ایک روز عبد الرحمان ابن عوف نی جو منہ بولا بہائی تہا عثمان کا دعوت کی اپنی یارون کی اور خوب شرابین پیین اور نماز مین سورہ قل یا ایہا الکافرون جو پڑہا تو سب جگہ سی لفظ لا موقوف کر کے پڑہا اسپر آیہ لا تقربوا الصلوۃ و انتم

وانتم سکاریٰ نازل ہوئے سو بعضون نے شراب اسپر بالکل ترک کردی لیکن عمر خطاب
وغیرہ جیسے اسپر بھی سوائے نماز کے پی جاتے تھے اور عمر بیان شافی مانگتی تھی باز
نہ آتا تھا آخر ایک روز سعد وقاص جو ہمراہیان عمر وعثمان سی ہی اور کتب تاریخ
سی واضح ہی ہمراہی ثلثہ مخالفت مین رہا ہی جناب مولائے مومنین کی غرض شراب
پینی سی باز نہ آئی جنکا سر گروہ عمر تھا اور اسقدر کا ذنکہ اور جوتی بیزار اسپر
شراب خوارونے کے کہ قصہ انحضرت کی حضور مین آیا اور اسدم تک یہ مرشد
سینونکا بیان شافی مانگتا تھا اور شراب پیتا تھا یہانتک کہ صاف حکم
کمال تشدد اور غلظت سی اور تنبیہ سی نازل ہوا جو کہ قرآن مین موجود ہی اور
عقیل فہیم اوسکی ترجمہ سی تنبیہ اور ملامت عمر پر غور کرسکتا ہی وہ آیت یہہ ہے
جسمین بعضی عقلا انکے جہلا کو دام مین لاتے ہین اور مناقب عمر کی بتلاتے ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ إِنَّمَا يُرِيدُ
الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ
وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا

اِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ یعنی لوگو جو ایمان لائے ہنین ہی شراب اور جوا اور بت اور تیر فال کے گمرنا پاک ہین کام سی شیطان کے ہین پس پرہیز کرو تم اوس سے شاید کہ چھٹکارا پاؤ نہین ارادہ کرتا ہی شیطان مگر یہہ کہ ڈالی درمیان تمہاری عداوت کو اور بغض کو بیچ شراب کی اور جوی کے او بند کرے تمکو ذکر خدا اور نماز سی پس کیا اب تم باز رہنی والے ہو اور تابعدار کرو تم خدا کے اور تابعداری کرو تم پیغمبر کے اور ڈرو تم مخالفت سی خدا اور رسول کے پس اگر موہنہ پہیرو تم پس جانو تم کہ نہین ہے اوپر پیغمبر ہمارے کے مگر پہونچانا ظاہر اب منصف خیر ترجمہ اس آیت کا

دیکھلے اور غور کرے حرکت سابقہ عمر سے تصریح صدر سے کہ جب کوئی آیت آیات سابقہ مین سی آئی تو بہی بزرگوار بیان شافی مانگتا رہا یعنی ایسے کی اسی حرکت سی ہتیرے اور رہے شراب خوار سے تا زنرہے اور یہہ با وصف نزول آیات مگر یہی کہا کیا کہ بیان صاف صاف نہین ہی خدا یتعالی صاف شافی بیان کرنے یعنی جسسے اور لوگ بہی بہکاوٹ مین شک مین رہی اور یہہ بھی کہ مضمون آیت سی ظاہر ہی کہ پیغمبر خدا پہلی سی بہی سمجہاتے تہی لیکن یہہ جناب منتہی نہین ہوتے تہی جو کہ سوق آیت سی ظاہر ہی اور مناسبت ارادہ کرنے شیطان کی یعنی مثلاً اغوا ڈالنیکی سوق آیت سی کہ انکی بیان شافی مانگنی سی ظاہر ہی عقیل فہیم بلکہ خود بیرو عمر سے بہی غور کرلین کہ سوائے ان صاف بیان مانگنی والے کی صفائی اور شفافی کسپر حسیان ہی بلکہ تفسیر سے اس آیت کی خود تصریحات بخاری وغیرہ انکی مریدان خاص

خاص سے واضح ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلعم نے پہلی انہین متقی پرہیزگاران
کو بلاکر سمجہایا تب یہہ بزرگوار سیدہا ہوا اور باظہار اتقا انکار شراب خواریسی
اور اقرار منتہی ہونی کا کیا لکن با این ہمہ رسوائی پہر یہ فضیحت ہی کہ نبیذ جو
ایک قسم کی شراب ہی یہہ صاحب اتقا راسخ العہد مرتے دم تک قدح کے
قدح اور خم کے خم دو دو ملا ملاکر چڑہایا کئے کہ نبیذ فاروقی آجتک مشہور
ہی حالانکہ کتب لغت صراح وغیرہ تک مین سب خورد و کلان دیکہہ سکتے ہین
کہ نبیذ ایک قسم شراب ہی اور اسپر بہی کتب تاریخ اور فقہ سے انکی علی العموم
پینا اسکا مرنے کی قریب تک اور حلت اسکی انکے ہان مثل چاند اور سورج کے
روشن ہی بالجملہ نبیذ نوشی انکی ہان سنت فاروقی ہی بلکہ اصلی سنت
عمری پر ابو حنیفہ امام انکا نہایت مستقیم اور مستحکم ہی وہ اس مت والا
امام انکی ہان ہی کہ صدہا حدیثین جو مخالف اپنے قیاس کے دیکہین معاذ اللہ
نسخ کردین یہانتک کہ وضو تک نبیذ سے جائز رکہتا ہی جو برخلاف
قرآن اور حدیث کی اور سب امت کی ہی جیسی شافعی وغیرہ باقی اکثر خود
امام مذہب وضع انکی ملامت کرتی ہین جو چاہی ہدایہ وغیرہ کتب فقہیہ انکی
واسطی تحقیق عقاید ابو حنیفہ کی اور کتب مناظرہ انکی چارون اماموں کی دیکہہ لے

بیان صحیح

واسطی تصدیق ملامت ابو حنیفہ کے اگر زیادہ تفصیل لکھی جاتی ہی تو طوالت متصور
ہی اسلئی اتنا اشارہ کافی ہی اور اصل مطلوب کے طرف عنان قلم پھیرے جاتی ہی — خود
آیت تیمم جسی مصنف تحفہ بنابر مصلحت یا جہل یا تجاہل سی بہول گئی دیکہا چاہئی کہ
مکرر نازل ہی ہر شخص قرآن پڑہا ہوا دیکہہ سکتا ہی کہ ایک دفعہ سورہ نساء مین نازل ہوئی ہے

النساء
وان كنتم مرضى او على سفر او جاء احد منكم من الغائط او لامستم
فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وايديكم

اور پہر بعد اوسکی جو سورہ مائدہ مین ہی تو بعد احکام تمام طور ترکیب وضو اور غسل
کے جسمین کہ بعینہا بالفاظہا بجزو فیہا مکرر ہی آیت تیمم مذکور ہی بغیر کسی طرح کے ابہام کے
سو درحقیقت مقابلہ مین صاحب تحفہ کے یون کہنا زیبا ہی کہ آیات وضو اور تیمم دیکہنے
سے یون واضح ہی کہ آیت مذکور صاف واسطی تعلیم تصریح طور ترکیب وضو کے اور غسل
کے ہی اور تیمم کا ذکر اس جگہہ بالتبع تقریبا مکرر آیا ہے اور سورہ نسا مین کہ قبل اس سے ہی جہان
محض تیمم کا ذکر ہی وہان بالاصالت واسطی تعلیم تیمم کے ہی ہر عاقل فہیم غور کر سکتا ہے
کہ جہان آیت مکرر بالصراحۃ نازل ہی وہان تو ابہام نا مرعی ہو اور جہان صرف ایکبار نازل ہو
وہان ابہام — اور ایک اور تقریر سے ہم کہتی ہین بموجب مذاق خود صاحب تحفہ کے
کہ اگر غور سی آدمی خیال کری تو نظر بر تکریر آیۃ تیمم بصراحۃ صدر تقریب اس تقریر سے تمام ہے

بیان مسح پا

ہی کہ چونکہ تعلیم و تصریح ارکانِ وضو اور غسل اور تیمم کہ مقدمات فرضیاتِ صلوۃ ہین واسطی
بندونکی ازراہِ رافت کی نہایت مقصودِ پروردگار عالم تھی تو مکرر تعلیم کیا خواہ بوساطت
صراحۃً تکریر تنزیلِ آیۃ خواہ بتکریر تعلیم بوساطت جبرئیل و پیغمبر و تنزیل یعنی ایک تو تعلیم بوساطت
جبرئیل امین و پیغمبر حسب تصریح مصنفِ تحفہ کی اور ایک تعلیم بوساطت تنزیلِ آیتِ فاغسلوا
وجوہکم کی تا آخر سو چونکہ تنزیل آیت بعینہا بموجب تعلیم مرقوم کی ہی تو یہہ بھی درحقیقت تکریر ہی
کیونکہ تعلیم وضو اگر اول بوساطت پیغمبر خدا ہو بھی چکی تھی تو نزول آیت سی بھی پھر تعلیم ہویدا
ہی تو درحقیقت یہان بھی تعلیم مکرر ہی اور آیت تیمم کہ صاف مکرر نازل ہی وہ بھی درحقیقت مفید تکرار
تعلیم ہی کیونکہ غرض تنزیل آیت سی تعلیم ہی تو دونو باتونکی تعلیم مکرر ہوگئی اور چونکہ دونو
آیتون تیمم مین دوہر دفعہ بیانِ حکم صاف بی ابہام ہی تو آیت وضو مین بھی ابہام خیال کرنا اور جایز رکھنا
سراسر خدا تعالی پر اتہام کرنا ہی العیاذ باللہ من ذالک اللہم اہد قوماً الجاہلین **دوسرے**
واضح ہو کہ ارجلکم مین دو قرائتین سنیونکی ہان مشہور ہین ایک نصب لام کا ایک کسر اور بعض انہین
کی ہان رفع بھی کہتی ہین لیکن وہ انکی ہان بھی متروک ہی پس سنی تو دونو قرائتین مانتی ہین اسلیے کہ
انکی پیر اور مقتدا دونو قراتونکی قایل تھی بلکہ قرات نصب اپنی محل پر ظاہر ہوگے کہ اختراع عثمانی
ہی واسطی اسی قسم کی فساد ڈالنی اور خلل ڈالنی کی شریعتِ نبوی مین جو کہ ظاہر ہوگا بیج بویا تھا اور
چونکہ ائمہ اہلبیت سی جنکو کہ شیعیان باایمان اپنا پیر و مقتدا جانتی ہین صرف قرائت کسرہ منقول ہی

سو شیعہ قراۃ کسرہ کی قائل ہین لیکن چونکہ مشہور دونو قرائتین ہین تو مین دونو کی بنیاد پر تفصیل لکھتا ہو

سو تفصیل اس اجمال کے یہہ ہو کہ ابن کثیر اور ابو عمرو اور عاصم نے بیچ روایت ابو بکر کی کسرہ لام

کا پڑہا ہی یعنی زیر لام کو جسکی کہ شیعہ بہی قائل ہین اور سُنّی بہی اور نافع اور ابن عامر اور کسائی اور

عاصم نے بروایت حفص نصب لام پر پڑہا ہی یعنی زبر جو کہ خلاف اہل بیت علیہم السلام کی جسکی صرف سُنّی ہی قائل ہین

سو کسرہ تو اسلئے کہ پہلی اس لفظ سے جو لفظ رؤس مذکور ہی وہ کسرہ دیا گیا ہی سا تہہ حرف ب کی اسلئے

کہ کام اس حرف کا یہہ ہی کہ جسوقت ایسی لفظ پر آتا ہی جیسی رؤس اور ارجل تو کسرہ دیتا ہی سو

چونکہ واو حرف عطف اور ارجل معطوف اور رؤس معطوف علیہ ہی تو قاعدہ عرب

کا ہو کہ معطوف اور معطوف علیہ کا ایکسا حال ہوتا ہی سو چونکہ لفظ رؤس مکسور ہی تو ارجل بہی

مکسور ہی اور جو حال رؤس کا ہی یعنی اوسکی مسح کا حکم ہی تو وہی حال ارجل کا ہی یعنی اسکی لئے

بہی مسح کا حکم ہی اور بر تقدیر تسلیم قراۃ نصب نصب لام اسلئی ہی کہ عربی مین قاعدہ ہی کہ مفعول

کو نصب ہوتی ہی اور یہہ لفظ حقیقت مین مفعول ہی امسحوا کا تو محل اسکا نصب کا ہی تو یہہ اگر

منصوب پڑہا جاوی تب بہی ظاہر ہی کہ مسح واجب ہی اور اغسلوا کی نیچی اس لفظ منصوب کا

خیال کرنا بسبب حرف عطف کی محض بے وقوفی ہی چنانچہ اونپر صاف صاف تقریر سے لکہا

گیا کہ نہایت بے معنی پن ظاہر ہی اور خلاف قواعد مقررہ نحو کی بہی ہے کیونکہ

کتب نحویہ مین مقرر ہی اور اس بات کو کافیہ اور ہدایت النحو تک پڑہنی والے بہی جانتے .

[margin, left of last lines:] خیال کرنا بیچ عطف نصبی ملحوق کی نیچی بہی ارجل

[margin, top left:] بحث مسح

بیان صحیح ما

جانتے ہیں کہ جب دو عامل ایک معمول پر جمع ہوں تو عمل قریب کا اولی ہے اور چونکہ
قریب لفظ ارجل سے امسحوا ہے تو امسحوا کو چھوڑ کے اغسلوا کو عمل دینا خلاف قاعدہ
مستحکمہ نحو کے ہے علی الخصوص امور عبادت الٰہی اور کلام الٰہی میں سراسر مخالف
ایمان کہنا چاہئے مگر ان جسکی دلمیں عداوت قرابت داران رسول مقبول صلعم کے
معاذ اللہ گڑے ہوئی ہو اور حق قرابت کا دل سے محو ہو اوسکی دلمیں ایسا ہی خیال
ہو سکتا ہے کہ قواعد مستحکہ نحوی بہی بالائے طاق نسیان اور پاس آداب کلام الٰہی
بہی در کنار بلکہ اولویۂ اور اقدمیۂ قرابت کا جہاں ذکر بہی ہو تو وہ اوسکی مٹنے
میں کوشش کریں تاکہ لفظ اولویۂ قرابت اور حق قرابت کا زبان پر بہی نہ آوے
کہ مبادا قرابت سے حقیت اہل بیت رسول صلعم کے اولویت لازم آجاوے اور خلافت
مخالفین یعنی خلافت بکریہ و عمریہ کے غصبیت ظاہر ہو جاوے اور خلل پڑ جاوے لیکن ظاہر ہے
کہ جیسے خدا نے اقدمیت اور اولویت دے ہو وہ کہاں مٹ سکتے ہیں یہہ کلنک قیامت
تک نہیں مٹنے جانیوالا حقیقت میں یہہ اثر ہے ارشاد رسول مقبول صلعم کا کہ فرمایا ہیں
حب الشی یعمی و یصم و یبکم یعنے محبت کیسی چیز کے اندھا اور بہرا اور گونگا کر دیتی ہے سنیوں
کو محبت نے اپنے مقتداؤں کی اور اونکو محبت نے سواے نفس اور مخالفت رسول و اہلبیت
کے اسطرح کور و کر کر دیا کہ حق قرابت بالکل ولیسے محو ہو گیا یہاں تک کہ نام بہی

حق اور اولویت قرابت کا زبان پر نہ آوے اور کوی کہی تو کان دہر کر نہ سنیں

— الحاصل کہ عاقل منصف توضیح مرقومہ بالا سی دیکہی کہ ظاہر آیت مذکورہ سی دونو

حدیث مین یعنی دونو قرائتون سے واجب یہی ہی کہ مسح پانو کا چاہئی اور یہہ معنی صرف

علماے شیعہ کچہہ تنہا نہین کہتی قریب ظاہر ہوگا کہ بڑے بڑے عالم اور بڑے بڑے مشہور

علمای عارف اور کامل خود سنیونکی بہی جب حقیقت مین جواب شافی نہین دے سکی

مین تو قائل ہوگئی ہین اور مسح اختیار کرگئی ہین لیکن چونکہ نفسانیت بد بلا ہی

ازبس مشہور ہی کہ انسان عار کے لئی نار اختیار کرتا ہی جو بہت عار دار ہین وہ

نفسانیت مین گرفتار رہی اور جہلا بچاری اونکی دیکہا دیکہی خراب خوار رہی

ہر ایک آدمی اتنا غور کرسکتا ہی کہ جب ظاہر آیت سی یہہ بات ظاہر ہی تو ہرچند

تلاش کیسے اور بات کی ضرور نہین لیکن تابع فرمان رسول مقبول فرمان و افعال

رسول خدا کو بہی کتب فریقین سی واسطی مزید تحقیقات کی تلاش کرسکتا ہی اور افعال

واقوال اصحاب نیک سیرت علی الخصوص اقوال و افعال آل رسول کو بہی دیکہہ سکتا ہی

کہ وہ تعمیل اس آیت کی کیونکر کرتے تہی کیونکہ عالم معانی قرآن کی جیسے وہ تہی ویسا اور

کوئی نہین تہا جو بموجب فرمودۂ رسول مقبول احد الثقلین ہین اور قرآن ساتہہ و اونکے

اور وہ ساتہہ قرآن کی بعد اونکی اصحاب لوگونکا بہی عمل دیکہنا چاہئی سو اونکا حال

حال جو کتب سے بیقین سی ظاہر ہی وہ بی کم و کاست لکہا جاتا ہی سُنّی شیعہ سب کیسی کو
چاہی کہ بغیر نفسانیت اور پیروی اور پاسداری باپ دادا چچا ماموں بہائی بہن جورو بیٹی
کے نظر غور و انصاف سی دیکہہ لین اور سوچین کہ جب افعالِ رسولؐ و اہلبیتؑ
رسول اور نیک اصحاب رسول کی بہی مسح پا ہی تو پہر کیا سمجہتے ہی کہ کئنہی قبیلے کے
دیکہا دیکہی گمراہی کے عادت مین رہین اور عبادت کو ڈبو دین اب سُننا چاہئی کہ
احادیث اور اقوالِ رسول مقبولؐ و اہلبیتِ رسول مقبولؐ اور اصحاب نیک سیتر
جو کتب تفاسیر و احادیثِ فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشریہ مین ہین بالاتفاق یہی ہین کہ آیت سے
بہی مسح پاؤنکا ظاہر ہی اور فعل رسولؐ و اہلبیتؑ کا و اصحاب رسولؐ کا سوائے مخالفین
اہلبیت کی بہی یہی رہا اور بعد وفات پیمبر خدا کے جناب مولا مومنین اور اور ائمہ
اہلبیتؑ اور ابن عباس وغیرہ اصحابونسی جو کسینی پوچہا ہی ہی تو یہی جواب
پایا کہ قرآن ناطق ہی دو غسل اور دو مسح پر اس امر مین کیا پوچہنا چاہئی جب
خدا تعالی نے صاف فرمادیا کہ دو غسل اور دو مسح یعنی غسل منہ کا اور ہاتہونکا
اور مسح سر کا اور پاؤنکا تو ہمین کچہہ پوچہنا اور سوچنا نہین چاہئی تو اس سی
بہی ظاہر ہی کہ معانی قرآن خاص اونکی فرمانی سی بہی یہی ظاہر مین جو کہ اوپر
ظاہر ہوئی اور یہی افعال اونکی بہی رہی سو تفصیل احادیث مفصلہ کتب شیعہ کی کچہہ

بہایت مے ...

ضرورت اس مقام پر نہین تنبیہ اور بعضی علمائے سنت جماعت سی علی الخصوص
صاحب تحفہ جیسے خلاف گو واسطی فریب دینی عوام کے کہدیتی ہین کہ ایمہ اہلبیت
سی بہی پاؤن دہونا روایت کیا گیا ہی سو یا در ہی کہ یہہ کید بازے ہی صاحب
تحفہ اور نصر اللہ کابلی جیسے بے شرم ہونگی انکی کتاب اور بموجب انکی حوالہ کے کتب
شیعہ کو دیکہنی سے واضح ہوتا ہی کہ معاذ اللہ یہہ اتنے لنبی ڈاڑہی والے ایسا
صریح جہوٹ بہی بولتی ہین کیونکہ خود تحفہ عزیزیہ مین اور صواعق نصر اللہ کابلی
مین چند حدیثین اسی باب مین دیکہنی مین آئین کہ انہون نے حوالہ نہج البلاغت
اور کلینی کا دیا کہ واقع مین محض غلط اور افترا ہی جو چاہی دیکہہ لی کتابین موجود ہین
علی الخصوص صاحب تحفہ اس فن مین سب پر فوق لیگئی ہین اس شخص کو مکر جانا بہتان
لیدینا سہل بات ہی حدیث جیش اسامہ مین جملہ لعن اللہ من تخلف عن جیش الاسامہ
صاف صریح بات ہی کہ اکثر کتب سنت جماعت مین ہی علی الخصوص کتاب ملل نحل عبد الکریم
شہرستانی مین کہ بہت رایج ہی اگرچہ کمیاب ہی پر اس شہر مین بہی موجود ہی لیکن یہہ تحفہ ہیچمدان
اسطرحکا بیباک شخص ہی کہ اپنی تحفہ مین صاف انکار اس جملہ سی کر گیا کہ یہہ جملہ ملل نحل مین
ہرگز نہین عند اللہ جو شخص اسکا صدق و کذب دیکہنا چاہی ملل نحل کسی سنی شیعہ کے
ہان سے منگا کے دیکہہ لے تو واضح ہو کہ کیا جرأت اور حیا ہی اس شخص کے اور یہہ جملہ

بیان نمبر ۱

جملہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کبھی یہی حال اسکا اس باب مین ہی کہ نہج البلاغۃ وغیرہ
کا خواہ نخواہ بہتانسے حوالہ دیکے لکھہ دیا کہ لوگ دہوکے مین پڑین اور یہہ بھی واضح ہو کہ بعضے
راوی زیدیہ وغیرہ مین سے کہ وہ درحقیقت مخالف ہین شیعیان اہلبیتؑ کے جو ائمہ سے
غسل پا کے روایت کرتے ہین اور کتب شیعہ مین اونکا ذکر ہے تو وہ نقلاً ہے اور وہ کتب
کلامیہ مین رد کیے گئے ہین یا بعضے مخالفین کے روبرو جو تقیۃً بیان ہوا وہ کلینی وغیرہ کتب
شیعہ مین دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ سنیونکا محض دہوکا ہے اور غلط اور بہتان ہے
کیونکہ ائمہ اہلبیتؑ پر غسل پا کا محض بہتان ہے انکی خود کتابون معتبر سے واضح ہے کہ
ائمہ اہلبیتؑ مسح کرتے تھے جو کہ تصریحات فخر رازی وغیرہ سے قریب ظاہر ہوگا زیادہ تر
تفصیل اوسکی اس مختصر مین خلاف مقصود معلوم ہوتی ہے اب سننا چاہئے وہ حدیثین
جو خود سنیون کی کتابون مین موجود ہین جنسے صاف ظاہر ہے اور لازم ہے کہ بیشک
پیغمبر صاحبؐ اور اہل بیتؑ و اصحابؓ مسح کرتے رہے ہین یا تو انکو اور کسینے اونہین
رد نہین کیا اور صاحب تحفہ جیسے صنعتکار اوسطرف سے دم چرا گئے اور نسیاً منسیا
کر گئے سو تھوڑی سی بطریق نمونہ بحوالہ انکی کتابون صحیح و معتبر کے صاف ترجمہ
لکھے جاتے ہین اور اقوال انکی علما کے بھی جو قائل مسح کے ہوگئے ہین بتصریح اول لکھے
جاتے ہین بہرحال بعضے گفتگو انکا جو معانی آیت مین انہونے کہا ہے انشاءاللہ

فصل احادیث مسح از کتب خود سنیان

باب پنجم :

لکہا جائیگا عینی شرح بخاری کی بہت معتبر کتاب انکی ہان ہی اوسمین لکہی ہی اُسنے

حدیثین جناب آنحضرت سی روایت کین ہین چنانچہ شارح مذکور لکہتا ہی کہ جو حدیثین

بیچ مسح پاؤن کے روایت کی گئی ہین ایک اونمین سے حدیث رفاعہ بن رافع ہی اوسنے

کہا ہی کہ فرمایا رسولخدا صنے کہ نماز ہرگز تمام نہین کسی کی تم مین سے جب تک کہ تمام کرے

وضو کو جیسا کہ فرمایا ہی خدا ے تعالی نے پہر فرمایا پس دہونا چاہئی مُنہہ اور دونو

ہاتہہ کہنیون تک اور مسح کرنا چاہئی سر اور دونو پاؤن کعبین تک اور یہی اِس

حدیث کو کہا ہی حسن ابو علی طوسی نے اور ابو علی عیسی ترمذی نے اور صحیح کہا ہی اسے

حافظ ابن حبان اور حافظ ابن حزم نے اور یہہ سب بڑے معتمد اور بڑے معتبر ہین انکے

ایک اُنمین سے حدیث عبد اللہ بن زید ہی اس حدیث کو استخراج کیا ہی ابن شیبہ نے

اپنی مُسند مین ابی عبد الرحمن سے اور اوسنے سعد ابی بکر سے کہتا ہی کہ حدیث کی ابو الاسود نے

عبادہ بن تمیم سی اور اوسنے عبد اللہ بن زید سے کہ تحقیق پیمبر خدا صنے پانی سے وضو کیا

اور مسح کی دونو پاؤن پر اور ابن خزیمہ نے یہہ روایت کی ابی زبیر سے اوسنے مقری سے

یہہ کتابین اور راوے انکی بہت معتبر ہین ایک اونمین سے حدیث ہے کہ ابو مسلم کجی نے اپنی

کتاب سنن مین حجاج سی روایت کی کہا کہ روایت کی حماد نے ابو جعفر خطمی عمر بن یزید سے

اوسنے عمار بن خزیمہ بن ثابت سی کہ ایک شخص نے قیس سے کہا کہ پیمبر خدا صکے پیچہے تہا

بیان مسح پا

تہا مین معہ ایک قدح پانیکی جب کہ آپ قضاے حاجت سی فارغ ہوی تو وضو کیا واسطی نماز کے اور اس بیا نمین کیا کہ آخر مسح کیا پاؤنکو اول داہنا پاؤن بعد اوسکی بایان پاؤن ایک اونمین سے حدیث جابر بن عبد اللہ ہی اور روایت کیا اُس حدیث کو طبرانی نی بیچ اوسط کے یعنی یہہ حدیث بہی محتوی مضمون مسح پاؤن کے ہی پیغمبر خدا سی ایک اونمین سے حدیث عمر ہی او سے تحقیق کیا ہی ابن شاہین نی بیچ کتاب ناسخ و منسوخ کے یعنی صاف اوس سے مسح پا آنحضرت سی ظاہر اور واضح ہی ایک اونمین سے حدیث اوس بن اوس ہے اسی بہی ابن شاہین نے نکالا ہی جو کہ بڑا معتبر پرانا بڑا تم الکا ہی ایک اونمین سی حدیث ابن عباس ہی اسی استخراج کیا ہی ابو داؤد نے جسکی کتاب سنن بہت معتمد ہی اونکے ہان غرض اخیر مین مضمون حدیث یہہ ہی کہ مسح کیا آنحضرت نی پہلی داہنی پاؤنکو پہر باہین پاؤن کو مثل داہنی پاؤنکی اور ایک اونمین سی حدیث عثمان ہی اسی ذکر کیا ہی احمد بن علی قاضی نی بیچ اپنی کتاب کے مسند عثمان مین ساتہہ سند صحیح کے کہ وضو کیا آنحضرت نے اور مسح کیا سر کو اور پشت کو پاؤنکی بیان تمام ہوا ترجمہ عینی شرح بخاری کا اور ان حدیثون مین سنا حدیث نزغاعہ کو سنن ابوداؤد مین ہے بہت تفصیل سے اور طوالت سی لکہا ہی سو یہہ ایک نمونہ ہی طالب حق دیکہیے کہ صاف صاف مسح کرنا پیمبر خدا کا خاص انکی ہاتہ سے خود ثابت ہی اب دیکہا چاہئی اقوال و افعال

قوله ... افعال ... مسح ... سنیہ

بیان صحیح

اہلبیتؑ و صحابہ بموجب تصریحات انہین کے علما و مفسرین و محدثین اور انہین کے فقہای معتبرین کے یا درہی کہ فخر الدین رازی شافعی صاحب تفسیر کبیر بہت معتبر مانا ہوا انکا جو امام کہلاتا ہی کہتا ہی کہ امام محمد باقرؑ مسح کرتے تہی پاؤنکو اور یہی اس سے اور محی اہل سنت و جماعت صاحب معالم التنزیل سی ظاہر ہی کہ عبد اللہ ابن عباس و عبد اللہ ابن مسعود اور سلمان فارس اور ابوذر غفاری اور عمار یاسر اور انس بن مالک اور ائمہ اہلبیت طرف مسح کرنے پاؤنکی گئی ہین اور منعقد ہوا ہی اسپر مذہب اونکی شیعو نکا چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ نے ہر ایک کا حال انکی کتابونسے بہت چہانٹا ہی اور اون سبکی نام لکہی ہین اور تفسیر مین اسی آیت کی تیتیسوین ۳۳ مسئلہ مین جو خاص فخر الدین رازی لکہتا ہی صاف ترجمہ اوسکا یہہ ہی مین نہایت احتیاط سی اوسکی تفسیر کبیر سامنی دہرے ہوی لکہتا ہون کہ لکہتا ہے اختلاف کیا ہی لوگون نے بیچ مسح کرنے پاؤنکی اور دہونے کے قفال نے نقل کے ہی اپنی تفسیر مین ابن عباسؓ اور انس بن مالک اور عکرمہ اور شعبی اور ابی جعفر محمد ابن علی الباقرؑ سے کہ واجب مسح ہی پاؤنکا اور یہی مذہب ہی امامیہ کا اور سوای اونکی جمہور فقہا اور مفسرین نے دہونا فرض کیا ہی لیکن یہہ ہی تفصیل ہی کہتا ہی کہ داؤد نے کہا ہی کہ مسح کرنا اور دہونا دونون جمع واجب ہی یعنی دو نو باتین چاہئین اور یہی قول ہی ناصر کا زیدیہ مین سے اور

قفال زیدیہ مین سے ... [illegible]

بیان مسح پا

و حسن بصری اور محمد بن جریر طبری نے تخییر اختیار کی ہی یعنی چاہو مسح کرو چاہو
دہو ؤ یہانتک ترجمہ ہی تفسیر کبیر فخر رازی کا اور بہی معالم التنزیل مین ایسا ہی کچہہ
ہی اوسنے فقہا مین انکی ابو العالیہ کو بہی ساتہہ شعبی وغیرہ کی لکہا ہی کہ وہ بہی مسح
پا کے طرف گئی ہین اور ابو علی جبائی معتزلی اور اوسکی تابعدارونکو تخییر کیطرف اور
حسن بصری اور ناصر کو طرف جمع کے مسح اور غسل مین لکہا ہی شارح بخاری نے ہی سو
قریب ظاہر ہوتا ہی چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ نے کہ ہماری علمای معتبر
رحمہم اللہ مین سے ہین احقاق الحق مین بہت تفصیل سے لکہہ کر اس مقام مین علمائے سنت
کو پانے سے بتلا کیا ہی جس شخص کو کچہہ شک وشبہ ہووے فوراً تفسیر کبیر اور معالم التنزیل
کو دیکہہ لی اور علاوہ اسکی عینی شرح صحیح بخاری مین کہتا ہی کہ در باب پاؤنکی چار
مذہب ہین ایک تو مذہب چار اماموںکا سنت جماعت کی سو وہ تو دہونا پاؤ
ہی ایک مذہب شیعہ امامیہ کا سو وہ فرضیت مسح پاؤنکی تیسرا مذہب حسن بصری
کا اور محمد بن جریر طبری اور ابو علی جبائی کا سو وہ تخییر ہی اور ایک ہی جمع یعنی
دہونا بہی اور مسح بہی سو یہہ قول نبی حسن کا اور ابن عباس سے ہی کہ دو غسل
اور دو مسح ہین وضو مین اور بہی ابن عباس سے ہی کہ خدا نے کہا ہی ساتہہ
مسح کے لیکن لوگوں نے انکار کیا ہی مگر دہونیکو اختیار کیا اور ایک روز حجاج

بیان مسح کی

نے خطبہ پڑہا اور ذکر کیا وضو کا اور آیت مذکور پڑہی اور کہا بنی آدم مین کوئے
چیز قریب تر خبث اوسکی سی نہین جو دونو پاؤن اوکی سی ہی پس پاؤنکی ظاہر اور
باطن کو دہو ؤ چنانچہ انس بن مالک نے یہہ بات سُنی تو کہا کہ خدا سچا ہی اور
جہوٹ کہا ہی حجاج نی خدا تعالی نے کہا ہی کہ مسح کرو سر اور پاؤنکو اور عکرمہ
مسح کرتا تہا پاؤنکو اور کہتا تہا نہین ہی پاؤنکو دہونا اور نہین ہی مگر مسح اور
شعبی نے کہا ہی کہ نازل ہوا جبرئیلؑ ساتہہ مسح کے اور قتادہ نی کہا ہی کہ فرض کیے
ہین خدا نے دو دہونے اور دو مسحین اسواسطے کہ قرات مجرورہ نے محکمہ تو منسوخ کی ہی
اسلئے کہ معطوف مشارک ہی معطوف علیہ کو بیچ حکم اوسکی غرض اور عبارت طول
طویل ہی شرح مذکور مین مگر جو کہ ضرور تہی اس مقام کے ترجمہ اُسکا بعینہ لکہا گیا ہے
جس شخص کو زیادہ تحقیق منظور ہو اسکو اوس سے ملا لیوے اور بہی عبد العزیز اکبرآبادی
کہ بڑا متعصب سُنیوں ہی اپنی رسالہ مین لکہتا ہی کہ ابو علی جبائے معتزلی اور محمد بن جریر
طبری تخییر کیطرف گئی ہین اور بہی حدایق الازہار شرح مشارق الانوار مین شرح
حدیث الاعقاب من النار مین لکہا ہی کہ عامہ علما گئے ہین طرف اس بات کی کہ
دہونا پاؤنکا واجب ہی ساتہہ اس حدیث کی اور نظائر اسکی اور شیعہ گئی ہین طرف
اس بات کی کہ مسح واجب ہی ساتہہ ظاہر قول خدا تعالی کے وامسحوا برؤسکم وارجلکم بجر

بیان مسح پا

بجرّ ارجلکم اور داؤدی کہا ہی کہ جمع کرنا واجب ہی یعنی دہونا بہی اور مسح بہی بسبب جانے طرف مقتضی دونو دلیلونکی اور محمد بن جریر گیا ہی طرف اسکی کہ اختیار ہی دونو مین ایک ... کا اسواسطی کہ دونو دلیلین متعارض ہین تمام ہوا یعنہ ترجمہ اور بہی نووی شارح صحیح مسلم لکہتا ہی کہ محمد بن جریر شافعی اور جبائی سرگروہ معتزلہ نی تخییر اختیار کے ہی اور بعضی اہل ظواہر نے جمع درمیان دہونے اور مسح کی اختیار کیا ہی بہی محی الدین عربی بڑا شیخ عارف کامل سنیونکا جسکی فتوحات مکی مشہور ہی اوسمین لکہتا ہی کہ ہمارا مذہب تخییر ہی مسح تو ساتہہ ظاہر قرآن کے اور دہونا ساتہہ سنت کے یعنی ظاہر ایہہ صریح دلالت اوپر مسح کے کرتا ہی اور احادیثین نبوی دہونے کے جو ہین تو ہمنے تخییر کو اختیار کیا تو کہ دونو پر عمل ہوتی رہین اور قرآن اور حدیثونمین منافات نہ لازم آوے یعنی کبہی دہولئی کبہی مسح کرلیا اور بہی شیخ مذکور نے اسی آیت مین لکہا ہی کہ قرأت ارجلکم بفتح لام اور کسر لام بسبب عطف کی ہی ممسوح پر عطف ہی یعنی رؤس پر تو بسبب عطف کی کسرہ ہی اور مغسول پر ہی یعنی وجوہ پر عطف ہی تو فتحہ ہی پس ہمارا مذہب یہہ ہی کہ فتح لام پر بہی نہین خارج کرتی مسح سی اسواسطی کہ مثل اس واو کے کبہی بمعنی مع کے بہی ہوتے ہی اور واو بمعنی مع اسم کو منصوب کرتی ہی چنانچہ لکہا جاتا ہی قام زید وعمرا یعنی کہڑا ہوا زید ساتہہ عمر کے پس حجت اوس شخص

کے جو قایل ہوا ساتھہ مسح کے اسکی ساتھہ قایم ہوتے ہی اس آیت مین قوی طرحسی
اسو اسطی کہ یہہ شخص شریک حالت قرأت نصب مین بہی ہی ساتھہ حجت کی اوس شخص سے
جو قایل ہی دہونیکا یعنی دہونیکا قایل جیسے فتح کو دلیل لاتا ہی سو قایل مسح کا بہی فتح
کو دلیل پکڑتا ہی مسح کے لئی تو قایل مسح شریک ہی دلیل مین قایل سی دہونیکی فتح مین
بہی تو دلیل قائل مسح کے مستحکم ہوے اور قائل دہونیکا بیچ کسرہ کی شریک نہین ہی
قایل مسح سی ساتھہ وجہہ صحیح کے بیچ دلیل کے یعنی کسر مین ہرگز بوجہہ صحیح دہونا
نہین لازم آتا فقط یہہ تہا ترجمہ محی الدین عربی کی عبارت کا یہہ ایک تہوڑا
سا نمونہ ہی خود سنت جماعت کی کتابون مین سی مختصر لکہا گیا اور جو تمام حدیثین
اور تقریرین لکہی جاوین تو بہت طول ہو اور طول باعث پریشانی خاطر عوام کا ہی
اسلئی اسیقدر پر اکتفا کیا گیا فقط تنبیہ واضح ہو کہ جب خود احادیث مصرحہ نبوے
اور ارشادات اہلبیت اور اقوال و افعال ائمہ اہلبیت اور صحابہ مثل ابن عباس رض
کہ پیغمبر خدا ص کے چچا کی بیٹی صحبت دیکہی ہوئی پیغمبر ص کے اور تعلیم یافتہ جناب مولا حسنین علی ع
ابن ابیطالب ع کی جنہین تمام سنی بہی شاگرد رشید اونکا اور عالم قرآن و تفسیر کہتی ہین
اور تفسیر ابن عباس رض اول اور اقدم سب تفسیر و سنی مشہور ہی اور عکرمہ خاص غلام ابن عباس رض
کا اگرچہ پہر مخالف اہلبیت ع کا ہو گیا تہا لیکن وضو اپنی آقا سی سیکہا ہوا وہی عادت رکہتا تہا

بیان مسح پا

تہا اور قتادہ اور شعبی جو نہایت معتبر تابعی ہوئی انکی ہین اور علاوہ انکی اعتقادات
علمای معتبر مرقوم الصدر سنت جماعت کی خود درباب ثبوت مسح ہونی جیساکہ بطریق نمونہ
اوپر لکہا گیا پہر کیا منہہ ہی سنیونکا جو شیعونپر طعن کرین اور مسح کرنیکو معاذ اللہ
نسبت دین مخالفت کی قرآن وحدیث سی منصف باخبر غور کرے قول انس بن
مالک کو کہ صحابی معتبر اور بڑے معظم اور مکرم مومنین سے بموجب انکی عقاید کے ہی اگرچہ
بپاس تلثہ او معاویہ اونکی عہد حکومت مین حق پوشیان اہل بیت کی کرتا مگر حجاج
کا قول شرح نجا سیسے واضح ہو گیا کہ آخر جب وسنی سنا تو یہی کہا کہ حجاج جہوٹ کہتا ہے
اورکچہہ تعجب نہین کہ سامنی حجاج کے یہہ بہی دم کہا رہتا مثل اورونکے یا ڈر کے مارے یا خوشامد سے
اور بہی جو آدمی ذرا بہی عقل وہوش رکہتا ہو تو عنوان احادیث مذکورۃ الصدر
اور اقوال ابن عباس رض اور تاکید حجاج اور انکار انس بن مالک وغیرہ مراتب مصرحہ بالا
اور سوق کلمات مصرحہ صدر ان تمام مقولات سی صاف واضح ہی کہ جہی سے تکرارین
اس قسم کے پیش ہتین اور درحقیقت مسح پاؤنکا پیغمبر ص کے سامنی تہا کہ پیچہی کر
اجرای غسل پا مین حجاج وغیرہ حکام جابر وجائر کوشش کرتے تہی اور حال اس حجاج
کا کتب تاریخ دیکہنی سی واضح ہی کہ انہدام بنیان خانہ دین مین کیا کیا کوششین
اسنی کی ہین تب انس بن مالک نی جب سنا تو بی تحاشا کہہ اوٹہا کہ حجاج جہوٹ

بیان مسح

کہتا ہی اور ابن عباس رض بہی کہتی تہی کہ مسح بموجب قرآن کے ہی مگر لوگون نے خلاف
اختیار کر لیا ہی اور قتادہ امام اور مقتدا اونہین کا بہی دیکہیا صاف کہتا تہا کہ قرآن
مسح پر نازل ہی اور ایسا ہی کچہ عکرمہ وغیرہ کہتی تہی جو کہ خود انکی کتابونسے اوپر
سب ظاہر ہوا حتی کہ فخر رازی وغیرہ جیسے محقق انکی گواہی دیتی ہین کہ امام محمد باقر ع
مسح پا کرتے تہی جو کہ ظاہر ہی کہ اہل بیت رسول مقبول ص سی ہین تو افسوس صد افسوس
ہی سنیونکو شرم حیا اصلا نہین خود کہین کہ امام محمد باقر ع مسح کرتی تہی اور شیعہ
اونکی پیروی کرتی ہین اور پہر مسح کو ترک کرین اور دعوی شیعیت اولی اور اتباع
اہل بیت ع کا زبان پر لاوین بلکہ علی الرغم اسکی باوجود ان حالتونکی شیعونکو طعن
کرین پر ظاہر ہی کہ ان صورتونمین پہر شیعونکو مسح پا مین بنسبت مخالفت ثقلین کے
دینی خود بہی جملہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے داخل ہوتا ہی علی الخصوص جبکہ خود
بہتیری انکی مانے ہوے جو علما فقہا ہین وہ مسح کی قایل ہو گئی باظہار اس اقرار کے کہ معنی
قرآن بہی ہین اور یہتی بہی ظاہر ہوا کہ فعل رسول ص و اہلبیت رسول اور صحابہ کا مسح
پا کا ہی اب منصف با خبر طالب حق جسکو عنایت ہادی حقیقی سی ہدایت نصیب ہوی ہے
خود نظر بر بصر جانالا کہ سنیونکی کتب معتبرہ سی ہی غور کرے کہ نفس الامر مین انعقاد اجماع در حقیقت
اسی بات پر ہویدا اور متحقق ہی جو کہ شیعہ اہلبیت ع کہتی ہین یعنی یہہ کہ معنی آیت مسح کے

کے لئے ہیں کیونکہ اکثر معتقد علیہم اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور علما و فقہا خود سنیونکی بھی قائل اور شریک شیعونکی ہویدا ہوگئی اور ائمہ اہلبیت بھی اسمین شریک ہیں اور بعضی عمر و بکر وغیرہ مخالفین اہلبیت علیہم السلام صرف معتقد علیہم سنیونکی جو پاؤن دہونکی طرف ہین اونمین اہلبیت ع شامل نہین تو اوسی کوئی ایمان والا آدمی اجماع نہین کہہ سکتا کیونکہ صاف حدیث متفق علیہا سی ثابت ہوچکا ہی کہ اہلبیت احد الثقلین ہین اور اونکی تمسک نہ پکڑنے مین ضلالت اور ہلاکت ہی تو کالشمس فی وسط السما ظاہر ہوگیا کہ اجماع نفس الامر مین مسیح یا ہی یہہ اور یہی متفق علیہا ہی تنبیہ اب منصف طالب ہدایت پر واضح ہو کہ یہہ حال تو ہی معانی ظاہر آیت اور خود احادیث جناب خاتم الرسالت ص اور اہل بیت و اصحاب اور خاص انکی ماننی والی علما و فقہا سی خاص انکی کتابونسے جو لکہا گیا اور طالب حق کو تشفی اس سے حاصل ہوسکتی ہی اور آدمی ان تو پر نظر رکہی اور سوچی تو لغایات الہی وسواس خناس سے محفوظ رہی اب ہین حتی الوسع بہت آسان طرحسی تہوڑا سا حال اور بیان گفتگوی مناظرہ کا جس سے ظاہر ہووے بیان کرتا ہون، حال جہل و تجاہل عوام و خواص علمای سنیو نکا کہ کس کس طرح دہوکے مین ہین اور دہوکے مین ڈالتی ہین اور ثبوت مین اپنی ناواجب دعوی کی کیا کیا جعل و فریب کو کام کرتے ہین اور درحقیقت بموجب سنت اپنی مقتداؤن جاہل ابا و کلالہ اور قائل

بہ بیان صحیح

اقیلوں نے وغیرہ کی علم وعقل اور راہ حق سی کوسوں بلکہ منزلوں دور ہیں اور
ہویدا ہوے طالب حق اور صاحب بصیرت پر کہ موالیان مولا مومنین غالب کل غالب
باب مدینۂ علم عالم علم سلونی کی کس کس رنگ ڈھنگ سی انہیں پانی سی پتلا کرتے ہیں
واضح ہو کہ چونکہ جامع قرآن ازبس مشہور ہی کہ وہ مقتدا و پیشوا انکا ہی جسنی صدہا
قرآن آگ میں جلا کر ایک قرآن اپنی مشورہ اور خواہش سی مرتب کروا کر جو قرآتیں
حسب مطلوب چاہیں جاری کیں سو اوسی قبیل سی یہہ حرکت نصب ارجلکم بھی ہی ورنہ در حقیقت
قرأت بموجب تنزیل کے ساتھہ جر کے ہی اور اسی حرکت سی اس سنیونکی مقتداکی دو
قرأتیں ظاہر میں مشہور رہو رہی ہیں سو اکثر علما سنیونکی عوام کو دہوکا اس بیان و تقریر سے
اول تو دیتی ہیں کہ قرأتیں دو نو ہیں نصب کے قراۃ میں غسل لازم ہی سو ہم بموجب اس
قراۃ کے عمل کرتے ہیں اور یہہ باتیں علمیت اور قواعد نحوی سی تعلق رکھتی ہیں عام
لوگ اسی کیا جانیں تاکہ عوام دہوکی میں رہیں اور قرآن دیکھیں تو فی الواقع
نصب بھی لکھی ہوتی ہی اور کسرہ بھی سو واضح ہو کہ ہر چند دو قرأتیں بسبب حرکت
کذائی کے مشہور ہیں بلکہ بعضی حرکات ثلثہ بھی ظاہر کرتے ہیں لیکن نفس الامر میں
قرأۃ جر کی یعنی مکسور پڑہنا ارجلکم کا تو متفق علیہ ہی تمام سنی بھی اقرار کرتی ہیں
کہ ابوبکر کے روایت سی ہی اور قرأت نصب کے صرف سنی قایل ہیں چنانچہ حضرت

حضرت امام محمد باقرؑسی شیخ مفید علیہ الرحمہ فی حدیث طویل لکہی ہی ہماری ہان شیخ ابو جعفر طوسی
نی کتاب تہذیب الاحکام مین تفصیل سی اسی لکہا ہی کہ قرات نصب کی حقیقت مین ناجایز ہی بلکہ
قرأۃ جسپر قرآن نازل ہی وہ ساتہہ جر کے ہی کیونکہ حضرت سی جو سوال کیا گیا کہ قرأۃ نصب ہی آمین
یا جر تو فرمایا جر ہی چنانچہ موید اسکی ہین اقوال انس بن مالک اور قتادہ اور ابن عباسؓ
وغیرہم جو سنیونکی کتابونمین بہی ہین جو کہ سابق مفصل لکہی گئی یا ذکر نا چاہئی او نہین کہ
صاف اختراع عثمانی قرأت نصب پر ہویدا ہوتا ہی کیونکہ وہ صاف صاف کہگئی ہین کہ قرآت
مسح پر صاف نازل ہی یعنی وہ کیا ہی جر سو نفس الامر مین اول تو جواب سنیون کی لئی شیعون
کا یہہ بس تہا کہ قرأت نصب ائمہ اہلبیتؑ سی ہرگز مروی نہین اور خود تمہاری ہان سی بہی
مردود ہی صرف تمہارے ہان بہی بعض بعض کا افترا ہی وہ حجت ہم پر نہین ہوسکتی علی الخصوص
جب کہ تمہارے ہان سے بہی بموجب احادیث نبویؐ مسح پاؤنکا ظاہر ہی اور جر مین صریح بات ہی کہ مسح کے
سوا کچہہ نہین لازم آتا لیکن چونکہ شیعیان عالم علم سلونی پیرو جاہل مسئلہ ابا و کلالہ کے
نہین ہین بلکہ پیرو ہین باب مدینۂ علم غالب کل غالب کی اور بنفس الامر مین بفحوائے مضمون ہدایت
مشحون فرمودۂ ولی حضرت رب الاعلی الحق یعلو ولا یعلی ہر طرح غالب رہ سکتی ہین اور
کسی حالت مین پیرو ونسی فراریونکی منہ پہیرنیوالی نہین تو واسطی الزام خصم کے بموجب
اوسکی معتقد کے بہی موجود اور کمر بستہ رہی ہین اور بفرض و تقدیر قول خصم یعنی

قرأت نصب مین بہی الو قایل لیا ہی چنانچہ دوسرے وجہ جواب مین مفصل لکہا گیا سو بموجب
بنیاد انکی دعوی کی بطلان انکا ظاہر ہوا کیونکہ اوس سے واضح ہی طالب حق پر کہ ساتھہ فرض
وتسلیم خود انکی دعوی کے بہی بقول اہل فارس دروغ گور تا بخانہ علماے حنفی انکی دعوی کو
اولے انکی کلی کا انکار کر دیا بلکہ واضح ہوا التصریح محی الدین عربی وغیرہ خود انکی مرشد اور شیوخ کے
اقوال سے بہی کہ وہ بہی انجام کو قائل اسکی ہو گئی اور ظاہر ہونے معنے آیت کی مسح کے لئے چلا اوٹہے
اب اعادہ ان تقریرونکا ضرور نہین طالب حق دیکہہ لے اون سب کو اور جادۂ ہدایت پر مستقیم
رہے اب آگی سنی کہ جب علما انکی اس امر مین زیر اور پیس پائے ہوئے تو عذر لنگیان لائے بعضی

فائدہ در بیان جر جوار

صدائے محل حیلہ جر جوار کی بلند کرنی لگی یعنی یہہ کہ لفظ ارجلکم کا مجرور ہی بسبب اسکی پاس واقع
ہونیکی ارجلکم بہی مجرور ہی چونکہ عوام لوگ جر جوار کو نہ جانتے ہونگی سو نظر بر تشفی خاطر اونکی
اور بلحاظ اسکی کہ وہ خاطر پریشان نہون اول بیان جر جوار کا تہوڑا سا ضرور لکہہ دیا جاتا ہے
واضح ہو کہ محاورہ عرب مین بعضونکی زبان مین یہہ بات جاری ہے کہ ضرورت شعر وغیرہ قوافی
کی لئے یا اس قبیل سے جو امر پیش آوی تو لفظ خواہ منصوب خواہ مرفوع ہو لیکن مجرور کے پاس
واقع ہو تو بسبب مجاورۃ یعنی ہمسائیگی مجرور کے مجرور پڑہتے ہین لیکن یاد رہی کہ اول تو اکثر نحوئے
اسکو بالکل مطلقا ممنوع جانتے ہین اور بعض جنہون نی جائز بہی رکہا ہی وہ بہی خاص جگہ
سو بہی شروط کئی شرطونسی جائز رکہتے ہین جو کہ یہان مفقود ہین چنانچہ وہ مرتبہ جواب

جواب مین قریب مفصل لکہی جاتی ہین سو بعضے علما سُنیونکی اکثر خام طالبعلمون کو اِسی دہوکے
سی بہی غلطیونمین ڈالتی ہین بلکہ بعضی علماء دشمنان سقل نما لعفین جیسا انکی اس امر کو تحریر
مین بہی لائے ہین سو علمائے اہل حقنے اسمین بہی انہین ایسا ایسا زیر کیا کہ بعضے انمین کے
مثل فخر رازی جو کچہہ سمجہہ بوجہہ بہی رکہتی ہین تو چلا اوٹہتی ہین کہ جواب اون با تو نکا ناممکن
ہی جو کہ قریب ظاہر ہوتا ہی چنانچہ صاحب تحفہ بہی چند طرحسی اس جرّ جوار کے دہوکے مگیا دیئے
کہ تفصیل اوسکی موجب تطویل لاطائل ہی اسلئی مین بموجب مانی ہوئے معتمد و معتبر انہین کے
انکی لکہتا ہون جنکی دیکہنی سی کبہی کوئی عقیل صاحب تحفہ کے دہوکے اور سفسطہ مین ہرگز
نہ آسکی واضح ہو کہ جرّ جوار مین نحویونکی دو فرقہ ہین اکثر کا تو مذہب یہہ ہی کہ جر جوار
مطلق جائز نہین چنانچہ سیرافی اور ابن جنی اور انکی امثال انکی جرّ جوار کے بالکل منکر ہین
چنانچہ کتاب مغنی اللبیب مین بہت تفصیل سے یہہ بات لکہی ہی اور ابو ہمام حنفی شارح
ہدایہ بڑا معتبر انکا ہی اور بہی صاحب فتح القدیر شرح بخاری ابن حاجب سی نقل کرتی ہین
کہ حمل آیۂ جرّ جوار کے نہین چاہئی اسواسطی کہ جرّ جوار قرآن مین نہین اور نہ کلام فصیح مین
ہے اور بعضی جر جوار کو جایز رکہتی ہین لیکن نہ ہرجگہ بلکہ صرف نعت اور تاکید مین بلکہ عطف مین
نہایت منع کرتے ہین اور خصوص جہان کہ التباس لازم آوی چنانچہ صاحب مغنی اللبیب
اس مضمونکو بہی بہت تفصیل سی لکہتا ہی اور ہر ظاہر ہی کہ آیہ مذکور مین حرف عطف موجود ہے

ارجلکم پر اور التباس بہی موجود یعنی دہونی اور مسح مین خوف التباس بہی موجود بلکہ اسی جہت سے
اکثر متقدمین و متاخرین بڑی بڑی پر کہا انکی صاف کہہ گئی ہین کہ جر جوار ہرگز یہان نہین چنانچہ
فاضل اسفرائنی وغیرہ تصریح تمام لکہتی ہین جلال الدین سیوطی کتاب اتقان مین صاف لکہتا ہی
کہ خطا کی ہی اوس شخص نی جسنی ارجلکم مین جر جوار سی زبان کو آشنا کیا بلکہ فخر الدین رازی شافعی
اپنی تفسیر کبیر مین دلیل قائلین مسح پا لکہہ کر خود بہی جر جوار کو باطل کرتا ہی اخیر ۳۹ مسئلہ مین آ
یہ کے تفسیر مین صاف لکہتا ہی کہ جر جوار ضرورۃ شعر اور معاذ اللہ کلام الہی پاک ہی اس سے
یا ایسی جگہہ جہان التباس آتا ہو اور اس آیت مین امن التباس سے ہرگز حاصل نہین یا
جہان حرف عطف ہو کیونکہ ساتہہ حرف عطف کی کوئی شخص اہل عرب مین سے نہین متکلم ہوا یا
رہی کہ صاحب تحفہ فی دہوکا دینی کو بعضی مسائلین جو لکہین ہین محض غلطی اور بہتان ہی او
زیر بار عبث اوٹہائی ہین بلکہ فخر رازی بعد لکہنی دلیل قائلین مسح کے صاف لکہتا ہی کہ جواب
ان باتونکا ناممکن ہی مگر دو وجہین کہی جاوین ایک تو یہہ کہ حدیثین پاؤن دہونیکی وارد
ہین اور دہونیکو مسح بہی شامل ہی اور مسح کو دہونا شامل نہین اور دوسرے یہہ کہ ارجل
محدود ہین ساتہہ کعبین کے اور حد دہونیکی لئی ہوتی ہی نہ مسح کی لئی اگرچہ وہ خود بہی اپنی یہہ
وجہین لکہہ کر جواب مختصر اونکا شیعونکی طرف سی لکہہ کر خود کہتا ہی کہ اب سوال باقی نہین رہا
لیکن جو جو جواب مستحکم لاجنب ہین اور علمائی شیعہ نے لکہی ہین اون سے دم چرا گیا

ہی اور صاحب تحفہ وغیرہ نی اس مقام مین بہت عام فریبیان کی ہین اور جعل اور کید کو بہت کام فرمایا ہی اصلئی مین اس تفصیل سی لکہتا ہون جس سی خبط اور بی بنیاد اور فریب کار انکی ظاہر ہو اور ہویدا ہو کہ اتباع باب مدینۂ علم نی کس کس طرح انکے قلعی کہولی ہی اور رازونکی خبر لیتی ہین جس سی تمام انکی کید اور دہوکی ہبآءً منثوراً ہوتے ہین واضح ہو کہ یہہ جو [illegible] ازی لکہتا ہی وجہ اول ہن کہ اخبار کثیرہ وارد ہین واسطی [illegible] ہین [illegible] فہیم غور کرلی کہ خود اسکی اقرار سی یہہ تو واضح ہوا کہ آیت بی شک واسطی مسح کی حکم کرتی ہی اور جواب اسکا ناممکن ہو گیا وجہہ اختیار مسح کی اخبار کثیرہ ہی سبحان اللہ منصف خیراب بی رو ورعایت دیکہی و غور کرے اسکی کلام کہ [illegible] لغو اور بی سروپا ہی اور کتنی وجوہ سی مردود ہی اول تو احادیث کثیرہ انہین کے کتب معتبرہ سی اوپر ظاہر ہو چکین کہ مسح پاؤن کی لئی بہی کتنی ہین جو صرف بطریق نمونہ کی تہوڑیسی لکہی ہین اور نظر بر حفظ طوالت زیادہ نہین لکہین انکی کتب احادیث سی سب اگر لکہی جاوین تو ایک کتاب بڑی مرتب ہوتی ہی الحق بہہ وقت آدمی کے شرم و حیا اڑ جاتی ہی جو چاہی سو منہ سی کہی تماشا ہی کہ حدیث بکریہ ایک حدیث جسکا وہی خود راوی اور وہی مدعا علیہ یعنی حدیث لا نرث و لا نورث جو کہ انکی کتابونسی ثابت ہی کہ خود راوی بہی اسکا ابوبکر ہی سو تو جگر گوشہ رسول صلعم

[illegible]

بیان مسح کا

کے حق غصب کرنے کی لئی مقبول اور مسلم اور اتنی حدیثین جنکی راوی مختلف اور ظاہر
ہوا کہ اونتین خود انکی مقتدا ہی ان احادیثون مین راوی ہین یعنی بعضی حدیث
عثمانی ہی بعضے عمری ہی اور قرأت جرکی بہی نفس الامر مین بروایت بکر یہی اور اخبار
انس بن مالک اور عکرمہ اور شعبی اور ابن عباس رض وغیرہم صحابی اور رشتہ دارون
پیغمبر صلعم کے اور انکی مانی ہوئی جو مسح پاکی لئی ہین وہ تو نسیاً منسیا کیجاوین اور
برخلاف اسکی اخبار غسل پاکو مقابلہ مین نص قرآنی کے معاند دلیل اور وجہ اپنی مختار
و مطلوب کے ظاہر کرین علی الخصوص جبکہ خود یہی فخر رازی لکھتا ہی کہ امام محمد باقر ع بہی
مطابق اخبار مذکورہ یعنی مسح کی عامل تہی اور ثعلبی بڑا مفسر اور معتبر انکا اپنی تفسیر
مین لکھتا ہی جناب مولائے مومنین علی ابن ابیطالب ع سی کہ فرمایا آپ نی قسم ہی خدا کی
کہ نازل نہین ہوا قرآن مگر ساتہہ مسح کی اور فرمایا دو غسل اور دو مسح فقط الحق
الحیاء من الایمان ایمان ہو تو حیا بہی ہو کیا پردہ عصبیت علمائے سنیونکی چشم و دل
پر پڑا ہوا ہی کہ ایسی بات دل اور زبان پر گذرتے ہی جو ایسا کلمہ مونہہ سے انکی نکالتی ہین ا
جہوٹونکو شرم نہ پڑونکو ابو حنیفہ امام انکا اپنی قیاس سی صدہا حدیثونکو نسخ کرتا ہی
تو انکو کیا شرم کہ یہ بہانہ احادیث کی آیت کو نسخ کرین خود فخر رازی وغیرہ شافعیہ
لکہتی ہین کہ ساتہہ سو حدیث رفع یدین مین ہین کہ ابو حنیفہ جنکا برخلاف کرتا ہی

ہی اور نفس الامر مین ان عزیبونکا کیا پوچہنا خود پیر و مرشد شیخ خورد و بزرگ انکا کہا ماننا چاہئی کہ وہ ہر ایک بہتیرے کلام خدا و رسول اپنی رائے و قیاس سی معاذ اللہ رد کرتا تہا چنانچہ موقوفی خمس آل رسول اور حدیث قرطاس اور ہزارہا باتین جو انکی کتب صحاح مین موجود ہین گواہ ہین اس مقال کے تو یہہ بچارے کیا کرین آخر پیرو ہین اونہین پیرونکی مضمون اس شعر کا انہین کے لئی ہی : ما مریدان رو بسوے کعبہ چون آریم چون : رو بسوے خانۂ خمار دارد پیر ما : دوسرے یہہ کہ جو حدیثین پاؤن دہونیکی ہین خود انکی کتب رجالسے واضح ہی کہ اونکی اونکی متا پیر مخالفان اہلبیت سی ہین تفصیل اس بات کی یہان اگر لکہی جاوے تو باعث طول کلام اور موجب پریشانی خاطر عوام ہی مختصر اتنا کلمہ یہان بس ہی کہ جو چاہی انکی کتب رجال دیکہہ لیوے اونہین ایک نہ ایک وہ راوی ہی جو خود انکی ہان بہی منسوب بدروغ ہی اور مخالفت بہی اوسکی اہلبیت سی ہویدا ہی اور یہی از بس ظاہر ہی کہ جو حدیثین پاؤن دہونیکی ہین وہ صرف انہین کے ہان ہین اور مسح کی انکی ہان بہی ہین اور شیعونکی ہان بہی ہین اور پہر اسمین اہلبیت نبوی شامل تو اطلاق لفظ اخبار کثیرہ حقیقۃً اخبار مسح پاکی لئی صادق ہی نہ غسل پاکی لئی تیسرے یہہ کہ قطع نظر مراتب مصرحۂ صدر کے بالفرض والتقدیر احادیث مسح کی بہی ایکطرف

فرض کیجاوین اور غسل کی بھی ایکطرف اور دونو کو بغرض تسلیم قولِ خصم دو جانب مقابل خیال کے جاوین یعنی اسکا بھی خیال نکیجے کہ راویانِ حدیثِ غسل یا مشہور بدروغ بھی ہین اور دشمنِ اہلبیتؑ بھی ہین اور راویانِ مسح با ثقات بھی اور اہلبیتؑ بھی اوسمین شامل تو بھی موافق کتاب اور سنت کی بموجب معتقد علیہ فریقین کے سوائے فرضیتِ مسح کی کچھہ نہین ظاہر ہوتا کیونکہ قرآنمین خود خدا یتعالی فرماتا ہی فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ یعنی اگر تنازع بیش آوی تمہین بیچ کسی چیز کے تو رد کرو اوسی طرف خدا و رسولؐ کے بشرطیکہ تم ایمان لائے ہو ساتہہ خدا کے اور دن قیامت کی یہہ بہتر ہی اور بہت خوب ہی از روئے تاویل کے۔ اور بھی حدیث متفق علیہا ہی کہ اذا رُوِیَ لکم عنی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ فان وافق فاقبلوہ والا فردوہ یعنی فرمایا آنحضرتؐ نی کہ جسوقت روایت کیجائے تمہارے سامنے مجھسے کوئے حدیث پس عرض کرو اوسی کتاب خدا پر یعنی آیت قرآنی سے تطبیق دو اگر وہ موافق اوسکی ہووے تو اوسی قبول کرو اور اگر موافق نہووے تو رد کرو یعنی صحیح اور درست نہ جانو جانو کہ جھوٹ ہی۔ اب منصف خبیر غور کرے نہایت ظاہر بات ہی کہ خود فخر رازی قایل

قابل طہور یعنی اصل آیت وضو کا واسطی مسح کے کیونکہ وہ خود کہتا ہی کہ نہین ممکن ہی بیان مسح

جواب اوسکا یہ ہی کہ اگر ان دو وجہہ مرقومہ سی جو مفصل اوپر لکھی ہین یعنی اسکا اقرار ہی کہ نص

قرآنی واسطی مسح کے ہی لیکن اخبار جو مسح کی وارد ہین یہہ وجہہ ہی اوسکی رد کے

تو اب دیکھئی کہ اخبار دو طرح کی ہین ایک مسح کے ایک دہونیکی سو دو گروہ ہین جھگڑنیوالے

ہین اور ہر ایک احادیث پیغمبر صلعم کے پیش کرتی ہی تو بہی بموجب ارشاد نص قرآنی

یعنی آیہ فان تنازعتم کے اور بہی بموجب حدیث مصرحہ متفق علیہا کے فرض اور لازم

ہی کہ دو نو گروہ ہین عرض کرین اپنی دعوے کو طرف پروردگار عالم کے کہ وہ کیا

حکم کرتا ہی یعنی آیت وضو کے طرف سو نظر بر مصرحہ صدر خود بموجب اعتراف فخر

رازی کے کالشمس فی وسط السماء ظاہر ہی کہ آیت حکم کرتی ہی مسح کا تو نہایت

روشن اور واضح ہی کہ احادیث مسح قابل قبول اور احادیث غسل لایق جھوٹ اور

موضوع جاننیکی قابل رد کی ہین اس صورت مین فخر رازی اور اوسکی پیرو ونکو

نہایت محل شرم ہی کہ سوای مسح کے پاؤن دہونیکا حرف یا کوئی کلمہ بہی تنازع کا

اس باب مین زبان پر لاوین یا منہ سی نکالین مگر یہہ کہ ایمان سے ہاتہہ دہو بیٹہین کیونکہ

ظاہر ہی کہ آیہ فان تنازعتم مین ایمان شرط ہی جیسا کہ ابہی آیت مذکور مین

اوپر گذرا — چوتہی یہہ جو فخر رازی کہتا ہی کہ دہونا شامل ہی مسح کو اور مسح

شامل نہین دہونیکو اور صاحب تحفہ وغیرہ جیسے بی شرم فخر سی اپنی مریدونکو
دام مین رکہتی ہین کہ ہم بڑی محتاط ہین ایسے بات کرتے ہین کہ دونو یا تو نکو شامل
ہی سو نہایت ظاہر ہی کہ زیادہ ترخیط اور لغویت اس تقریر کے تمام خورد و کلان
بلکہ اطفال مکتب خوان تک ہویدا ہی کہ غسل کے معنی ہین لغت مین دہونا اور مسح کے
معنی ہین ملنا ہر طالب علم نے ابتدا اً بعد میزان کے منشعب مین پڑہا ہوگا الغسل تسنتز
والمسح مالیدن اور ہر عالم فاضل جانتا ہی کہ فیروز آبادی صاحب قاموس لکہتا ہی کہ
مسح ہی پہیرنا ہاتہہ کا اوپر کسی چیز کے علی ہذا القیاس تفسیر زاہدی اور ہدایہ وغیرہ
تمام کتب لغت و تفاسیر و فقہ مین انکی سب عمدہ ایسا ہی کچہہ لکہتی ہین حتی کہ لطف یہہ ہی کہ
یہی فخر رازی اسی آیت کی مسائل مین خود لکہتا ہی کہ غسل ہی گذارنا پانیکا عضو پر اور
اگر تر کردی ہاتہہ اعضا کو اور پانی جاری نہو تو غسل نہین ہی المختصر کہ انجام اور حاصل
کلام ان سبکا یہہ ہی کہ غسل ہی گذارنا پانیکا ساتہہ جاری کرنیکی یعنی پانی بہانے سے جاری ہو جاوے
عام اس سے کہ ہاتہہ پہیرا جاوی یا نہین اور مسح ہاتہہ پہیرنے سی حاصل ہی علی الخصوص
انکی خورد و کلان کو ہر شخص وضو کرتے ہوئے دیکہتا ہی ہر ظاہر ہی کہ ہاتہونکو وضو مین
پانی ڈالتی ہوئی کیا کیا اولٹا سیدہا نچاتی ہین تو واضح ہی کہ کجا غسل کجا مسح بلکہ غسل
ایک چیز ہی الگ اور مسح ایک چیز ہی الگ ہر شخص جانتا ہی کہ کسی ظرف سے آدمی پانی

بیان مسح پا

یانی عضو پر ڈالی اور ہاتہہ اوس عضو پر نہ پہیری یا حوض یا دریا مین پاؤن
بی ہاتہہ لگائی ہوئی دہو لیوی تب بہی غسل پا صادق آجاتا ہی اور غسل ہو جاتا ہی اور
مسح بغیر ہاتہہ لگائی لغتًہ یا عرفًا یا اصطلاحًا ہرگز صادق نہین آتا الحق چون غرض آمد
ہنر پوشیدہ شد یہہ اتنا بڑا محقق پیشوا شیعونکا جو بڑا استدلالی مشہور ہی اپنی
استدلالیت کی زور مین خود چوپٹ گرا آخر قول عرب سچ ہی لایصلح العطار ما افسد الدہر
اپنی مقتداونکی پگڑی کو ڈہانکتی ہین لیکن اصل بدبوئی کہان جاتی ہی خدا کی واسطی
اتنا غور نہین کرتی کہ خدا تعالی غسل کو قسیم مسح کردے یعنی مسح مقابل مین ہو غسل کے
یہہ پہلی ہاتہہ مسح کو شامل غسل فرماوین تو معاذ اللہ معاذ اللہ ارشاد باری اس
منکر بابی کے نزدیک لغو و بیفائدہ متصور ہوا یا اسکی نزدیک ذکر امسحوا کا بہی
آیت مین بعد اغسلوا کی مثل ذکر لفظ لیل کے ہی جیسی کہ سبحان الذی اسری بعبدہ
لیلا مین نعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس سبحان اللہ یہہ امام ہی شیعونکا
یہہ بڑا استدلالی مشہور ہی جسپر یہہ نیچر پڑتے ہین اور جسپر انہین اسپر فخر ہی
الحق چرا اینا شد اصل سنت عمری یہی ہی جب وہ آیت فما استمتعتم کو سر منبر منسوخ کرے پیغمبر
کو معاذ اللہ ہذیان کے نسبت دیوی تو اتنی بہی اسقدر محل تعجب نہین۔ واضح ہو کہ قطع نظر
خبط اور لغویت دعوے اس انکی امام جیو کی کہ یہہ دعوا اسکا صاف تحریر ہی خلل دماغ

بیان مسح

پر کچھہ تعجب نہین کہ جب مقتدیونکو شدت حرارت منجر بسرسام ہو تو وہ سر کو بھی دہونے
لگین کیونکہ دہونا تو مسح کو امام جیو کے فرمانی سی ثابت ہی ماموین کہ پیرو ہین تابعے
اول من قاس کے وہ سیان بھی وہی حجت قایم کرسکتی ہین بلکہ خوب تماشی کی بات ہی کچھہ
جای تعجب نہین کہ جب غسل شامل ہی مسح کو تو سُنّی جب دریا مین تیرکر آوین غوطہ لگاوین
یا یون واسطی تفننِ طبع کے گہر مین نہاوین تو وضو کی کچھہ حاجت نہین کیونکہ بموجب
تجویزات امام جیو کی وہ سب ارکان وضو کو شامل ہی اور نیت بموجب تجویز ابو حنیفہ
کے ضرور نہین — یہہ جو فخر رازی وجہہ ثانی مین لکھتا ہی کہ ارجل محدود ہین ساتھہ

رد وجہ ثانی فخر رازی

کعبین کے اور حد مسح کے لئی نہین ہوتے اگرچہ فخر رازی اسکی جواب مین خود بھی لکھکر انجام
کو کچھہ سوچ بوجھہ کر پھر جواب سی سکوت کر گیا بلکہ قائلِ غلبہ اتباعِ غالب کل غالب کا
ہو گیا مگر اکثر اوسکی اعوان و حواشی شستر غمزہ لائی ہین اور زمخشری اور صاحب رسالے
فتح العزیز ہم کیشی و ہمنام صاحب تحفہ نے بھی اس وجہہ کو پیش کرکے ہاتھہ پاؤن مار
ہین سو واضح ہو کہ واسطی پیروان فخر رازیکی جو کچھہ بھی شرم و حیا رکھتی ہون تو خود تحریر
فخر رازی کافی ہی جو اخر مین اپنی دونو وجہونکی لکھہ گیا ہی کہ اب سوال باقی نہین
مگر پیروان عزیزیہ کو کہ وہ اوسکی قول و فعل کو کالوحی من السما جانتی ہین واضح ہو
کہ وہ اعتقاد ایسے کذاب پیرونکا چھوڑ دین بہلی مانس آخر خود بھی کچھہ عقل و ہوش

بیان مسح پا

ہوش رکھتی ہین تیری شیخ جیو کی بکری نہ مینی رہین کذب انکا خود اونکی اپنی ہانکی بڑے
جہوٹی کتابون سی ظاہر ہو سکتا ہی دیکہہ لین مثل چاند سورج کی روشن ہی اگر کلام خدا و رسول (صلعم)
پر یقین نہین تو اپنی مرشد و مقتدا اونکی کلام کو تو دیکہین سوچین اور سمجہ جانین عقل اور
خود اقوال اونکی انکا کذب ظاہر کرتے ہین اور اس دعوی بی اصل کو چند طرح سے مردود
کرتے ہین اول تو نہایت واضح بات ہی کہ مسح ایک فعل ہی جسی شارع نی فرض کیا اور مقرر کیا
اور غسل بہی ایک فعل ہی جسی شارع نی فرض و مقرر کیا جیسے کہ غسل کو محدود کیا شارع نے
ویسی مسح کو بہی محدود کیا کون وجہ ہی تحدید مسح کی انکار کے اور کونسا محذور
ممنوع عرفاً یا شرعاً یا لغۃً لازم آتا ہی اگر قرآن مین یا حدیث مین یا کسی طرح کہین
ممانعت ہوتی تحدید مسح کی تو شیعہ ایسا دعوا پیش کر سکتی نہین دیکہتی کہ اگر خدا تعالے
خود الفاظ قرآن کے یون نازل فرماتا کہ وامسحوا ارجلکم وانتہوا بالمسح الی الکعبین یا لفظ
اختلاف قرات نصب درمیان مین نہوتا تو کوئی انکار نہین کر سکتا تہا مسح کا لیکن
اتباع عمریہ بکریہ سی تعجب نہین کہ وہ اسپر بہی اسیطرح چون و چرا پیش کرتے دوسرے
یہہ کہ شیعہ آنکہین کہولکر تمام کتب حدیث و فقہیہ خود اپنی ہانکی دیکہین تو چاند و سورج سی بہی
روشن تر مسح کو محدود پاوینگی تب ظاہر ہوگا کہ مقتدا و امام انکی نیچی جملہ لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کے بیکہٹکے داخل ہین اور قول کا لبول اونکا بدعوا امتناع تحدید مسح اقرا

بے ایمان ہیچ کہ

بحث ہی شارع پر چنانچہ اول تو دیکہین حدیث ہی مشکوٰۃ مین انہین کی ہان جسمین
صاف ظاہر ہی کہ مسح کی لئی تحدید موجود ہی اگرچہ حدیث طویل ہی لیکن مین تہوڑ یسی
عبارت صرف اوس مقام کے عربی ہی لکہدیتا ہون جہان بعد مسح کی لفظ آلی موجود ہی بحکم آ
تاکہ پیروان غادرین وخائنین و دروغ کارونکو انتہای خانہ تک پوہنچا دیا جاوے
یہہ حدیث ہی تیسرے فصل مین باب تیمم کے عمار یاسر رض سے فسحوا بایدیہم کلہا الی المناکب
والاباط من بطون ایدیہم یعنی عمار یاسر رض ایک روز حدیث کرتی تہی تیمم کے کہ اصحابون
نی پیغمبر خدا ص کے یون تیمم کیا اور اوپر سی کہتی ہوئے مضمون یہان تک پوہنچی کہ فسحوا
تا آخر یعنی پس مسح کیا ہاتہون اپنونکو سب کو مونڈہون اور بغلون تک اندر کے
جانب ہاتہون اپنی سی جسکی ترجمہ موسوم بمظاہر حق مین مولوی اسحاق جیو ذریات صاحب
تحفہ فائدہ لکہتی ہین کہ لفظ من کا ابتدا کی لئی ہی یعنی پہلی ہاتہونکی اندر کی رخ پر ہاتہ پہیرے
نہ ہاتہونکی اوپر کے رخ پر جیسیکہ ذکر کیا ہی اسکو فقہانے بیچ باب استحباب کے یا یہہ معنی ہین کہ
شروع کیا تیمم کرنا ہتہیلیونسی یہہ معنی مناسب ہین اس مقام کے اور صحابہ نی جو اسطرح
تیمم کیا سبب اسکا یہہ تہا کہ اونہون نے دیکہا کہ لفظ ید کا آیت تیمم مین مطلق آیا ہی پس ہاتہ
کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہی اور جمہور علمانے نظر کے کہ تیمم فرع ہی وضو کا پس جہان
تک وضو مین ہاتہ دہوتی ہین وہین تک تیمم مین بہی ہاتہ پہیرا جاہئی یہان تمام ہوئے

بیان صحیح یا

ہوئے عبارتِ ترجمہ بعینہا اور یہہ حدیث سُنن ابو داؤد مین ہی اور غایت اس عبارت
کے نقل کے تمامہ خاکسار کو یہہ ہوئے کہ قطع نظر حصولِ مقصود و تحدیدِ مسح کی کہ خود انکی حدیث
کتب معتمدہ سی ثابت ہی دیکھنی والے اسکی بی سر و پائی اور اعمال صوم و صلوۃ وغیرہ
تمام انکی دیکھین کہ صرف رائے اور قیاس پر ہین جسکی خود یہہ معترف ہین اگرچہ مضمونِ حدیث
اور خود تفریع انکی فقہا کے بناء الفاسد علی الفاسد ہی لیکن یہ واضح ہی کہ قرآن سے مضمون
۸ اور پہر آپسمین خود دونو
حدیث اور رائے فقہا دونو علیحدہ علیحدہ ۸ فتامل و تدبر سبحان اللہ صاحب رائے سلیم غور
کرے کہ نفس الامر مین یہہ رائے اور قیاس بہی کسقدر گندا اور پوچ و لچر ہی ظاہر ہی
کہ قرآن مین غسلِ ید محدود تا مرفقین اور تیمم مین مطلق حکم ید کہ صریح اطلاقِ ید در
صورت عدم تقیید عرفا پونہچی تک ہی آپ روپ یہان غیر محدود کو تو محدود پر
قیاس کرینگی اور احادیث خود اپنی نانکی بالاطاق اور جہان محدود ہی وہان
امتناعِ تحدید کا دعوا — یہہ قیاس نہین کرتے کہ جہان خدا تعالی نی وضو مین دہونیکا
حکم فرمایا تیمم مین اونکی مسح کا حکم ہی اور جہان کہ وضو مین مسح کا حکم تہا وہ تیمم
مین متروک و مرفوع ہین تو کہ تقریب و اعتدال کس درجہ تمام ہوتی ہی جیسی ابن
عباس رض وغیرہ صحابی کس حُسن فصاحت سی بیان کرتے ہین فاعتبروا یا اولی الابصار
دوسرے ہدایہ مین کہ حنیفہ کے ہان انکی معتمد ترین کتاب ہی فقہ مین بیچ فصل تیمم کے صاف

بیان جمع

صاف عبارت ہی والتیمم ضربتان یمسح باحدہما وجہہ و بالاخری یدیہ الی المرفقین لقولہ التیمم ضربتان

ضربۃ للوجہ وضربۃ للیدین الی المرفقین اور یہہ حدیث کافی مین بہی ہی انکی ہان اور

تمام کتب حدیث وفقہ مین ہی تیسرے یہہ کہ خود تصریحات فخر رازی اور شارح بخارے

اور محی الدین عربے وغیرہم سی واضح ہوا کہ محی الدین وغیرہ تخییر پر اور داؤد وغیرہ

جمع غسل ومسح پر راضی ہین تو جو اور جواب تحدید و عدم تحدید مین اونکی طرف سی ہی

اور وہ بہ فخر رازی اور اتباع اوسکی سہل طرح سی راضی ہونگی وہی ہماری طرف سے

بہی صحیح چوتہی خود مسح موزونکا جو اختراع عمر ہی اور بہتان ہی پیغمبر خدا

پر جسکی فضیحت قریب ظاہر ہوگی تمام گروگہنٹال انکی جایز کہتی ہین اوسکی غایۃ اور حد

سب کوئی جانتا ہی کہ محدود ہی اور حدیث نبوی لاتی ہین بقید ابتدا و انتہا پانچوین

مسح سر کا چہوٹے بڑے اپنی بیگانہ سب جانتی ہین کہ ابو حنیفہ چوتہائی سر کا مسح فرض

جانتا ہی شافعی اس سے بہی کم اب یہہ تحدید نہین تو کیا ہی یا حد کے لئی کوئی اور

سر سینگ ہوتی ہین بلکہ خود شیخ الاسلام تفتازانی بڑا محقق علامہ انکا حاشیہ

مین شرح وقایہ کے ایسے انکار تحدید مسح پر وہ فضیحت کرتا ہی زمخشری کہ دیکہنی سے

تعلق ہی اگر کوئی منصف اوسی دیکہی تو ظاہر ہووے کہ خود اپنی بنجوا مضمون

گوشت خر و دندان سگ کبا سر بہٹول شتو ہی اور چونکہ اس دعوی مین فخر رازی

فخر رازی اور زمخشری متحد ہین تو درحقیقت وہ فضیحت ہی فخر رازی وغیرہ سب زبانی ریا
اون اون شخصونکے جو ایسا دعوے منہ سی نکالین سبحان اللہ اب پیروان فخر رازی
وغیرہ تمام سنی آیت تیمم کو قرآن سی اور احادیث نبوی اور اقوال اپنی مرشدونکے
سب مصرحہ صدر کہ مفصل اور مفسر ترین فرمان الہی کے اور تصریح کرتے ہین تحدید ممسوح
کے کتب مرقومہ بالا سی دیکھکر بہ نیت خالص ارواح کو اپنی ائمہ و پیشوا کے تحفہ
آیہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین یاد کرین جو کہتی تہی کہ حد مسح کے لئی نہین ہوتی — بعضے
دفعہ ایک اور تقریر خبط و لغو انکی علما پیش کرتے ہین وہ یہہ کہ عطف محدود کا اوپر غیر محدود
محدود کی مسح مین لازم آتا ہی حال آنکہ یہہ خبط پہلی خبط و نسی بہی بڑہ کر ہی عقل کی دشمنی
یہہ نہین دیکہتی کہ جو حال پہلی جملہ کا ہی اور عطف ایدیکم الی المرافق کا وجوہکم پر ہی
ویسا ہی حال یہان بہی ہی یہان کونسی نئی بات ہی کہ یہان منع شامل ہوگیا کیونکہ
افترائی امتناع تحدید ظاہر ہی کہ باطل ہوا اور یہان بحث واضح ہوگیا بلکہ نفس الامر مین
آدمی غور کری تو قطع نظر مراتب مصرحہ صدر کی تحدید کی نسبت طرف دہونیکی اور مسح
کے یکسان ہی بلکہ دہونا منہ ہاتہہ کا اور مسح سر پاؤنکا نہایت نسبت تساوے اور
اعتدال کہتا ہی کمال فصاحت و بلاغت کلام حضرت رب العزت مین مگر یہہ بات پیروان
جاہل کالدواب کیا جانین کیفیت اور مذاق اسکی اور نکات و لطائف ان امورکی

بیان مسح

پیروان باب مدینہ علم جانتی ہین اگر شستی زرا بہی محبت صنمی قریش کو دلسی دُر کرتے ہین
اور روشنی ایمان اور صفائی قلب سی بہرہ حاصل ہو تو دیکہین اور غور کرین کہ آیت
مین درصورت اعتقاد مسح رجلین کیا فصاحت و بلاغت بہری ہوئے ہی کیونکہ حق تعالے
فرماتا ہی دہوؤ تم منہ اپنی اور ہاتہہ اپنی تا مرافق اور مسح کرو سر اور پاؤن کو تا کعبین سو
اگر وجہ کو معنی محدود بہی نہ مانا جاوی تو عطف غسل محدود یعنی ہاتہون کا اوپر غیر محدود
یعنی وجہ کے ہی اس صورت مین یہ ظاہر ہی کہ کمال مناسبت اور ضرور ہی کہ عطف مسح کی بہی اسے
طرح ہو یعنی سر کو بہی اگر معنی محدود نہ تصور کیا جاوی تو عطف مسح محدود یعنی ارجل کا اوپر غیر
محدود یعنی سر کے ہوتا ہی اور چاند سورج کی موافق روشن ہوتا ہی کہ کیا تناسب اور
ترتیب دونو جملو نمین کمال فصاحت و بلاغت سی روشن ہی اور یہہ بات نہین حاصل
مگر وجہ مختار اتباع غالب کل غالب باب مدینہ علم سی یعنی مسح پا نہ او سمین کہ اتباع اصحاب
فارہ قائلین فسیلونی او لولا علی لہلک عمر جس طرف گئی ہین یعنی غسل پا کیونکہ دونو جملہ مسلم نا بین
متقابل مساوی ہم وزن رہتی ہین یاد ہو کہ اسی جگہ سی ہی کہ مولا مومنین فرما گئی ہین کہ
دو مسح اور دو غسل او ر ابن عباس اور شعبی اور انس وغیرہ بہی آواز بلند یہی کہتی تہی
بعض دفعہ زمخشری وغیرہ ایک اور خبط پیش کرتے ہین کہ صاحب ہم دیکہتے ہین پاؤن
نسبتیہ ساتہہ مسح کی تو دونو پر عمل ہوتا ہی اور اسراف سی پانی کے بچتی ہین یہ ظاہر ہی کہ

فائدہ زمخشری

کہ یہہ کیا خبط تقریر منجر بکفر ہی اور کسقدر مردود ہی درحقیقت غور کیا جاوے کیا بی حیائی اور
بی شرمی نے اندہا کر دیا ہی انکو کبہی تو خود دعوی کرتے ہین آیت کا کہ غسل کے لئی ہی مسح
کی لئی ہرگز نہین اور پہر اسیر طمطراق اور لن ترانیان حد سی باہر ہین پہر اوسی منہ سے
غسل کو شبیہ بمسح منہ نکالتی ہین عقل کے دشمن نہین دیکہتی کہ حقتعالے تو حکم فرماوے
مسح کا خود مقتدا و پیشوا انکی ایک قرأت بناوین واسطی غرض دہونیکی خیر وہ مبنی
یا نہ مبنی لیکن وہ تو ایما لنسی ہاتہہ دہو کر دہونا پاؤن کا مقصود کہین یہان تک کہ
حدیثین پاؤن دہونیکی متعدد کسی موم دہام سی درج کتب حدیث کر لین خود یہہ آپ
اونکو استدلال مین پیش کرین بالجملہ مسح شبیہ بغسل کا پتا یا نشان یا قرینہ کہین نہین ہووے
یہہ بہلی مانس ایک مضمون تراشین جسکی نہ سر نہ پاؤن نہ لغت مین نہ شرع مین یہہ
نہین جانتی کہ کوئی سنیگا تو کیا کہیگا درحقیقت تو نہایت ظاہر ہو گیا کہ کیا قرأت نصب
مین کیا قرأت جر مین ہر طرح مسح ثابت ہی غسل کے ثبوت کا پتا نہین یہہ شبیہ بغسل کا کیا ذکر
بقول عرب ثبت العرش ثم انقش اور اگر بالفرض ایما لنسی ہاتہہ دہو کر غسل پر قائم
ہون تو یہہ شبیہ غسل یعنی چہ یہہ دوسری زیادتی ہی قرآن پر نعوذ باللہ من ہذہ الوساوس
اور یہہ جو کہین کہ ایسرا فسی بجتی ہین یہہ اور حمق بر حمق ہی صرف بموجب سنت عمریہ کے
خدا و رسول کے امور احکام مین بہی معاذ اللہ اصلاح دینی لگی آپ ہی تو کہین کہ حکم خدا

بے پانی سے مسح

غسل کے لئے بہی ایسی حدیثین لائین کہ پیغمبر خدا صلعم غسل کرتے تہی یہان تک کہ قسطلانی شارح بخاری مقتدا و پیشوا انکا لکہی ابن منذر سی کہ ابن عمر سات دفعہ پاؤن دہوتا تہا اور اسی نور علی نور کہی اور قطع نظر اسکی مسلم اپنی صحیح مین اور صاحب کنز العباد و شرح اوراد مین اور طحطاوی اور نووی تمام گرد گہنٹال انکی وزن وضو کی پانیکا ایک مد اور غسل کا بیتفصیل ایک صاع وغیرہ لکہدین کہ تفصیل زیادہ ان باتونکی باعث طول کلام اور بی صرف اس مقام کے ہی یعنی شارع وزن تک واسطی ہر ایک کی مقرر کردی یہہ بہلی مانس اصلاح کرین اون سب کو اور اسراف کی لئی غسل شبیہ مسح ایجاد کرین خلاف حکم خدا و رسول صلعم کے لیکن واقف اور ماہر انکی شیوخ مبدعین حالات کی واضح ہی کہ یہہ ابداع و اختراع انکا کچہہ نئی بات اونہین کے ہہین بدعات انکی شیخ کلان وخورد کی انکی کتابون سی ہویدا ہی چنانچہ انکی کتب صحاح ستہ بخاری وغیرہ سی موقوف کرنا خمس کا آل رسول صلعم سی اور رد کرنا فرمان رسول منان صلعم کو درباب حدیث قرطاس بلکہ معاذ اللہ نسبت دینی ہذیان کے پیغمبر خدا صلعم کو بدعت عمری مین جسکو تفصیل سی لکہا ہی کتب مطاعن ثلثہ دیکہنی سی ہویدا ہی کہ ارشاد قرآن اور ارشاد پیغمبر صلعم کس گستاخی سی رد کیا کہ العیاذ باللہ معاذ اللہ قرآن مین تو خدا تعالے فرماوی فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی تا آخر آیہ اور یہہ مدعی اسلام و ایمان خمس آل رسول صلعم کو مسدود کرین قرآن مین خدا تعالے حق مین اپنی

خمس آل رسول کا اور حدیث قرطاس

اپنی حبیب پیغمبرؐ کے فرماوی اِن ہو الاوحی یوحی اور حکم کرے سب مومنین کو کہ بیان میں سچ پایا

اطیعو اللہ و اطیعو الرسول اور پیغمبرؐ فرماوی کہ لاؤ قلم دوات مین تمہاری لئی لکھہ جاؤ

تاکہ تم گمراہ نہو بعد میرے اور وہ ایمان کا دشمن پیغمبرؐ کو ہذیان معاذ اللہ بتلاوے

وقس علی ہذا صدہا باتین ہین اس قسم کے کہ اگر تفصیل ایک کی بہی لکہی جاوے

تو اس جگہ طوالت متصور ہی المختصر کہ جب مقتدا اور خلافت پناہ لکی ناسخ اور

مشاقق اور محارب حکم خدا و رسولؐ رہی تو انکو بہی اونکی پیرو یمین ایسی ہذیانات کام

مین لانی محل تعجب اور کوئی نئی بات نہین **تنبیہ** اس حدیثِ قلم دوات کو حدیثِ

قرطاس کہتی ہین بخاری اور مسلم انکی ہانکی دو نو کتابونمین اور اونکی شروح مین

تفصیل سی ہی اور یہہ کتابین انکی صحاح ستہ مشہورہ مین سی ہین حرزاً للطوالت

بطریقِ اختصار خلاصہِ مضمون اسکا بطورِ نمونہِ ظہورِ خلوصِ اعتقادِ عمریہ یہہ ہی ابن عباسؓ

اور اکثر صحابہ سی روایت ہی کہ ایام مرض میں قریب زمانِ وفاتِ آنحضرتؐ فی یوم پنجشنبہ کو فرمایا

کہ لاؤ قلم دوات مین لکہہ جاؤن تمہاری لئی تا کہ بعد میرے تم گمراہ نہو جاؤ جب لوگ قلم دوات دینے

کو ہوئے تو عمر خطاب مانع ہوا اور معاذ اللہ نقلِ کفر کفر نباشد کہا کہ اس شخص کو ہذیان ہی ہمین کتاب

خدا کافی ہی یہہ حدیث واسطی نمونہ خلوص اعتقاد عمریہ کے کافی ہی بمضمون

مصرعِ شاعرِ فارس قیاس کن زگلستان من بہار مرا

بعضی دفعہ ایک حیلہ اور دہوکا اوٹہا بیٹہتی ہین یعنی یہہ کہ مسح بمعنی غسل کے ہی چنانچہ صاحب تحفہ نی بہی بڑے جعل و فریب سی اس تقریر کو بہ نسبت اپنی اسلاف کی پیش کیا ہی اور ابوزید انصاری کو بیرمعان بنایا اور لغویون پر بہتان لیا ہی اور دہوکا دینی کو یہہ مثالین پیش کی ہین نام تہا قول عرب کا یعنی مثلا جب وضو کیا ہو تو کہتی ہین تمسح یعنی وضو کیا اور جہان کہ صاف و چاہی تہا سین لکہکر کہا کہ یون کہتی ہین مسح اللہ ما بک ای ازال عنک المرض یعنی دور کری خدا تجہہ سی مرض اور مسح الارض المطر یعنی دہویا زمین کو مینہ نے اور جعل ہی یا جہل ہی اور چند طرح سی مردود ہی اول تو لغویون پر بہتان ہی لفظ دیگر لغویان افترا ہی ان پہلی مانس نے جعل سازی سی ایجاد کیا ہی دوسرے کتب مبسوطہ انکی ہاتکی خود دیکہنی سی ہویدا ہی کہ ابوزید کا اور انکا خود جہل اور افترا ہی مخالف جمہور اہل لغت کی ارباب تحقیق کبہی مسح سا تہہ تین کے ہرگز بمعنی غسل کے کہتی نہین بلکہ غلط عوام سی ہی چنانچہ خود علامہ شمس الدین ابن خلکان بڑا محقق و معتبر انکا تاریخ وفیات الاعیان مین بیچ بیان نضر بن شمیل مازنی کے جریری لکہتا ہی جو کہ بڑا معتبر محقق مسلم الثبوت انکا ہی اور جریری کتاب ذات الخواص مین لکہتا ہی بیچ اسی قول کے ایک بڑے عبارت طویل حال مرض نضر بن شمیل مازنی مین خلاصہ اوسکا یہہ کہ بحضور گروہ کثیر ابوصالح نے یہ کلمہ مسح اللہ ما بک ساتہہ سین زبان کو شنا کیا نضر نے تنبیہ و تاکید کی کہ خبردار بار دیگر اسطرح مت کہنا اور اشعار فصحائے عرب بڑی سند مین اسکی کہ صاد سی ہی

بیان مسح بمعنی غسل

بیان دوسری دلیل کی بہ نسبت قول الحصول کی کہ وہ مسح بمعنی غسل ہی

مسح بمعنی غسل واذہاب کے بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بہی صاحب تحفہ اور ابو زید جیسا نو شعور تہا کہنی لگا کہ کبہی سین صاد سی بدل بہی ہو جاتا ہی جیسے سراط اور صراط او سفر او صفر نفر نہایت ملامت سی اوسی فضیحت کیا اور کہتا ہی کہ یہہ قصہ نادرہ مشابہ ہی اوس قصہ سی جو وزیر ابو الحسن بن فرات کی سامنی پیش ہوا یعنی ایک صاحب صاحب تحفہ جیسے تحفہ معجون نے کہ اہل ادب مین اپنی تئین شامل کرتے تہی تجویز کیا کہ سین مقام صاد مین ہر جگہ قائم کیجاے وزیر نے کہا کہ تو چاہتا ہی کہ پڑہی جنات عدن یدخلونہا ومن سلح سو وہ صاحب نہایت محجوب ہوے یہانتک نہ آے اپنا سا منہ لیکی بجز سکوت کی کچہہ نہ بنا علاوہ اسکی قاموس مین بہی لغت مصح کے صاف لکہا ہی ذہب اللہ مرضہ اذہبہ کمصحہ صراح مین ہی مصحت برفتی و رفت بہ بالجملہ مصح بمعنے ازالہ اور ذہاب اور غسل بالصاد ہی نہ یہہ سین نزدیک جمہور اہل لغت کی یہہ فریب کاری انکی ہی جو عوام کو دہوکا دیتی ہین تیسرے یہہ کہ بعد وضو کی جو قول عرب ہی تمسحت یہہ مثال بہی پیش کرنی یعنی غسل کے لئے سراسر جہل اور دہوکا ہی یا جہل اور حمق ہی واضح ہو کہ یہی شیوہ عادت اور محاورہ عرب تہا اور ہی کہ جب کوئی شخص وضو کیا ہوا دوسرے شخص کو خبر دیتا تہا کہ مین وضو کرچکا ہون تو اس کلمہ موجز اور مختصر سی کہتا تہا یعنی تمسحت اور یہہ نہین جائز کہ بجاے تمسحت تغسلت کہی کیونکہ اس صورت مین شبہہ غسل کا ہوتا اور مقصود قائل کا خبر دینا وضو سی ہوتا تہا نہ غسل سی تو واضح ہی کہ ثبوت غسل کا قول مذکور یعنی تمسحت سی نہین ہی یہہ

زبان سمجہا — شعور — بے — صورتہائی سنی — بحر — نعلق — موقع جملہ — بعضی تعمیم حسن

بیان مسح

احمق حنفیہ خود کہتی ہین کہ قول عرب تمسّح اذا توضأ یعنی جب وضو کرتی ہین تو تمسح بولتی ہین دیکہتی نہین
وضو کی معنی کچہہ غسل کے نہین یا وضو کی ارکان صرف غسل نہین بلکہ غسل اور مسح دونو ہین
وضو مین پہر اس قول سی مسح بمعنی غسل قرار دینا یعنی چہ افسوس صد افسوس ان پیروان
جہلہ وحمقا کو شرم نہین آتی بی وقوف اتنا نہین سمجہتی کہ شیعیان باب مدینہ علم کے سامنے
زبان گفتگو سی آشنا کرنے کلمہ واہی منہ سی نکالنا سراسر اپنی پاؤن کو رین جانا اور شرم و آبرو
ہاتہہ سی دینا اور محض فضیحت اپنی اور اپنی بڑونکی کروانی ہی یعنی ایسا کلمہ منہ سی نکالنا اور سند مین
پیش کرنا جس سی خود نادم اور پشیمان ہون اور اپنی کہی ہوئے اپنی گلی کے ہار ہو الحق الحق یعلو ولا یعلی
اب طالبان حق جو ذرا بہی علم و عقل سی بہرہ رکہتی ہین غور کرین اور دیکہین کہ خود یہ مثال قول عرب پیش کے
ہوئے در حقیقت سند ہی اتباع باب مدینہ علم کے یعنی یہی مثال مثبت ہی مسح پا کی ہر ایک عقیل فہیم
جو ذرا بہی علم معانی سی بہرہ رکہتا ہی جانتا ہوگا کہ تسمیہ یا اطلاق کل کا ساتہہ اسم جز کے اور کسی
جزو کا ساتہہ کسی جز کے اوس سی خواہ جزو اول ہو خواہ جزو اخیر ہو محاورات عرب مین نہایت شایع
ہی سو تسمیہ اور اطلاق توضی ساتہہ تمسح کی اسجگہہ بسبب اشتمال اور منتہی ہونے وضو کی ساتہہ مسح کے ہی
اور زیادہ تر لطافت اور نظافت اسمین یہہ ہی کہ مسح جو جزو اخیر ہی یعنی مسح پا صرف اوس جزو
اخیر کے ساتہہ اطلاق ہی اسمین تقریب بہی تمام تر حسب طرح ہی وہ صاحب ذوق سلیم اور فہیم
جان سکتا ہی اور بالفرض اگر جزو اول یعنی غسل وجہ کی ساتہہ اطلاق تصور کیا جائے تو بہہ تشبیہ غسل

غسل کا ہوتا ہی بلکہ عقیل فہیم غور کری کہ اگر تمسّح بمعنی تغسّل ہوتا تو قولِ عرب بعد غسل کے
تمسّحت ہوتا حالانکہ یہہ اصلا نہین بلکہ خود صاحب تحفہ بہی لکہتا ہی کہ یقال للرجل اذا توضا تمسّح
تو پر ظاہر ہی صاحب فطرت و اولی الاذہان پر کہ خود مثالِ صاحب تحفہ زنجیر بلکہ طوق گلوگیر اوسکے
ہی یہہ معجزہ ہی مذہب حقہ کا کہ مخالفین اپنی منہ سی آپ قائل ہون اور اتباعِ غالب کل غالب کے
آگی سر اوٹہاوین تو خود پس پا ہو کر سر کے بل اوندہی منہ گر پڑین چوتہی یہہ کہ اگر مسح کے معنے
دہونیکی ہون تو لازم آتا ہی کہ مسح اور غسل الفاظ مترادفہ سی ہون تو اس صورت مین لفظ امسحوا
معاذ اللہ قرآن مین زائد اور بیفائدہ ہو چنانچہ محی الدین عرب نے بہی لکہا ہی اس مقام مین
جو انہین کا شیخ مکرم ہی اور جب مترادف ہوے تو جیسی مسح بمعنی غسل ہی تو غسل بمعنے مسح ہو
یعنی ایک دوسرے کی جگہ مستعمل ہووے تو اس صورت مین لازم ہی کہ استدلال سنیونکا جو
بیعینہ صاحب [illegible] ہووے کیونکہ جہان وہ کہتی ہین کہ غسل رجلیہ تو
لازم آتا ہی کہ بمعنی مسح ہووے اور [illegible] التقدیر مسح بمعنی غسل کے لغت مین آتا
ہی تو یہی ظاہر ہی کہ لغت مین اور عرف شرع مین فائدہ لفظ مسح اور غسل کا مختلف ہی امر پانچوان
صریح ہی کہ خدا تعالی [illegible] لفظ [illegible] ہی کیونکہ مدار اس کلام کا اب قرأت جر ہے
قوی چونکہ [illegible] مسح [illegible] کا بلا خلاف نہ غسل تو اس صورت مین چاہتی کہ ارجل کا بہی
مسح فرض ہو اسواسطی [illegible] ظاہر ہو گیا ہی کہ حقیقت عطف کے مقتضی اسی بات کی ہی

بیان پیچ

کہ حکم معطوف و معطوف علیہ کا ایک ہوتا ہی اور یہہ خبط و پوچ پادرہوا ہوتا ہی بفحوای
قول عجم یک بام و دو ہوا کہ امسحوا جو برؤسکم پر موجود ملفوظ ہی وہ تو بمعنی مسح ہو اور
معطوف مین معنی غسل کے لئی جاوین یا ایک اور امسحوا مقدر کیا جاوے اوسکی معنی غسل
ہوون معاذ اللہ کوئی عامی اور جاہل بہی اسی گوارا نکریگا صریح ہی کہ پہر عطف کہنا اور
عطف کا کون فائدہ اور جب بلفظ امسحوا مقدر کیا تو پہر مجرور پڑہنا ارجل کا یعنی جیسے بہی صریح ہے
کہ ارجل مجرور جب ہوجب عطف ہو رؤس پر یعنی مدخول با ہو کہ حرف جر ہی اور جو حرف
مذکور مقدر کیا جاوی تو تہوڑا سا علم نحو پڑہی ہوے بہی جانتی ہین کہ بنزع خافض بہی نصب
ہوتی ہے اور کلام عرب مین قرآن مین نصب بتقدیر حرف جر نہایت شایع ہی چنانچہ ابن ہشام
وغیرہ سب تصریح کرتے ہین سبحان اللہ صاحب فتوحات مکی محی الدین مرقوم شیخ کلان وغیرہ انکی
خود قرأت نصبی مین تو واو بمعنی مع یعنی جر مین تو جر مین بلکہ نصب مین بہی مسح فرض کہین
چنانچہ سابق مفصل لکہا گیا یہہ پہلی بانس ایسی ہوے کہ حالت جر مین بہی جہان کہ بجز
مسح کے سوا کچہہ بن ہی نہین آتا ہی مسح کی معنی غسل ٹہیراوین غرض مینی صاحب تحفہ جیسا
کوئی بی شرم آدمی نہین دیکہا نہ سنا یہہ عجیب تحفہ معجون ہی اپنی تحفہ مین اسی مقام مین
لکہتا ہی کہ اگر شیعہ قدح کرین کہ برؤسکم مین مسح بمعنی حقیقی ہی اور ارجلکم مین بمعنی غسل
اور اجتماع حقیقہ و مجاز کا محذور و ممتنع ہی تو ہم یون کہینگے کہ ہم لفظ امسحوا مقدر کرتی ہین قبل با

رد و عزیزیہ

بیان مسح پا

بارجلکم کے اور جب لفظ متعدد ہوا تو تعدد معنی مضایقہ نہین رکہتا اور بعد اسکی ایک آیۃ اور
دہوکا انخدام کا دیکر بڑے لمبی چوڑی عبارت اپنی چیلونکی خوش کرنیکو لکہہ گیا ہی ہرچند یہہ خبط
اوسکی قابل لکہنی کے نہین تہی لیکن چونکہ اس زمانہ مین تمام چیلہ چانٹی اُسکی اوسکی قول
سکو کالوحی من السما جانتی ہین اور عنوان بیان اوسکا اس قسم کا عام فریب ہی کہ عوام
کالانعام اوسکی تقریر جعل و فریب سی دہوکا کہاتی ہین اور اوسکی لکہی کو بہت عزیز سمجہہ کر
بر روی کار لاتی ہین اسلئی مین دو تین حرف اوسکی رد قول کا لبول مین لکہہ دیتا ہون
کہ قلعی اوسکی ظاہر ہووے واضح ہو کہ تمام خبط اسکی بی اصل مرد وہین کتنی وجہہ سی اول تو
محض دہوکا اور خبط و جعل اسکا ہی کہ کہتا ہی امسحو امقدر کرین ہم بارجلکم پر پوچہی کوی اسکی
پیر و پیروسی کہ اسنی بارجلکم یعنی بحرف جر کہاں لئے کہا بقول فارس دروغ گویم بر روی تو
چہ دلاورست وزدی کہ بکف چراغ دارد الحق دروغ گو را حافظہ نمی باشد اسکی دہوکے بازیکو
اسی جگہہ سی خیال کیا چاہئے کیا صفائی اور بی باکے سی دہوکا دیا صاف دیدہ کہتا ہے
تاکہ عوام دہوکے مین پڑین یعنی اگر حرف امسحو امقدر کرے تو حالت نصب ارجلکم کی ہو جاوی
اگر حرف جر کو مقدر رکہی تو منہ پر کہا و تو گی کیونکہ درصورت تقدیر حرف جر یعنی درحالت نزع
خافض بہی نصب چاہئی چنانچہ اوپر بہی لکہا گیا ہی یہہ دہوکا دیتا ہی اس بی حیائی
سی جس مین قرآن پر زیادتی ایک حرف جر کے لازم ہو لیکن نفس الامر مین اسی ایسی بات سے

بیان مسح

سچ کیا ہوا ہی اور فی الواقع کیا ہوا ہو پیر وکس کس نکا ہین خود ایک تو ابن ابی سرح

برادر رضاعی عثمان خلیفہ و پیشوای عزیزہ نے آیہ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین تا

فتبارک اللہ احسن الخالقین جب نازل ہوئی تو کیا جیک عہدہ تحریر وحی سی خارج کیا گیا اور

مطرود و مردود مورد لعن و ملام رسول انامؐ ہوا از بس مشہور ہی تو یہہ پیرو ایسی پیرو ہونگے

ہی اگر ایک حرف زیادہ کردین اور مورد مستحق تین حرف کی ہون تو عین ادای سنت ہی

مرشد ونکی دوسرے یہہ کہ تقدیر اسکو ہر کونسی ضرورت ہی اور کون چیز داعی ہی چنانچہ مفصلاً حال لزوم

وجوب مسح درصورت قرائت نصب اور یہی احادیث سی سابق مرۃً بعد مرۃٍ گذرا اور تقدیر

کی ضرورت کی باتفاق نحات صحیح نہین ہی اور یہی درصورت تقدیر محذور باقی رہتا ہی کیونکہ

بموجب اپنی اقرار صاحب تحفہ کے ظاہر ہی کہ استعمال مسح بمعنی غسل بطریق مجاز ہی اور

یہہ بات سب خورد و کلان جانتی ہین مختصر و مطول اپنی محل پر سب جگہہ مین ہی کہ استعمال

لفظ کا بیچ معنی مجازی کی بغیر قرینہ کے ہرگز صحیح نہین اور یہہ ظاہر ہی کہ یہان کوئی قرینہ

ہرگز نہین تو استعمال ساتھہ معنی مجازی کی بہی ہرگز صحیح نہین ہوگا تیسرے یہہ کہ تمام یہان

حوالہ شارح زبدۃ الاصول مجمل غیر معین رہو کا ذکر اپنی مریدونکی اعتقاد بڑہانیکی

ایک آیت لکھہ دی ہی کہ اوسمین اور آیت ما نحن فیہا مین قیاس مع الفارق بون بعید

زمین آسمانکا ہی یعنی ما نحن فیہ مین تو اثبات اور اسمین نفی اور نفس الامر مین جمع من المتفرقۃ

الحقیقۃ والمجاز نفی مین جائز ہی نہ اثبات مین چنانچہ تبیان الحقایق شرح کنز الدقایق مین جو معتبر اہنین کی کتاب ہی بحوالہ قولہ تعالی لا تنکحوا ما نکح اباؤکم صاف موجود ہی کہ اسمین جمع بین الحقیقۃ والمجاز اسواسطی ہی کہ نفی ہی اور نفی مین یہہ بات البتہ جائز ہی جیسی کہ مشترک مین جائز ہی کہ عام ہون سب معانی اوسکی بیچ نفی کے چوتہی باوجہہ اجمال اشارہ شارح زبدۃ الاصول ایک اور دہوکا استخدام کا اوسنی منسوب کرتا ہی حالانکہ یہہ بہی مردود ہی اسواسطی کہ استخدام اوسکو کہتی ہین کہ ایک لفظ مشترک کو اول ایک معنی مین استعمال کرین اور وہ ضمیر کہ اس لفظ کیطرف عائد ہوتی ہی اوس سے ایک اور معنی ارادہ کرین یا یہہ کہ ایک لفظ کے لئی دو ضمیرین ذکر کرین ایک سی ایک معنی اور دوسری سی دوسرے معنی اوس لفظ کے مراد لیوین چنانچہ صاف عبارت جسکا یہہ مضمون مرقومہ بالا ہی متن مطول مین موجود ہی جو چاہی دیکہلی غرض اس قسم کے ہذیانات انکی صرف ظہور بیشرمی پر بنا ہی اور شیوع چرب زبانیکی محض عوام کالانعام کے جال مین لانیکو بتقاریر جعل و فریب خلاف اصل ہوتی ہین مثل آواز دہل کے کہ اندر سی خالی اور دور سی زور شور کا کہ کیڑے اوڑی جاوین مگر شیعیان باب مدینہ علم انکی سب ہوا بندی کو ہباء منثورا کردیتی ہین اور ساری فریب کاری انکی خاک مین ملا دیتی ہین ایک اور لطیفہ ان سب سی بڑہ کر سنا چاہئی کہ وہ سب سی زیادہ قابل

مضحکہ ہی جب چارون طرف سی انپر لیدی ہونی لگی تو انکی عقل و ہوش گم اور جواب
باختہ ہوئی اور یہی انکی مقتدایان مبدعین نی جو مسح موزہ کا واسطی اپنی آرام نفس کے
اختراع کرکے معاذ اللہ رسول کردگار پر بہتان بندیسی چند حدیثین بہی بنائی ہوئی ہین
تو اوس عیب کی ٹہانکنی مین بہی دست و پاچہ ہو کر ایک اور عجیب خبط نکالا یعنی بعض
بعض انکی یہہ خبط تقریر پیش کرنی لگی کہ صاحب ہم دونون قرأتون پر عمل کرتے ہین اسطرح
کہ قرأت نصب پر تو اوس حالت مین کہ پاؤن کہلی ہون یعنی دہوتی ہین اور قرات
جر پر اوس حالت مین کہ جب موزہ پہنی ہون یعنی موزہ پر مسح کرتے ہین تو ہم بڑے
ہی حرم آثار احتیاط شعار ہین چنانچہ صاحب تحفہ اور اوسکا ہمنام وغیرہ اکثر
اس صدائے بی محل سی بہی مترنم ہوئی ہین اور توجیہہ مین بعضون نے یون ظاہر کیا ہی
کہ محاورہ ہی کہ اگر کوئی بولتا ہی یا قسم کہاتا ہی کہ ہم نے پاؤن فلانی سردار کی چومے
یا چومین گے اور موزہ کو چومی تو گویا پاؤن ہی چومی سو مسح موزہ کا گویا مسح
ہی پاؤنکا اور قسم سی ادا ہوا عقیل فہیم انکی اس مضمون حماقت مشحون اور بیدیانتی
سو غور کرے کہ کیا بی حیائی ہی بمضمون مصرع شاعر چہ دلاور است دزدی کہ بکف
چراغ دارد اور کتنی وجوہ سی یہہ خبط و ہذیان انکا مردود ہی اول تو یہہ مسلم نہین
کہ اس تقریر سی صاف قرأت جر مین وجوب مسح کا اقرار سرًا او جہرًا ہو گیا باوجودیکہ

بیان مسح

باوجودیکہ یہی پہلی ماننس گیا کیا ہاتھہ پاؤن مارتے تہی اور حاشا وکلا کرتے تہی مسح
کے نام سی یہان تک کہ خود صاحب تحفہ نی بعد ایک لنبی چوڑی تقریر ابلہ فریب کی کس قدر
طمطراق سی کید ہشتم باب مکاید تحفہ مین ہاتھہ پاؤن ماری ہین اور دہرنگی ہانکی ہین
اور لکہا ہی کہ سنیونکو تطبیق مین دونو قراءتون کی دو وجہین ہین اول تو یہہ کہ مسح
کو غسل پر حمل کرین دوسری جرّ ارجل کو بسبب جوار کے خیال کرین غرض دونو قراءتون
مین سواد ہونی پاؤن کے حرف مسح زبانسی مس نکرنی پاتا تہا چنانچہ اوپر جداگانہ ہر
وجہہ کا مردود ہوجانا بہی منصفان خبیر اور طالبان حق پر واضح ہوگیا اوسی یادکرتے
یا یہہ نوبت کہ وجوب مسح پاکا علی رؤس الاشہاد صاف اقرار ہی نہین معلوم یہہ وہ
وہی ہی جسسی پہلی قراءت جر پر بہی بہ بہانہ جر جوار وغیرہ وجوب غسل تہا یا اور کچہہ ہی
یا موزہ پہنی سی پاؤن بدل گئی اور مسح کا محدود ہونا بہی جایز ہوگیا جسکا کہ قدغن آئمہ
تہا اور موزونکی بہی کعب پیدا ہوگئی نعوذ باللہ من وساوس الشیطان الرجیم
دوسری یہہ کہ نہایت صاف صاف بات ہی کہ مسح کرنا موزہ پر اگر معاذ اللہ قرآن
سی مراد لیا جاوی یا تو استعارۃً مجازاً مراد لیا جاوی سو بہی بغیر کسی قرینہ کی کیونکہ
صراحۃً تو ذکر پاؤنکا ہی لیکن بموجب خبط اس دعوی انکی کہ چومنا موزہ کا بمنزلہ
چومنی پاؤن کی ہی مجازاً اطلاق ہوگا سو ہرکوئی تہوڑا ہی [illegible]

آدمی بہی سمجہہ سکتا ہی کہ مجازی معنی کی لئی علاقہ حقیقت اور مجاز مین پر ضرور ہی ا
اپنی محل پر کتب علم معانی مین مفصل بیان ہی کہ پچیس علاقہ آپس مین ضرور ہین چنانچہ
سید شریف نی جو انہین کا معتمد محقق ہی حاشیہ مختصر الاصول مین بہت تصریح سی
لکہا ہی وقس علی ہذا بعضون نی بارہ بعضون نی پانچ چار ہی لکہی ہین جو چاہی
کتاب مسلم مین تفصیل انکی دیکہہ لی چونکہ بیان تفصیل ان امور کا اس جگہہ موجب تطویل
لاطایل ہی اسلئی اسی قدر اشارہ پر اکتفا کیا جاتا ہی اور اون علاقونکی لئی عدم ارادہ
معنی حقیقی سی اور وجود صارف کا اوس سی ضرور ہی اور یہان وہ بات اصلا نہین
تو سراسر خبط ہی ان عقل وعلم کے دشمنونکا کہ ایسا کلمہ زبان سی نکالین جو منہ پر کہاوین
تیسری یہہ کہ ہر شخص سہل طرح سی بغیر دقت غور وتامل کے خیال کر سکتا ہی کہ وہی ایک
لفظ امسحوا ہی جسکی معنی اس جگہہ اصلی حقیقی لو یا جعلی مجازی غرض کچہہ تو سر پاؤنکی سوا
دوسری چیز کے لئی نہین لی سکتی خواہ عقلاً خواہ نقلاً سنو وہ حقیقۃً بالاصالہ واسطی
سر کے اور پاؤنکی ہین نہ موزہ اور عمامہ کی سو آیت جب وجوب مسح کی لئی ہی تو مسح موزہ
چہ معنی دارد اور کون وجہہ ہی مسح کی لئی موزہ کی جب کہ کہین نام ونشان بیچ قرآن
اصلا ومطلق نہین جو موزہ خاص ہون مسح کی لئی اور غسل کے لئی پاؤن اور اگر بلا غرض
ایسی ہی خبط ابداع و اختراع بسنت اپنی مقتداؤن مبدعین کے اختیار کرتے ہین

بہان لیں

ہیں تو بالعکس کیوں نہیں کہتی یعنی اگر اختراع وابداع ہی معاذ اللہ اختیار کیا تو عقل
کی دشمن یہاں ظن وقیاس ابوحنیفہ کو کیوں بہول گئی موزوں کو کیوں نہیں دہوتی اور
پاؤنکو مسح کیوں نہیں کرتے بلکہ نہایت صریح بات ہی کہ پاؤں تو جوتی میں رہتے
ہیں تو نسبت موزوں کی کہ وہ آلودہ ہوتی ہیں اونکا دہونا نسبت مسح کے اور مسح
پاؤنکا نسبت دہونی کے البتہ بموجب ظن وقیاس ابوحنیفہ زیبا بہی ہو — البتہ داؤد
وغیرہ جنکا حال تفسیر فخر رازی اور عینی سی اوپر لکہا گیا جو کہ جمع یعنی غسل اور مسح یا دونو
اختیار رکہتی ہیں اگر ایسی احتیاط شعاری کا دعوا کرتے تو اگرچہ خدا رسولؐ واہلبیتؑ
کی آگے تو بی شک وہ بہی زرد رو ہیں مگر ظاہرا حمقا کے نزدیک عام فریبی کے لئی نسبت
اس خبطی سرہ پا بی حیائی کے کچہ بامزہ بہی ظاہر ہوتا مگر یہہ خبط نہ دہرا جاوی اور یہہ بہی
جاوی کہ خدا انو فرماوی نسبت پاؤں کی یہہ اوسمیں سی موزہ تراشیں جو تہی یہہ کہ
جمع درمیان دو نو قرائتوں کے باین حیثیت کہ اختلاف باقی نرہی اگر ممکن ہی تو
بلا تکلف شیعیان مولای مومنین کی لئی ہی کیونکہ قرات جر نص ہی واسطے مسح کے
اور قرات نصب بہی بالفرض اگر مانی جاوی تو وہ بہی دلالت مسح پر نص ہی نہ غسل
پر اسواسطی کہ اگر غسل پر حمل کی جاوی تو مکرر شروع سی تشریح ظاہر ہو چکا ہی کہ معنی
فاسد ہوسکتے ہیں اور چونکہ توضیح اس امر کے بکرات ومرات ہو چکی ہی اور خود

محی الدین وغیرہ انکی بڑونکی اقوال سی بتصریح مکرر لکہا جاچکا ہی تو احتیاج اوسکی
تکرار کی نہین بلکہ اگر بالفرض و التقدیر قرأتِ نصب بموجب دعوی خلاف واقع مخالفین
کے غسل کے لئی خواہ مخواہ مانی بہی جاوی تو بہی عبد العزیز وغیرہ مجادلین کی مذاق
پر شیعونکو زیبا ہی کہ یون کہین کہ بہائی جیو عمل دونو قرأتون پر ہمارے گروہ پاک کو ہے
کیونکہ شیعیان لطیف سیر نظیف طبع کو اکثر پاؤگے کہ قبل از غسلِ وجہ و یدین اول
پاؤن دہو کر پاک صاف کرلیتی ہین اور اخیر وضو اونکا مسح پا پر ہوتا ہی سو چونکہ تمہارے
خود ابو حنیفہ کے تجویز سے ترتیب کچہہ فرض نہین تو غسل پا انکا درحقیقت داخل وضو ہی تو در
حقیقت عامل اور جامع دونو قرأتون کے تمہاری مذاق پر بہی شیعہ ہین نہ کہ تم بیچارے
پانچوین یہہ کہ اگر پاؤنکا حکم موزہ پر جاری کرنے سی تعمیل بیان ہوجاوے تو چاہیی
کہ درحالت تیمم عمامہ پر مسح کرلیا کرین اور ہاتہونکی آستین یا دستانون پر عوض ہاتہون کے
حکم ہاتہونکا جاری کرین کیونکہ یہ ظاہر ہی کہ اگر کوئی شخص مثلاً قسم کہاوی کہ مین ایک
جوتی یا پتہر عمرو بکر کے سر پر مارونگا اور درحالتِ تیمم مثا الیہا کے وہ قسم کہانی والا
اونکی عمامہ پر موجب قسم کے مارے اگرچہ وہ جوتی یا ہاتہہ سر سے نہ مس کرے بلکہ عمامہ
پر تڑاقا کہاوی تو اسمین شک نہین کہ قسم پوری ہوجاویگی اور محاورہ ظاہر
اور اسیطرح آستین سی ڈہنپا ہوا یا دستانہ پہنی ہوئی ہاتہہ یا برقع پڑی ہوئے منہہ.

منہ کو جو شخص چومی تو بی شک چومنا ہاتہہ یا منہ کا اطلاق کیا جاویگا محاورہ مین

تو چاہئی کہ جیسے موزون کے مسح پر تعمیل آیت تمام ہو ویسے ہی مسح عمامہ اور غسل آستین

و دستانہ و برقعہ پر بہی ہو تو چونکہ موہنہ اور ہاتہہ اور سر بنفسہا مراد و مفہوم مین

نہ برقعہ اور آستین یا دستانہ یا عمامہ تو پاؤن کی لئی کون چیز موزہ کی طرف صارف

بجز تحکم اور مصادرہ کے کیا تماشی کی بات ہی کس قدر جہل یا تجاہل و بیحیائی نے ان عقلمند

مدعیان علم و عقل کو گہیر لیا ہی کہ انکو اصلا خیال اور تمیز نہین ہنین خیال کہ کیا کلمہ مونہہ

سی نکالتی ہین جیسی کوئی عامی اور بازاری گانو گنوی کا آدمی بہی زبان پر نہ لاوے

تہوڑا پڑہا لکہا آدمی بہی قرآن مین آیہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ کو خیال

کر سکتا ہی کہ اوسمین انجام کو ارشاد ہی او تقطع ایدیہم وارجلہم تو چاہئی کہ یہہ محاربین

خدا و رسول بجای قطع کرنے ہاتہہ اور پاؤن کے آستین یا دستانہ اور موزون

کے قطع کرنے پر سزا جزا پاویں اور کتنی سمجہین حالانکہ خود انکا چہوٹا بڑا بہی کوئی

اس شناعت پر نہین راضی ہوگا سوا انکی احمد حنبل جیسی عقلمند کی کہ وہ مسح عمامہ کو بہی

مثل موزہ کے فرض جانی تو زیبا ہی جو کہ معاذ اللہ خدائی پاک کی لئی جسم اور اوسکی

سوار کی لئی العیاذ باللہ گدہا تجویز کری تفصیل اس اجمال کے ابن القراء الحنبلی کی کتاب الاعتقاد

کو جو چاہی دیکہہ لی بخوبی واضح ہوگا کہ کیا کیا زخرفات کفریات حنبلیونکی اعتقادات

کی منکشف ہوتی ہین یہان تک کہ حق تعالی کے لئے معاذ اللہ تمام اعضا مثل بنی آدم
کے تجویز کئے ہین اور استدلال مین یہہ دلیل پیش کی ہے کہ خدا تعالی نے قرآن مین خود مذمت
فرمائی ہے بتون کی کہ وہ پاؤن نہین رکھتے کہ کچھہ بناوین آنکھہ نہین رکھتے کہ دیکھین اس
صورت مین کیونکر خود یہہ سب اعضا نہ رکھتا ہوگا اور محمد و تمیمی حنبلی بام مسجد پر کہڑے
ہو کر جمعہ کی رات کو جمع کرتے ہین کہ معاذ اللہ خدا تعالی گدہی پر سوار نزول کرتا ہی اور اسکا
گدہا گہانس کہاویگا وقس علی ہذا اور صدہا ایسی خرئیت کی کلمات اونکی دیکہنی سی تعلق
رکہتی ہین سو ایسا مرد شخص البتہ ایسے استدلالونسی ایسی مسح تجویز کرسکتا ہی یہہ عقل و
ہوش کی دشمن درحقیقت ایسے قیاس ابوحنیفہ مین غرق ہین کہ استعمال لغت مین قیاس کو
دخل دینی لگی نہین جانا کہ استعمال لغت مین قیاس سی نہین ثابت ہوتا نہین دیکہتی
کہ انکا خو علامہ تفتازانی مطول مین بہت تفصیل سی لکہتا ہی کہ لغت استدلال سی نہین ثابت
ہوتا علی الخصوص کہ تقبیل رجل کجا مسح کیونکہ تقبیل رجل عرف مین شامل ہی جو بنی کو ہونٹ کے
ساتھہ قرینہ کے بخلاف مسح کی کہ یہان مسح مورد پر کوئی قرینہ نہین چنانچہ اوپر تفصیل
لکہا گیا فتذکر المختصر کہ ارتکاب مجاز کا بغیر قرینہ کے خلاف اصل ہی اور مجاز ہرگز
نہین بلکہ اختراع و ابداع ہی اور بہتان رسولخدا پر کہ قریب ظاہر ہوتا ہی اور
حدیث متفق علیہ ہی کہ ہر بدعت ضلالت ہی اور جب تک وہ بدعت جاری رہی اصل

اصل شیعہ اوسکا مورد لعن خدا اور رسول و ملایک و جن و انس ہی اور جو شخص پیغمبر خدا پر بہتان بناوی مقعد اوسکی آتش دوزخ سی مملو ہو وے

چہٹی یہہ کہ اکبر آبادی ہمنام صاحب تحفہ خود اپنی رسالہ مین کہ اسی باب مسح مین لکہتا ہی معترف ہی اس بات کا کہ حرف با آیت وضو مین واسطی الصاق کے ہی تو درحقیقت خود اوسکی اقرار سی آیت دلیل بطلان مسح موزون کی کہا چاہئی نہ جواز کی لئی اور اوسکی تائید کو بہتیری حدیثین اور روایتین خود انکے کتب حدیث و تفسیر سی قریب ظاہر ہوتی ہین کہ جناب باب مدینہ علم نفس رسول غالب کل غالب علی ابن ابیطالب اور ابن عباس اور صاحب زادی بر خوردار خود انکے خلیفہ و شیخ اول کی اور مالک وغیرہ انکی امام خود درباب موزہ کیا کہتی رہی ہین بلکہ کس کس قدر تاکید سی کہتی رہی ہین کہ مسح موزہ پر ایسا ہی جیسی گدہی کی جلد پر بلکہ بدتر اوس سی ہی ساتوین یہہ کہ خود صاحب مسلم وغیرہ ٹبری ٹبری کہا معتمد انکی اسی ادعای بی سر و پا پر طعن کرتے ہین یعنی وہ بہی کہتی ہین کہ حمل آیت کا اوپر مسح موزون کی غیر مسلم ہی چنانچہ منتقم اور شرح مسلم اور حاشیہ اوسکا گواہ ہین اس التماس کے اور شیخ عبد الحق دہلوی کتاب سفر السعادۃ مین لکہتا ہی کہ بعض لوگ قرأت جر کو جو مسح موزہ پر حمل کرتے ہین اور قرأت نصب کو غسل پر سو خالی خدشہ

سی نہین کیونکہ مسح خفین کی غایت سا بہتہ کعبین کی نہین کی گئی انتہی اور شارح مسلم وغیرہ
بہتیری اہنین کی گروگہنٹال خود انکی فضیحت اس دعوی لایعنی سی کرتے ہین کہ تفصیل
اوسکی موجب تطویل ہی اسلئی اُسیقدر اشارہ پر اکتفا کیا گیا بالجملہ انکی تکذیب خود انکے
بڑی بزرگ جب کرین تو انکا قول کیا اعتبار رکہی آٹہوین یہہ کہ فخر رازی خود امام
مفسرین انکا تفسیر کبیر مین لکہتا ہی کہ ابن عباس رض کہتی تہی کہ مسح جلد پر گدہی کے محبوب تر
ہی اس سی کہ موزہ پر مسح کرون اور صاحب زادی شیخ کلان یعنی حاریہ مولائی
مومنان عائشہ بنت ابوبکر فقیہہ سنیان خود بآواز بلند کہتی تہی کہ اگر دونو قدم میرے
کاٹی جاوین تو بہتر ہو اس سے کہ مین مسح موزہ پر کرون اور ثعلبی مفسرین کا امام انکی ہانکا
خود لکہتا ہی کہ عمر نے اصحاب پیغمبر ص کو جمع کیا اور سوال کیا کہ درباب مسح موزونکی تم کیا
کہتی ہو تو مغیرہ بن شعبہ کہڑا ہو گیا اور کہا کہ مینی دیکہا ہی پیغمبر خدا ص کو مسح کرتے ہوئے
موزہ پر تو اوسوقت جناب مولای مومنین باب مدینہ علم نی فرمایا کہ کتاب خدانی سبقت
کی ہی خفین پر اور فرمایا کہ سورہ مائدہ یعنی جسمین یہہ آیت ہی نہین نازل ہوئے مگر دو
یا تین مہینی پہلی وفات سی پیغمبر خدا ص کی اور ابن عبد البر کتاب استیعاب مین صاف لکہتا ہی
کہ ابن عباس رض اور عائشہ اور ابو ہریرہ انکار کرتی تہی مسح سی موزہ کی شیخ عبد الحق
دہلوی سفر السعادۃ مین اور فخر رازی تفسیر کبیر مسطور مین خود اپنی امام مالک سی روایت

بیان مسح

روایت انکا مسحِ موزہ کی کرتے ہین و قس علی ہذا بہتیرے اہنین کی محقق و معتمد بہی کچہہ
لکہتی ہین تو کمال تعجب کی بات ہی کہ ابن عباسؓ جنکی لئی خود محققین انکی معترف ہین کہ وہ پیشوا
اور امام مفسرین کی ہین اور شاگرد مولائی مومنینؑ عالمِ علم سلونی کی اور عائیشہ جسکو یہہ
مجتہدہ اور فقیہہ جانتی ہین اور ابو ہریرہ اور امام مالک انکا حتی کہ جناب امیر مومنانؑ
جو اعلم امت بعد النبیؐ اور احد الثقلین عند الفریقین ہین وہ تو حمل آیت کا مسح
خفین پر ممتنع جانین اور یہہ مریدانِ ثانی اول من قاس ایسی پیدا ہوئی کہ آیت کو
مسحِ موزہ پر کہینچنی لگی تو ین یہہ کہ اگر حالتِ جری مین آیت مسح خفین پر حمل کیجاوے
اور حالتِ نصبی مین غسلِ پا پر تو دونو باتین فرض ہونگی آیت سی یعنی آیت نص ہو
واسطی فرضیت مسحِ موزہ کی یا غسلِ پا کے لیکن ظاہر ہی کہ ہر ایک حالت فی نفسہا
ایک شق پر وضو کے دلالت کریگی یعنی جو غسلِ پا پر کریگی وہ مسح موزہ پر نہ کریگی
اور جو مسح موزہ پر کریگی وہ غسلِ پا پر نکریگی کیونکہ ہر حالت بذاتہا تام و مکمل ہی
تو لا محالہ ہر ایک قرأت بیانِ فرائض وضو سی معاذ اللہ ناقص رہی کیونکہ صرف
ایک حالت دو شقونکو ہرگز شامل نہین ہو سکتی یعنی غسل پا اور مسح موزہ صرف قرأت
حالتِ جرّی مین مفہوم ہو یا صرف حالت نصبی مین ہو سو یہہ ہرگز نہین پایا جاسکتا
تو حکم کہلی پاؤنکا ہی تو موزہ پہنتی کا نہین اور اسکا ہی تو اُسکا نہین بہلا کوئی

عاقل یا جاہل مازاری بہی اپنی خدا کی کلام معجز نظام کو ایسی مضحکات کی طرف نسبت دیسکتا ہے
جو یہہ دین و ایمان کی دشمن باندہتی ہین خدا تعالی تعلیم تو کرے طور ترکیب
وضو کی اور معاذ اللہ کسی ایک قرأت مین تکمیل تعلیم و تعلم نہو نعوذ باللہ من شرور
ہذا الوسواس دشوین یہہ کہ غور کرنا چاہیے کہ خود انکی انکی اصطلاح مقرر و مسلم ہے کہ
فرض وہ شی ہے جسمین کتاب خدا وارد ہو تو کتاب خدا سی جو بات ہو وہ فرض ہے تو
جب مسح کو یہہ کتاب خدا سی کہنی لگی یعنی دعوی کرنی لگی کہ بموجب قرأت جر کے مسح
موزہ کا تو یہہ مدعی دین و ایمان کے مدعی ہین فرضیت مسح موزہ کی حالانکہ خود
انکی فقہا اور محدثین اور ائمہ اربعہ معروفہ سی بآنگ بلند پکارتے ہین کہ مسح موزہ کا
سنت ہے بلکہ بعضی جائز لکہتی ہین کہتی ہین چاہو کرو چاہو نکرو چنانچہ صاحب ہدایہ
ہدایہ مین بیچ فصل مسح خفین کی اول ہی کلمہ لکہتا ہے کہ مسح اوپر موزونکی جایز ہے ساتھ
سنت اور خبرونکی جو اِسمین مستفیض ہین اور حمید الدین ضریری محشی اِسکا
تصریح کرتا ہے کہ اسنی جائز کہا مسح موزہ کا نہ واجب اِسو اسطی کہ وضو کرنیوالا
مخیر ہے چاہی مسح کرے موزہ پر اور چاہی موزہ کو اُتار کر پاؤن دہووے کنز الدقائق
مین ہے کہ مسح موزہ کا سنت مشہورہ سی ثابت ہے کہ ساتہہ اوسکی زیادتی کتاب خدا
پر جائز ہے کتاب سفر السعادۃ مین شیخ عبد الحق دہلوی لکہتا ہے کہ امام مالک سی روایت

روایت ہی کہ مسح موزہ کا مسافر کے لئی ہی نہ مقیم کے لئے اور ابن حجر نے کہا ہی کہ
مالک سی روایتین مطلق جواز کی مصرح ہین اور بعضی روایتین یون ہین کہ مالک
کو توقف مسح موزہ مین درحال اقامت اپنی خاص نفس کے لئی تہا مگر فتوا جواز ہی کا
دیتا تہا اور یہی حال ابوایوب صحابی کا تہا عقیل فہیم بہا لنسی ایک اور بات بہی غور
کرے کہ کیا حال تہا انکی اماموں کا اور کیا حال تہا اوس وقت کے حاکموں کا یعنی صریح
ظاہر ہی کہ امام مالک انکا بسبب باہمی استرضا حاکموں کی کہ انکی عہد مین اولا حکومت بنی امیہ
اور آخر مین عباسیہ کے تہی ظاہر مین فتوی برخلاف اونکی نہ دی سکتا تہا بسبب خوف تلف مشیخت
اور جاہ کے اور شمنی شرح نقایہ مین لکہتا ہی کہ مسح موزہ پر جایز ہی سنت مشہورہ
سے بالجملہ جامع الاصول وغیرہ تمام کتب حدیث و فقہ مین انکی تصریح بہی ثابت ہی کہ
مسح موزہ کا باخبار سنت ہی نہ کتاب خداسی بلکہ صاحب ہدایہ اور صاحب مستخلص
شرح کنز الدقایق اس تصریح سے لکہتی ہین کہ اگر احتیاطاً موزہ اتار کر نظر بر فضیلت
غسل پا غسل پا کیا جاوے تو ثواب ہی اور مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ مین ہی کہ مسح موزہ کے
رخصت ہی اور دہونا پاؤنکا عزیمت یعنی اولیٰ ہی فقط المختصر چونکہ کذب بیانی
رنو ربانی عبد العزیز وغیرہ مدعیان اثبات فرضیت مسح موزہ کی کتاب خداسی اب
انکی مقتدا اور احبار سے کالشمس فی اوسط السماء روشن ہوگئی تو منصفان

بیان مسح خفین

باخبر کو لازم ہی کہ بموجب شہادت انکی مقتدا اور احبار کے انکو مستحق اندراج و دخول کا
نیچی جملہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے جانین اور انکی پیرو اور مقتدی اگر کچہہ بہی حیا و انصاف
کو کام فرماوین تو لازم ہی کہ بصدق دل آمین اور بیش باد کہین **تنبیہ** چونکہ دس
وجہین کامل الفحوا مضمون تلک عشرۃ کاملۃ کی محتوی مردود ہونے دعوی باطلہ مدعیان
و پیروان نمادرین منافقین کے بیان ہو چکین تو اب کچھ مختصر احوال اصل ابداع مسح خفین کا واسطے
انکشاف طبع طالبین حق کے بیان ہوتا ہی واضح ہو کہ یہہ مسح موزہ کا درحقیقت اختراع
و ابداع عمر سی ہی اور بعد اسکی اسکی پیروون نے علی الخصوص معاویہ وغیرہ بنی امیہ نے اسکی
اجرا مین علی الرغم اہلبیت نہایت کوشش کے اور دنیا طلب کذابان و بیوان سے حدیثین جہوٹ
بنوا کر جاری کین جو شخص کچہہ بہی عقل اور تمیز اور بصیرت اور نظر انکی کتب تاریخ و حدیث
پر رکہتا ہی اوسپر کالشمس فی وسط النہار روشن ہی کہ جتنی حدیثین درباب جواز مسح موزہ کے
ہین خود ہی انکی مضامین سے اونکا کذب و وضع ہویدا ہی اور واضح ہی کہ صرف اپنی
ہوای نفسانی سی اور واسطی آسایش و آرام کے عمر نے یہہ ایجاد نکالا ہی المختصر کہ اپنی تقاضای
دیکہا گیا معتمدہ مین سی جو مجملا ابہی آٹھوین وجہ مرقومہ الصدر مین ذکر تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ عمر نے
اپنی عہد حکومت مین اصحاب نبی کو جمع کیا جنمین کہ جناب امیر ع بہی تشریف رکہتی تہی اور پوچہا
کہ تم سب صاحب درباب مسح موزہ کی کیا کہتی ہو سو مغیرہ بن شعبہ فورا کہڑا ہو گیا اور کہنی لگا

بیان ابطال احادیث مسح خفین

کہ مینی پیغمبر خدا کو دیکہا ہی غزوہ تبوک مین کہ موزون پر مسح کی چنانچہ اوسیوقت جناب امیر
نے فرمایا کہ سبقت کی ہی کتاب خدا نی موزون پر یعنی خدای تعالی خود فرماتا ہی کہ مسح کرو
سر اور پاؤنکو پہر مسح موزہ یعنی چہ اور بہی آپ نے فرمایا کہ آیت وضو دو یا تین مہینی پہلی پیغمبر خدا
کے وفات سی نازل ہوئی ہی یعنی مغیرہ غلط بکتا ہی کیونکہ غزوہ تبوک سنہ ۹ ہجری مین ہی جسکا
کہ مغیرہ حوالہ دیتا ہی اور سورہ مائدہ جسمین آیت وضو ہی دو یا تین مہینی پہلی وفات سے
آنحضرت کے نازل ہی اور یہ ظاہر ہی کہ وفات آنحضرت کی سنہ ۱۱ ہجری مین ہی غرض
حضرت امیر نے مغیرہ کو صاف جہٹلا اور تمام گروہ صحابہ مین سی ایک نے بہی دم نہ مارا
علاوہ اسکی صحیح مسلم مین ہی کہ ایک شخص نے عایشہ سی سوال کیا موزونکی مسح سے تو
اوسنی حوالہ العلم جناب امیر کے کیا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسنی کہا مجہی معلوم نہین ہی
اور تفسیر کبیر سے اوپر ظاہر ہوا کہ ایک دفعہ خود عایشہ نی کہا کہ اگر قدم میری کاٹی جاوین تو
بہتر ہی اس سے کہ مسح موزہ پر کرون اب عقیل فہیم غور کرے کہ اول تو استفسار عمر سی خود
صاف ظاہر ہی کہ مسح موزہ کا ہرگز پیغمبر خدا کی روبرو سے حتی کہ عہد ابوبکر اور اوسکی ابتدای
عہد مین بہی اسوقت استفسار تک اصلا و مطلقا نہ تہا نہین تو یہہ اجماع گروہ صحابہ اور مشہور
اور مصلحت یعنی چہ دوسرے دروغ بافی مغیرہ کی بپاس خاطر خواہش عمری ہوا ہی
کیونکہ اگر یہہ سچا ہوتا تو جناب امیر کیون جہٹلاتے اور نہین تو کوئی نہ کوئی جناب امیر کے

حسن نجمی

ارشاد کا جواب اسکے طرف ہوکر دیتا ہی دیتا اور عائشہ جوکہ انکی ہان فقیہہ اور بڑی مجتہدہ
اور انکی صدیقہ اور صدیق کی بیٹی نہایت مقربہ اور وقف مسایل شریعت نبوی انکا عقیدہ مین
کہلاتی ہی مسح موزہ سی کیون اتنا انکار کہتی آپہی ظاہر ہوا کہ اوسی بہی انکار یہان تک تہا
کہ پاؤن کٹنی کو مسح سی موزہ کی بہتر جانتی تہی **نکتہ** ذرا بہی آدمی کو عقل و ہوش
ہو تو انکی فقیہہ کی شرارت انصاف اور غور سی دیکہی واضح ہی کہ یہہ پہلی مانند وہ ہین جو
فوج کشی کرکے نفس رسولؐ سے کشت وخون اور لڑائی کو طیار ہوئین قصہ جمل ایسا
مشہور ہی اور کینہ اور عداوت اسکا جناب امیرؑ کی جناب مین عینی شرح بخاری وغیرہ
اہنین کے ہان سے دیکہی کہ جناب امیرؑ کا نام بسبب بغض و عداوت کی صحیح زبان پر لاتی تہی بلکہ
کنایہ اور اشارہ سی بتلاتی تہی تو صریح ظاہر ہوتا ہی کہ جبتک اسی یہہ بات معلوم تہی
کہ اسکی عادل شاہ چچا باعث اختراع و رواج مسح خفین کے ہین اور جناب امیرؑ اسکی مانع ہین
تب تو اسنی وہ کلمہ کہا جو کہ فخر رازی نی اپنے تفسیر کبیر مین لکہا اور ابن عبد البر نے
استیعاب مین یعنی انکار بحت مسح موزہ سی باستر ضائی قطع قدمین اور جب یہہ
بات اسی معلوم ہوئی تو چچا چچا کرو الی علم جناب امیرؑ دینے لگی جو کہ صحیح مسلم سی ہویدا ہی تاکہ
چچا جیو خفا بہی نہون اور دشمن بہی ہون تو جناب امیرؑ کے ہون کیونکہ یہہ وہ ہیں جنہ
کلمہ الاکبا دیہی جو زمانِ واقعہ قتل عثمان مین کسی حال آتی تہی اور ستہ مین حسبوقت

بیان ابطال مسح خفین

جسوقت خبر قتلِ عثمان سُنی تو خوش ہوئے اور صاف زبان پر جاری ہوا کہ عثمان اپنے سزا کو یونہی خوب ہوا اور زندگی مین اوسکا نعثل نام رکہا تہا اور کوستی تہی اور لعن کرتے تہی اور جب خبر خلافتِ مولائے مومنین کی سُنی تو بی ساختہ چلا اوٹہی کہ قتلِ عثمان آسان ہی خلافتِ علیؑ سے اور پسیوڑنے لگی اور یہہ بات بنائی کہ عثمان مظلوم مارا گیا حتی کہ علیؑ پر دعوی شرکت خون عثمان کا جیسا کچہہ کر کے فساد اور مقاتلہ برپا کیا انکی خود تواریخ سے اظہر من الشمس ہے چنانچہ تاریخ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم اور کتاب ابو مخنف اور تاریخ طبری اور شرح نہج البلاغۃ اور تاریخ مسعودی وغیرہم معتمد اہین کی کتابونمین جو شخص چاہی تصدیق ان باتون کے کرلے تو صاحب ذہن سلیم آگاہ اور ماہرِ ان باتونکا صاف خیال کرسکتا ہی کہ کسقدر یہہ مسح موزہ اختراع اور ابداع عمری اور بہتان ساز مغیرہ وغیرہ ہمراہیانِ عمری ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ عایشہ تک باوجود اینہمہ عداوت مولائے مومنین علی ابن ابیطالب انکی ہرگز اقرارِ مسح موزہ نکرتے ہتے ہان بسبب عداوت کی اتنا ہوگیا تہا کہ انکا علمیت کا اونسے کرینگی نہی لکن خود العلم جناب امیرؑ دیتی تہی غور سی دیکہا جاوے تو صرف حوالہ العلم علیؑ اب بہی زیادہ تر مخبر ہو کمال انکار اور عدم جواز پر بلکہ امتناع مسح موزہ سی کیونکہ نہایت صاف بات ہی کہ جب ایک آدمی جانی کہ منع مسح موزہ کا فلانی شخص اعتقاد رکہتے ہین

اور منع فرماتی ہین آور وہ آدمی مخالف بہی ہو اوس شخص کا کہ نام تک اوسکا
سی نہ لیوے اور نہی وہ اشارہ حوالہ کا اونہین شخص پر دیوے تو گویا صاف در حقیقت
اقرار ہی اوسی اعتقاد وارشاد کا گو کہ بسبب پاسداری دوسرے امور کی صاف نہ بانسبتی کہی
جہ جاے کہ خود ہی اول باوجود تمک کہنے گوارا کہی موذب سے سی فاعتبروا یا اولی الابصار
اور یہہ مغیرہ بن شعبہ جو اصل مفتری ہی اس حدیث کا یہہ اون اشخاص مین سے ہین جو معاذ اللہ
جناب امیر کو عہد معاویہ مین منبر پر برا کہتی تہی کہ تفصیل اسکی استیعاب ابن عبد البر اور
مستقصی اور شروح صحیح مسلم اور نہج البلاغہ وغیرہا انہین کے ہانکی کتابون سے ہویدا ہے
عقیل فہیم غور کرے کہ جو شخص نفس رسول کو بپاس حاکم وقت اور طمع زر وجاہ کے
برا کہی جسکی لئی خود پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ
ومن سب اللہ فقد کفر جیسا کہ تمام سنی بہی اقرار کرتی ہین پہر اوسکو پیغمبر پر بپاس
حاکم اور طمع جاہ کے بہتان باندہنے حدیث مین کیا صرفہ چنانچہ شروع مین انہین ہانکے
جامع الاصول سے ظاہر ہو چکا ہی کہ بہتیری ایسی قسم کے لوگ تہی کہ جہوٹی حدیثین
بناتی تہی مشکواۃ جو انکی ہانکی نہیت معتبر کتاب حدیث مین ہی اوسی دیکہین تو قلعی
اسکی اس افترا کی اہل عقل پر کہلتی ہی اوسمین نو حدیثین باب المسح علی الخفین مین ہین
جنمین سب سے زیادہ افترا مختلف طرحنی سی مغیرہ سی پایا جایگا اور پہر لطف یہہ ہی کہ

بیان ابطال مسح پا بجز خفین

که بمقتضاے قول اہل فارس دروغ گو را حافظه نمی باشد ہر دفعه نئی طرح سے بات بنائی ہو
باندہا ہوا ہوگا چنانچه ایک حدیث بڑے طول طویل سے مغیرہ سے مسلم کے ہانسی کہ جسنے آ
غزوہ تبوک کا ذکر کرکے حال طویل وضو پیغمبرؐ کا بیان کرتے کرتے ظاہر کیا کہ حضرتؐ نے
موزوں کے اوپر اور عمامه کے اوپر مسح کیا اور اسکی تمام مضمونسے عقیل فہیم پر ظاہر ہوتا ہے
کہ حال تکرار اور ملامت مغیرہ بارشاد ہو کے مومنین مسلم نے ترک کیا ہی ورنہ یہہ وہی
حدیث ہی جو انہیں کے ہانکی امام مفسرین سے اوپر لکہی گئی فقط پہر ایک دفعه آپکے
کے حوالہ سے اسی مغیرہ نے ظاہر کیا کہ آنحضرتؐ نے ظاہر خفین پر مسح کیا اور یہہ حدیث
ترمذی اور ابوداؤد سے ہی پہر ایک دفعه جو بیان کیا تو موزه کے اوپر بہی اور نیچے بہی
بیان کیا یہہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجه سے لکہی ہی پہر ایک دفعه جو بیان
کیا تو اوپر موزوں کی اور یہہ حدیث بہی احمد اور ابوداؤد کے ہانسی لکہی ہی پہر ایک دفعه جو
بیان کیا تو مسح جراب اور نعلین کے بیان کی یہہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور
ابن ماجه کے ہانسی لکہی ہی المختصر کہ ظاہر ہی کہ پانچ دفعه اس مغیرہ نے ظاہر کیا اور ہر ایک
قول میں دوسرے سے مخالفت آپ ہی جیسی کوئی اہل عقل کے شمولنسی کہ اس مغیرہ کے قول
پر اگر اعتماد ہی تو سب کے سب عمامه پر بہی کیوں نہیں مسح کرتے اور موزہ کو نیچے سے کیوں
نہیں دہوتے ان باتونکو اوسکی صحیح کیوں نہیں جانتے اور اگر وہ بات عمامه کے

اور تحت موزے نامعتمد ہی تو ایسے کاذب بی اعتماد کا قول درباب مسح بالای موزہ کیا
اعتبار جو کہ کبھی کچھہ کہی کبھی کچھہ کہی اور اسپر بہی لطف اور ہی کہ خود ترمذی صاحب
صحیح انکا اور ابوداؤد اور بخاری اور ابا ذرعہ نے کہا انکی بہی ضعیف و معلول ظاہر کرتے
ہین تیسرے حدیث کو اصل حقیقت یہہ ہی کہ جہوٹے کے پانو نہین ہوتے اور حافظہ
بہی نہین ہوتا جب جناب مولا مومنین نے آڑہی ہاتون لیا تو دم نہ مار سکا ایک گواہ
اپنی صداقت پر پیش کر سکا اور جب مختلف وقتونمین بیان کیا تو کبھی کچھہ کہا کبھی
کچھہ کہا جو کہ صاف دلالت کرتا ہی اسپر کہ عمر نے پہلی مشورہ مصلحت کرکے گروہ
صحابہ مین پوچھنا ٹہرایا اور پہر دسوال یہہ سر خرو چہرہ دستبستہ کہڑا ہو کر
حسب خواہش اور مرضی اوسکی موجود اور قایم ہوگیا انہین کے کتب تاریخ او کتب
اسمار رجال دیکھنی سے ہویدا ہی کہ بہتیرے اس قسم کے آدمی صحابہ و تابعین مین تھے کہ
اونہین جہوٹے حدیث بنا لینی کچھہ بڑی بات نہین تھی بلکہ اونکا پیشہ یہی تہا چنانچہ
اور بہی انہین میسکے ہا [illegible] اشارۃ لکہا گیا سو یہہ شخص اور ابو ہریرہ اور عمر عاص
وغیرہم اکثر بدسرشت اسی قسم کے تہی چنانچہ اقوال ابو جعفر اسکافی اور سفیان ثوری
وغیرہ جنکو کہ پیروان عمری بجان و دل مانتے ہین خود گواہی دیتی ہین کہ جو گروہ
صحابہ و تابعین معاویہ سی انعام و اکرام پاتے تہے اس بات پر مخالفت مین

وقس علی ہذا

مین جناب امیر علیہ السلام کے اخبار قبیحہ بنادین اور نمین سے ہی مغیرہ بن شعبہ

ابوہریرہ دوسی جو مشکواۃ سے ہویدا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ دوس مین خیر نہین سنو

اسنے صد ہا سی نوبت گذار کر ہزار ہا حدیثین بنا ڈالین چنانچہ یہہ وہ شخص ہی کہ

عمر کی خاطر سے حدیث کہڑے ہو کر پیشاب کرنیکی نسبت پیغمبر خدا صلعم کے اسنے وضع کی

جو کہ حاکم اور بیہقی سنے انہین کے ان کہی ہی اور انہین کے صحاح مین ہی کہ خود عائشہ

فقیہہ انکی اسکی تکذیب کرتی ہی اور کہتی ہی کہ مت سچ جانو اس بات کو کہ معاذ اللہ

پیغمبر خدا صلعم نے کہڑے ہو کر پیشاب کیا اور صاحب تحفہ تک قایل ہی کہ قصہ اسکا بہت

طویل ہی یہہ مقام گنجایش اوسکی نہین رکہتا المختصر کہ اسیطرح بہتان بندیسی جناب

امیر علیہ السلام اور بعضی صحابہ کے زبانی بہتان پیغمبر خدا صلعم پر باندہ لیا ہی چنانچہ ایک حدیث

حذیفہ رض کے زبانی باندہ لی ہی کہ آپ نی موزون پر مسح کیا اور کہڑے ہو کر پیشاب کیا ظاہر ہی

جب خود پیغمبر خدا صلعم پر بہتان باندہا تو ویسا انپر بہی باندہ لیا چنانچہ بخاری اور مسلم مین حدیث

حدیث طولانی ہی حال انکہ عبد الحق دہلوی شرح مشکوۃ مین ترمذی اور ابن ماجہ سی اور

نووی شارح صحیح مسلم اور احمد حنبل اور نسائی وغیرہم بڑے بڑے اہل سنت کے گروہ بیان

سے ظاہر کرتے ہین کہ حدیث صحیح نہایت معتمد و متواتر ہی کہ آنحضرت صلعم نے کہڑے ہو کر پیشاب

کرنے سے منع کیا عمر کو اب جو شخص حال عمر ایسی واقف ہی تو خیر اور نہین واقف ہی تو جانتا

فائدہ اس انہیں کے انکی دیکھنے سے واقف ہو سکتا ہی کہ وہ کیا علت رکہتا تہا جو او کے ڈر و
بیٹھنے سے دم چرآتا تہا اور کہتا تہا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا نگاہ دارندہ مقعد ہی
تب بخوبی یقین کر سکتا ہی کہ یہہ افترا محض بپاس خاطر عمر ہی اوسکی آرام و استراحت کی
لئے باندہا ہی بات یہہ ہی کہ جاڑے مین موزہ اوتارنے پاؤن دہونے دشوار ہین دکہہ ہوتا تہا
چنانچہ اب بہی انکی پیرو ونکو دیکھا جاتا ہی کہ مسح ان بنا بنا کر اسی غرض کو پہنتے ہین بلا سفر
اور یہی معاویہ کا بمقابلہ جناب امیر لڑائیمین دم بند ہوتا تہا موزہ اوتارنے مین جان پر
بنتی تہی اسی لئے بہانہ احادیث موضوعہ اجرا مسح موزہ کا چاہا سو جیسی افترا حدیث
کھڑے ہوکے پیشاب کرنیکا ہی ویسی ہی مسح موزہ کا بہی افترا ہی اور لطف اور ہی کہ یہی
ابا ہریرہ جسکا ذکر ابہی گذرا اسکا خود یہہ حال ہی کہ عمر وغیرہ اور معاویہ کے خاطر اور
ڈر سے تو بموجب اونکی خواہش کے حدیث بنا دیتا سو بنا دیتا اور پہر بتقاضی الکذوب
قد یصدق کبہی سچی بات بہی کہدیتا تہا چنانچہ استیعاب ابن عبد البر سے اوپر بہی ظاہر
ہو چکا ہی کہ ابن عباسؓ اور عایشہ کے ساتھ انکار مسح موزہ مین یہہ خر وجیرہ شامل
بہی ہو گیا ہی اب کچھہ بہی اگر آدمی کو انصاف اور عقل ہی تو غور کرے اور سوچے کہ
ایسے کذابونکا کیا اعتبار جو کبہی کچھہ کہین کبہی کچھہ نہین اور یہہ بڑے راوی معتمد
ہین سنیونکی جنکی صحاح ستہ اور مشکوٰۃ انکی بہری پڑی ہین اسی لئے عجم مین اہل مذہب حقہ انکی

مشکواۃ کو دیوان ابوہریرہ کہتی ہین اور خود اہنین کی کتابونمین انکی مذمتین موجود
ہین چنانچہ جمع بین الصحیحین حمیدی مین صحیح بخاری اور مسلم کے حدیث متفق علیہ ہے کہ عبداللہ
بن عمر یعنی بیٹا خود مانے ہوے عادل خلیفہ ثانی کا کہتا تہا کہ ابوہریرہ بہت حدیثونکی بندش
کرتا ہے مراۃ الجنان مین یافعی جو بڑا معتمد انکا ہے لکہتا ہے کہ ابوہریرہ وہ شخص ہے
کہ نماز تو جناب امیرؑ کے پیچہی پڑہتا تہا اور کہانا معاویہ کے خوان پر کہاتا تہا اور لڑائی
کے وقت کونہ مین جا چہپتا تہا اور ابوجعفر اسکافی مقبول القول انکا ہے کہتا ہے کہ ایکروز
مسجد کوفہ مین معاذاللہ صاف اس شخص نے کہا کہ علیؑ نے مدینہ مین احداث وابداع کیا ہے
اور پیغمبر خداؐ کا صریح امر ہے کہ مکہ مدینہ مین احداث وابداع کرنیوالیکو لعنت فرمائی ہے
خدا نے تو بات اسمین کیا تہی یہہ تہی کہ معاویہ مدینہ مین آیا ہوا تہا سو اوسنے
جو یہہ بات سنی بہت انعام دیا اور انجام یہہ کہ مدینہ کا حاکم اسی کو کر دیا یہہ ابوہریرہ
وہ شخص ہے کہ اسنے پاس معاویہ معاذاللہ معاذاللہ و اسطے ہٹنی حدیث من کنت مولیہ
فعلی مولیہ کے حدیث بنا کر ظاہر کی اور اپنی ایمان کو بطمع دنیا خاک مین ملایا چنانچہ
صحیح مسلم مین انکی ہان اسکی ایک حدیث ہے جسکا خلاصہ مضمون یہہ ہے کہ پیغمبر خداؐ
نے فرمایا ہے کہ کوئی تم مین سے نہ کہے میرا غلام اور میری لونڈی اور نہ کہے کوئی غلام بہی اپنے
آقا کو کہ میرا مولی اسلئے کہ تحقیق مولی تمہارا سب کا خدا ہے چنانچہ مشکواۃ مین بہی ہے

حدیث موجود ہی جسپر مولوی اسمعیل بڑا رستے تیغ انکا اپنی تقویۃ الایمان مین لکہتا ہی کہ کوئی غلام لونڈی اپنے مولی کو مولی نکہی یہہ شرک ہی پوچہی کوئی اوس عقل کے دشمن سی کہ بہائی یہہ نہ کہی تو بہائی بہن کہی یا بیٹا بیٹی یا اما باوا اور کتب فقہیہ کو جنہین ہزار ہا جگہ تمہاری خود گرو گہنٹالون نے اس لفظ کا ہزار ہا جگہ استعمال بمعنی آقا و سید و مالک کیا ہی مثل مصاحف محرقہ عثمان کے پہونک دیوی اور جلا دیوے اب خدا کی واسطے کوئی شخص خیال کر سکتا ہی صحت کو اس حدیث کی جب کہ حدیث من کنت مولیہ فعلی مولیہ نے حد تواتر سی خود انکی ہان بہی گذر کر اس درجہ کو شہرت پائے ہی کہ وجود اسکا وجود مکہ و مدینہ زادہما اللہ شرفا جیسا ظاہر و آشکار ہی چنانچہ انہین کے ہان کا شیخ عماد الدین ابی کثیر شامی شافعی اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ مینی دو جلد و نہین بڑے صحیح کتاب صرف در باب طرق حدیث من کنت مولیہ کے دیکہی اور ابو المعالے جوینی سے لکہتا ہی کہ وہ کہتا ہی ہے ایک کتاب دیکہی جو اٹہائیسوین جلد تہی صرف اسی حدیث کے طرق مین اور پہر نا تمام بالجملہ اگر قصہ تمام اس حدیث کا لکہا جاوے تو مقدمہ بہت طول کہینچتا ہی اور وضع بی محل ظاہر ہی اسلیے مختصر اسقدر کافی ہی کہ سنی شیعہ سب کے ہان مثل الشمس فی وسط النہار روشن ہے کہ جب غدیر خم مین ہزارہا آدمی کے سامنی پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی مولی ہے

بیان انتقال اب سیخ خصوصی

اونکی صحابہ میں مشہور مستند

بیان ابطال مسح خفین

ہے تو پہلی سب سے انکی گردن ہاں عمر بن خطاب نے جناب امیرؑ کو مبارک باد دی اور کہا آج
تم مولی ہوے میرے اور تمام مومنین اور مومنات کے سو اسمعیل کے پیرووں سے پوچھا جائے
کہ عقل کے دشمنو قرآن تو دیکھو خود تمہاری عثمان کا ترتیب دیا ہوا ہی کتنی جگہ یہہ
لفظ نسبت عباد کے بھی مستعمل ہے اور خود پیغمبر خداؐ نے فرمایا من کنت مولیہ فعلی مولیہ اور
علاوہ اسکے تمہارے عادل خلیفہ نے کہا بخ بخ لک یا علی ابن ابیطالب اصبحت مولائی ومولی کل
مومن ومومنة تو اب بتلاؤ کیا کہتی ہو اگر ایسی کذابیں دیوں کو اب بھی سچا جانتے ہو تو
اور تو کیا کہوں خدا و رسول سے تو تمہیں کیا کام کیونکہ تمہارا مقبول پیر و مرشد
ثانی اول من قاس پہلی ہی پیغمبر خداؐ کو ہذیان بتلا گیا مگر یہاں تو وہی پیر و مرشد
تمہارا بھی خود قائل ہے اور اقرار کرتا ہے مولی ہونے جناب مولا مومنینؑ کا گو کہ تم
کہہ سکتی ہو کہ دل سے نہیں کہا لیکن زبان کا انکار نہیں کر سکتی کیونکہ تمہارے خود کتابوں
سے بتواتر ہویدا ہے تو اگر کچھ بھی شرم و حیا ہے تو پہلی اپنے اس پیر و مرشد کو
کہو تب دوسری بات منہ سے نکالو پس ظاہر ہے کہ یہہ بہتان بند ابو ہریرہ کے مخصوص
معاویہ بطمع جاہ و زر عمل میں آئے تو پھر وضع حدیث مسح خفین خواہ
اسکی اور ایسے اخوان سے کیا محل تعجب ہے علی الخصوص جب کہ اہلبیتؑ اور ابن عباس
وغیرہ حتی کہ خود انکی عائشہ ملامت مسح موزہ کے کریں الغرض معاویہ کا یہ

بیان سبب تخصیص

روپیہ تہا کہ جو شخص جناب حضرت امیرؑ کے برائی اور برخلافی مین حدیثین بناتا تہا اوسے
روپیہ اور جاگیرین دیتا تہا چنانچہ تفصیل تمام ایسی امر کی اور تشریح اسامی اون
لوگون کی کتب تاریخ اور احادیث مین انہین کے مثل استیعاب اور جامع الاصول
اور شروح نہج البلاغہ وغیرہم مین بہت مشرح ہی جو چاہی دیکہہ لی ظاہر ہوگا کہ
ہزارہا آدمی تہی جو احادیث جہوٹی بنانیکو درپایہ باقی تہی اور کتب رجال دیکہنی سے
انہین کے ہویدا ہوگا کہ وہ راوی ہین انکی صحیح بخاری اور مسلم کے اور بہتیری اونمین
مشہور خوارج ہین جو کہ صاف حرب و قتال سے بجناب امیرؑ پیش آئے اور معاونت
برا کہتی تہی جناب امیرؑ کو یعنی عمرو عاص مغیرہ بن شعبہ مروان بن حکم وغیرہم بہتیرے
حتی کہ عمران بن حطان خبیثی کہ قصیدہ تعریف مین ابن ملجم لعین قاتل مولائے مومنینؑ کے لکہا
اوس تک راوی ہین بخاری کے چنانچہ صاحب فتح الباری لکہتا ہی کہ عمران خارجی تہا
اور عینی شارح بخاری بہی بہت ملامت خود بخاری کی کرتا ہی اور فی الحقیقت دیکہا چاہئی کہ ابن ملجم
جیسی ملعون کے جو تعریف کرے جب اوس تک راوی ہو بخاری کا تو اور خوارج کے
روایتون کا کیا پوچہنا اگرچہ صاحب تحفہ جیسے باحیا انکار کرتے ہین روایت مروان
سے بیچ صحیح بخاری کے سوا دو روایت کے لیکن جو شخص چاہی دیکہہ لے صحیح بخاری
موجود ہی کہ کتنی جگہ صرف مروان کے حدیثین موجود ہین چنانچہ مین نشان دیا

بیان ابطال مطاعن

دیتا ہون مختصر اً کہ ایک تو کتاب الصلواۃ مین باب القرأۃ فی المغرب مین اور ایک
کتاب الحج مین درباب تمتع اور ایک درباب مناقب زبیر بن عوام اور ایک کتاب الجہاد
مین درباب قولہ تعالی لا یستوی القاعدون اور ایک باب مالا یجوز من الشعر
مین ایک باب البصاق والمخاط مین ساتہہ مسور بن مخرمہ کے کہ وہ بہی خارجی
تہا مخالف جناب امیرؑ کا چنانچہ فتح الباری سے ہویدا ہی کہ یہہ خارجی تہا اور ایک بیچ باب
من الشعر قبل الہدی کے اور ایک باب اذا وہب شیئا بوکیل مین ایک باب من رای الہبۃ
مین ایک کتاب الشروط مین بیچ باب مایجوز من الشروط فی الاسلام کے ایک باب الشرط
فی الجہاد مین ایک بیچ باب من قال من الدلیل علی ان الخمس کی ایک بیچ باب غزوہ حدیبیہ
کے ایک پہر اسی باب مین ایک پہر اسی باب مین اوربوقت تحریر سر سنٹ تعداد مختصر اسمئے
لکہدی ہی کہ اس رسالہ مین گنجایش اس قسم کے بیان کے زیادہ نا زیبا ہی جو شخص چاہی تصدیق
اسکی کرسکتا ہی مگر اس جگہہ سی اتنا ظاہر ہو جاوے کہ اس زمانہ مین علی وسل الاشہاد
علما و نکو دروغ بافی مین صرفہ نہین جب عبد العزیز جیسا مشہور معتمد عالم فاضل انکا اس طرح
جہوٹ صریح لکہتا ہی جو چاہی اوسکی کیہہ جو ہشتر مین دیکہہ لے تو انکی اگلی معتمد معتقد
راویونکی کاذب ہو نیمین طبیعت کو تعجب نہین چاہیے اور ایسی کذابون کے قول کا اعتبار
نہین لانہم ہی ظاہر ہی کہ جو خاطر سی مخالفان اہلبیتؑ کے معاندانہ سب و لعین اہل بیت رسول صلعم

کاکرین اور بہتان بناوین نفس رسولؐ مقبول پر یعنی نسبت دین کہ معاذ اللہ علیؑ نے بعث
مدینہ مین کی تو اوہنین حدیث مسح خفین خاطر سی بنانی مین کیا صرف ایک حدیث بریدہ سے
مشکواۃ مین بیچ باب مایوجب الوضو کے ایسی ایسی میری نظر پڑی جو کوی عاقل دیکھی تو وضع اسکی
النبیؐ پڑھ کر صاف ظاہر ہی وہ نیک بخت کہتی ہین کہ مینی پیغمبر خدا کو دیکھا فتح مکہ کے دن کہ
موزہ پر مسح کیا اور عمر بھی موجود تھا سو خاص عمر نے پوچھا اور روکا تو آپنی فرمایا کہ مینے
عمداً مسح موزہ پر کیا اب کوئی شخص ذرا بھی انصاف رکھتا ہو تو دیکھی کہ اگر یہہ مسح ہی تو پھر جمع کرنا
عمر کا صحابہ کو اور مشورہ طلب کرنا اپنی عہد حکومت مین جیسا کہ حدیث مغیرہ سی ظاہر ہوا یعنی چہ
اس حدیث بموجب خود اسکی حضوری اور استغسار واضح ہی اور کتب تاریخ سی واضح ہی کہ فتح مکہ سنہ
ہجری مین ہوا اور یہہ بریدہ وہ شخص ہین کہ جناب امیرؑ سے دشمنی رکھتی تہی کہ سفر یمن سے آنکر جناب امیرؑ
کے شکایت تک پیغمبر خدا سی کی اور اقرار دشمنی الکاروضۃ الاحباب وغیرہ ایسی کتابونسی ہویدا ہی سو
راوی ہین اس حدیث کے ظاہر ہی کہ محض عداوت اور دشمنی سی جناب امیرؑ کے اور پاس خاطر عمر وغیرہ کے
یہہ بات بھی بنادی بالجملہ انکی احادیث مصنوعہ کا حال کہان تک لکھا جاوے اوسکی بیان مین ایک کتاب
علیحدہ بڑی طویل ہوجاوے مگر مین مختصر ایک اور چھوٹی سی حدیث وسطی کمال ظہور نشان اور بیتہ کے
بیان لکھتا ہون کہ ہر عاقل فہیم تہوڑا اسا ماہر تاریخ وسیر کا ادنی تامل سی بھی صاف کذب و
وضع اوسکا بی تحاشا خود کہہ اوٹہی ایک حدیث انکی غادرین وخائنین نے بنوائی کہ معاذ اللہ

معاذ اللہ پیغمبر خدا نے فرمایا الصحابۃ کلہم عدول یعنی اصحاب سب عادل ہین اب سب خورد و کلان
غور کرین کہ یہہ حدیث سچ ہی تو معاویہ جو ستر بلکہ نوہ لڑائی خاص خلیفہ برحق سی جنین یہہ بہی
خلیفہ چہارم تو جانتی ہین علی رؤس الاشہاد لڑا اور انکی عالیشہ ہزارون آدمیونکین اونٹ پر چڑہ
کر نفس رسول سے بقتال پیش آئی اور عمر عاص مروان بن حکم مغیرہ بن شعبہ و عبد اللہ بن ابی سرح وغیرہم
جو اہلبیت مصطفوی کو سر منبر معاذ اللہ لعن کہا کئی شراب پیتی تہی نماز شراب پی پی کر پڑہتی تہے
جو کہ تمام کتب تاریخ سی انکی ہویدا ہی ہی عادل تصور کئی جاوین ہیہات ہیہات با صفیکہ یون پچہلی
باؤن کنو کی باتون کو جمع کرین یعنی قطع نظر شرابخواری وغیرہ کے نفس رسول سے مقاتلہ
کرین منبرونپر لعن کرین پیغمبر کو ہذیان بتلاوین اور پہر حدیث الصحابۃ کلہم عدول بنا کر سرخرو چہرہ
عادل کے عادل حقیقت مین موجب اونکی وراثت کے اونکی پیرو ونکو بہی اصلا شرم و حیا نہین
خود کہتی ہین کہ خلیفہ سی برگشتہ ہونا اور لڑنا خروج ہی اور دشمنی اور مخالفت اہلبیت رسول کفر او
نفاق چنانچہ خود انکی کتابین اس مضمون سی بہری پڑی ہین اور پہر یہہ تمام خارجی و منافق
بموجب حدیث موضوعہ مذکورہ انکی نزدیک عادل کے عادل بلکہ خلیفہ اور جانشین رسول یہہ اونکو
جانین الامان الامان اعوذ باللہ من شر الشیطان انکو یہہ شرم نہین آتی کہ بسبب صرف صحبت
تقدیسہ
رسول تو صفت عدل انکیی لگ گئی کہ چہوٹ نہین سکتے اور جناب مولائی مومنین اور جناب سیدہ
اور دونو صاحبزادہ قطع نظر آیہ مباہلہ و تطہیر وغیرہا او عصمت کے کہ بصفت صحابہ بہی متصف

بابت مطالبہ صحیح خفین تہی درباب فدک انکی عادل خلیفہ اونہین عادل نہ سمجہین یعنی اونکی درخواست اور گواہی نامقبول کرین اور پہر یہہ اونہین عادل جانین فاعتبروا یا اولی الابصار کیا جان ہی سُنّی بیچار ونکا کہ جو دم مار سکینگے اتباع مولائے مومنین ؑ کے آگے جسی نمونہ ان کلمات صداقت آیات کا دیکہنا ہو تو وہ ابن جوزی کے کتاب کو دیکہی جسمین احادیث موضوعہ کا حال اوسنی بتفصیل لکہا ہی اور اوسکو ملقب بہ ابیات کیا ہی اور جو وہ میسر نہ ہو تہہ لگی تو سفر السعادت فیروز آبادی صاحب قاموس ہر جگہ مل سکتی ہی دیکہی کہ کسقدر حدیثین درباب فضایل ثلثہ وغیرہ اور اکثر باتونکی اوسمین صاف لکہی ہین تب واضح ہو کہ حقیقت مشیخت انکی محض احادیث موضوعہ سی ہی اور اجرای اعمال و افعال مخالف اہلبیت صرف بوضع احادیث ہی اوسمین صاف لکہا ہی کہ حدیث الاجماع حجۃ اور القیاس حجۃ اور احادیث فضایل ابوبکر ان اللہ یتجلی یوم القیمۃ تا آخر اور حدیث ما صب اللہ فی صدری تا آخر اور حدیث کان الرسول اذا اشتاق الی الجنۃ قبل شیبہ اور حدیث انا وابوبکر کفرسی رہان اور حدیث ان اللہ تعالی لما اختار الارواح اور امثال اسکی افترا ہین اور موضوع ہین بالجملہ جب اس قسم کے حدیثین بموجب انکی معتمدونکی تحریر کے موضوع ظاہر اور ثابت ہین تو یہہ مسح موزہ وغیرہ کا موضوع ہونا کیا محل تعجب ہی جو تحقیق چاہی وہ کتب مجولہ کو دیکہہ لے اور سچی جہوٹے کو جو قرآن مین لکہا ہی کہی تفسّل الامرین جو خوب نظر تعمق و انصاف سی غور کیا جاتا ہی تو یہی ظاہر ہوتا ہی کہ ازبسکہ جناب مولائے مومنین ؑ کو بباعث حفاظت و صیانت دین مصطفوی ؐ کمال اہتمام تہا اسنا مین مسح خفین سکے

بیان ابطال مسح خفین

کے سو عمرو معاویہ وغیرہما اشد مخالفین نے اس کے اجرا مین کمال اہتمام سے
کوشش کی اور لوگون سی مثل مغیرہ بن شعبہ اور ابو ہریرہ وغیرہم کے حدیثین خود آنحضرت
اور صحابہ کی نام سی بنام نہاد مشاہدہ اور سماعت کے بنوا کر جاری کین تا کہ لوگ دہوکے
مین پڑین کیونکہ جب بہت بہت سی راوی ہونگی تو حدیث تواتر مین شمار کی جاوے گی بلکہ بعد
شہادت جناب امیرؑ کے خود اُن حضرت کے نام سی معاویہ نی بنوا کر جاری کین لیکن یہ ظاہر ہے کہ
جب خود اُنہین کے کتابون مین انکار اُن حضرتؑ کا کالشمس فی وسط النہار ہویدا ہے اور کتب حقہ
مین خود اُن حضرتؑ سے اور ائمہ طاہرین سی ممانعت مسح خفین بتاکید ہے چنانچہ کتاب
من لا یحضرہ الفقیہ مین صاف حضرت فرماتے ہین کہ ہم اہلبیت نہین مسح کرتے موزون پر
جو شخص ہمارے شیعون مین سے ہووے اقتدا ہماری ساتھ کری تو عاقل نہین خیال کر سکتا
کہ معاذ اللہ جناب امیرؑ سے جواز مسح موزہ کے روایت صحیح ہو گے المختصر کہ ظہور تواتر
حدیث مسح خفین کا اِن کی کتابون سی بحسب ظاہر محض بسبب کثیر راویون کے اُ
ہان دکھلائی دیتا ہے ورنہ اصل راوی وہی مغیرہ جیسی مفتری اور بعد اوسکی وہی خوارج اور
دشمنان جناب امیرؑ ہین جو معاویہ سے انعام اور حکومتین پاتے تھے اور مقرب تھے اور چونکہ ائمہ
اربعہ انکی صرف رضا اور خوشنودی بنی امیہ وعباسیہ مخالفین اہلبیت طاہرین کی دیکھتے تھے باظہار کثرت رواۃ وہان اجرا مسح موزہ
پر فتوی دیتے تھے جیسا کہ تمام مفتی بموجب املی قانون حکام زمانہ کی خلاف حدیث و قرآن بہزارہا فتوے بقضائے جاری کرتے ہین چنانچہ ما

بمضمون ہدایت مشحون حدیث الحق یعلو ولا یعلی یہہ بات بہی اہنین کے کتابونسی ہویدا ہے
کہ امام مالک انکا فتوی تو مسح موزہ کا دیتا تہا مگر خود نہین کرتا تہا چنانچہ حال مالک کا
اور ابو ایوب انصاری کا اوپر گذرا کہ ایک صحابی رسول اور دوسرے شیخ و امام مفتی سنیون کے
خواہ بحفظ و صیانت جان اور عزت حرمت کے دشمنان اہلبیتؑ سے خواہ بحفظ مشیخت اور
نام امامت کے واسطے اجرا اس امر ممنوع کے جسی اپنی خاص نفس کے لئے بہی ممنوع جانتے تہے
فتوی دیتی تہی تو بر ظاہر ہے کہ عمل درآمد اور اجرا اسکا زمان عمر سے حکومت بنی امیہ اور
عباسیہ تک علی الرغم اہلبیتؑ نہایت کدو کاوش سے عمل مین آیا اور متاخرین اور سے
سنت مستدعہ بفحوائے آیہ انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی
اثارہم لمھتدون اور بمصداق مضمون آیۂ واذا قیل لہم تعالوا
الی ما انزل اللہ والی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ
اباءنا اولو کان اباءہم لا یعلمون شیئا ولا یھتدون کے کورو
کورانہ چلی جاتی ہین اور مضمون ہدایت مشحون آیہ وانی ہدایۂ لا تغلوا فی دینکم
غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا
وضلوا عن سواء السبیل کو صفحۂ خاطر سے بالکل محو کر دیا یہہ حال ہے
ابداع مسح موزہ کا جو مختصر بیان ہوا اور اگر زیادہ لکہا جاوے تو رسالہ بہت طویل ہوتا ہے اسلئے عنان قلم کو اسی جگہ سے روک لیا فقط

فائدہ دوسرا بیچ بیان غسل ید کے

بیان غسل کے

اکثر اوقات بعضی سنی کیہ باز صاحب تحفہ جیسے طعن کرتے ہین اور دہوکا دیتے ہین اس
طرح کے بہانہ سے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق تو یہان
حرف الی واسطے تنہائی غایت کی ہے سو چاہیے کہ ہاتہونکا دہونا مرفق یعنی کہنی تک
منتہی ہو تو معاذ اللہ شیعہ خلاف اور انکار الفاظ قرآن کرتے ہین جو کہنیونسے شروع
کرتے ہین اور حرف الی کی جگہہ معنی حرف مع اور من کے کام مین لاتے ہین یہہ زیادتی
ہے قرآن پر واضح ہو کہ یہہ دہوکا ان اتباع عمری وغیرہ کا محض بے اصل اور بہتان
اور فریب صرف واسطے تغییر عوام کے مذہب حقہ سے ہے اور فقط اپنی معتقداون کی نصیحت سننے کے
لئے ہے کہ وہ اولٹی طرح ہاتہونکا دہونا جاری کر گئی ہین جو کہ یہہ اولٹی مدت تک عمل کر رہی ہین اور
نفس الامر مین یہہ خود خلاف کتاب و سنت عمل کر رہی ہین کہ اپنے تئین اتباع ثقلین کو نکالی ہین
سو بوجوہات کثیرہ مردود و مطرود ہے اول ہر شخص تہوڑا پڑہا لکہا آدمی بہی جان سکتا ہے
کہ حرف الی صرف تنہائی غایت ہی کی لئے مخصوص و منحصر نہین بلکہ بمعنی مع اور عند اور من
کے بہی عند النحویین مستعمل ہے لیکن یہہ دعوے انکا جب قابل استماع ہوتا کہ الی صرف تنہائے
غایت ہی کی لئے منحصر ہوتا اور کسی اور طرح مستعمل نہوتا کتب نحو اور لغت اور تفسیرین خود
انکی ہاتکی بہری پڑی ہین جو چاہی دیکہہ لی بیسیاق تشریح ناتمام خوان اتکہ پڑہا ہے کہ سکتہ

بمعنی مع ہی

معنوں کی لئے آتا ہی چنانچہ لا تأکلوا اموالہم الی اموالکم مین الی بمعنی مع ہی جیسی مع اموالکم
تعبیر کرتے ہین ۲ اور الیسبقی فلا یردی الی ہین بمعنی من ہی جیسی منّی کر کے تعبیر کرتے ہین یہہ
ایک ایک مثال قاموس مین کہ نہایت معتمد کتاب لغت مین خاص انکی مجد الدین فیروز آبادی
بڑی موثق و معتبر کے ہی خوب تفصیل سی لکہی ہی اور صاف لکہتا ہی کہ الی واسطی ابتدا کے
بہی ہوتا ہی اور خاص بیچ تفسیر اسی آیۃ وضو کی تفسیر جلالین مین انہین کی تفاسیر دینین
سے موجود کہ الی کو بمعنی مع لکہتا ہی کہتا ہی کہ الی المرافق ای معہا کما بینتہ السنۃ یعنی
الی المرافق سے مراد ہی مع المرافق کہ اسی ظاہر کیا ہی قول و فعل رسول ﷺ نے اور فخر رازی
تفسیر کبیر مین اسی آیۃ کے تیسوین مسئلہ مین لکہتا ہی کہ جمہور کہتی ہین کہ دہونا ہاتہون کا واجب
ہی مع مرفقین کے حتی کہ شرح مائۃ عامل مین لکہا ہی کہ الی واسطی مصاحبت کے بہی ہی یعنی بمعنی
مع اور قریب ظاہر ہوگا کہ ابن حزم نے المحقق محدث انکا صاف مین سکہ معنے ابتدا کے اسی جگہہ ظاہر
کرتا ہی ۲ تو عند اللہ منصف خیر غور کر سکتا ہی کہ جو بات انکی خود کر و گہنسال بجوا سنت لکہہ
جادین سو وہی شیعیان و اتباع اہل بیت طاہرہ کہین اور کرین تو یہہ سی واسطی فریب عوام
کالانعام کے نسبت مخالفت کتب سنت کی دین اس صورت مین انکی جواب مین بجز خطابیہ لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کے کیا کہنا چاہئے الحیٰ من الایمان لہ لا حیاء لہ فی الحقیقت یہہ فریب سازی
انکی پیروی ہی انکو اپنی پیرون کی کیونکہ انکی پیر مقتداؤن کا بہی یہی حال تہا کہ اہلبیت

۱۲ [illegible]

۲ یعنی نزدیک الی بمعنی الی ہی

بیان فعل بد

اہلبیت طاہرۂ مصطفوی علیہم کو نسبت مخالفت کتاب و سنت کی معاذ اللہ دیتی ہتی چنانچہ سابقاً
بہی ظاہر ہوا کہ معاویہ روپیہ و جاگیرین دیدی کر لوگونسے روایتین گھڑواتا تہا کہ وہ
معاذ اللہ نسبت بدعت اور احداث کی جناب امیر ع کو دیوین اور بیان کرین تاکہ عوام اونسے
متنفر ہووین اور اس جگہہ بہی مین ایک مختصر ایسا ہی حال انکی ایسی پیر و مرشد کا انہین کی کتب
معتمدہ سی لکہہ دیتا ہون کہ نقرار و قعی قلعی اوس پیر اور ان پیروونکی کہل جاوے واضح ہو کہ
لطایف الطوایف انکی ہان کی بڑی معتمد و معتبر کتاب مین ہی بلکہ اور اکثر کتب تواریخ مین بہی
انہین کی ہانکی موجود ہی جو شخص کچہہ بہی نظر او نصیب تاریخ سی رکہتا ہی بخوبی جانتا ہی کہ عقیل رض
جو کہ بہائی تہی جناب امیر ع کی وہ معاویہ کی پاس گئے ہوے تہے سو بعد چند روز کے اونہین معاویہ
نے تکلیف دی اس امر کی کہ منبر پر وہ بہی اوسیطرح لعن کرین جو کہ اسکی اور اسکی پیروونکی
عادت تہی تاکہ حقیقت اسکی لوگونپر ظاہر ہووے اور معاذ اللہ بطلان جناب امیر ع کا لوگون کی
ذہن نشین ہو کیونکہ اونکی خاص بہائی جب ایسا کلمہ کہینگے تو لوگ کیونکر نہ یقین کرینگی
علی الخصوص عوام کالانعام جاہل بیچارے ظاہر ہی کہ بالیقین یقین کرین ہی کرین سو عقیل رض
راضی نہوئی انجام کار جب معیت بجد ہوا او تنگ کیا تو وہ منبر پر گئے اور اسطور ترکیب
سی مبتدا و خبر اور مرجع ضمیر کو ادا کیا کہ حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ ایہا الناس معاویہ مجہی
حکم کرتا ہی ساتہہ لعن علی ع کی لعنت اوسپر ہو جو اوسوقت عمرو عاص نے اسکی کانمین چپک کر

کہا کہ تونے سنا اور سمجہا کہ عقیل نے کیا عقل مندی کی یہہ کہ سب پر لعنت ہوئے یعنے اونہون نے
اسطرح تقریر مین ضمیر پھیری کہ وہ معاویہ ہی پر ہوئے تب معاویہ نے جواب دیا کہ بی شک مین سمجہا
لیکن تو اصل مطلب نہین سمجہتا ہمکو کام عوام سی ہی یہہ باریکیون جار مجرور صفت موصوف مبتدا
خبر ضمائر وغیرہ کو نہین سمجہتی اپنا مطلب حاصل ہوگیا وہ یہی سمجہی کہ اسنی وہی یہی کہا فقط
اور ابی علی بن محمد بن سیف المدینی کتاب احداث مین لکہتا ہی کہ معاویہ نے بعد یکسال جماعت کی اپنے
عاملون کو حکم دیا تہا کہ معاذ اللہ منبرون پر ایسا ہی جہکا رہین اور جو کوئی فضیلت
جناب امیر ع کی روایت کری تو خون اوسکا حلال ہی فوراً مارڈالو اور ابوجعفر اسکافی وغیرہ
اوسکی اتباع کی نظر سی واضح ہی کہ خود بیہا بن آکلۃ الاکباد منبر پر خطبہ مین ہر جمعہ کو معاذ اللہ
دو نقل کفر کفر نباشد کہتا تہا کہ یا خدا تو جانتا ہی کہ ابو تراب نی دین مین الحاد کیا ہی سو
ظاہر ہی کہ خدائے عالم اور تمام عالمان عالم جانتی ہین کہ مولاے مومنین ع جڑ اور بنیاد
تہی دین کی اور قاتل تہی مشرکان ومنافقین اور ملحدین کی بلکہ خود انکی ہان بیہقی سی روایت
ہی کہ آنحضرت ص ایکروز خطبہ پڑہتی تہی اور معاویہ اوسکا باپ ابوسفیان ہاتہ پکڑی کہڑی ہو کے
چلی اوسوقت آپ نے ان دونو پر لعنت کی اور جمع بین الصحیحین مین ابن عمر سی ہی کہ اونسی
خود سنا آنحضرت ص سی کہ فرمایا کہ آتا ہی ایک شخص جو میری طریقہ پر نہین مریگا اور معاویہ
نمودار ہوا اور صحاح ستہ مین انکی خود ہی کہ بہی مولاے مومنین ع نے فرمایا کہ علی ساتہ حق کے ہین

بیان فضل ید

ہین اور حق ساتھہ علی کے اور علی ساتھہ قرآن کی اور قرآن ساتھہ علی کے اور صباح
سے واضح ہی کہ معاویہ بیت گلی مین ڈالے ہوئی مرا مگر یہہ بیان اسکا محض واسطی تنفیر عوام
کالانعام کے تہا کہ جب یہہ اسطرح خدا کو گواہ پکڑ کے ایسی نسبت دیوے تو وہ علام حقیت مولا انسرو
جان کا یقین کرین الامان الامان یہہ حال تہا انکی پیرونکا سو یہہ پیر ویسی پیرون کے بہی ہا
اگر عوام کالانعام کے بہکانی کے اور نفرت دلانی کو مذہب حقہ اتباع مولا سے مومنین سی
ایسی باتین یعنی نسبت مخالفت کتاب و سنت کی تو محل عجب نہین بلکہ عین ادا سنت ہی
اپنی پیر و مرشد کی کیونکہ جب پیر فریب و مکر کو کام کرے تو مریدونکو اوسی لکیر پر چلنا عین
اظہار ارادت ہی مبارک باشد بقول اشعار فارس   ما مریدان رو بسوی کعبہ چون آریم چون
رو بسوی خانہ خمار دارد پیر ما   دوسرے غور انکی ہانکی محدث و محقق انکی اس حرکت ناشایستہ عمل
معکوس پر وہ لعنت ملامت   کرتے ہین کہ اہل مذہب حقہ کو کچھہ حاجت استدلال ارشاد و اعمال
اہلبیت طاہرہ کی بہی نہین رہی جن کے بموجب ارشاد و اعمال کے جو کہ عند الفریقین احد الثقلین مین
فروعات قابل اور عامل ہین سنی بیچارونکو کہا چاہیی کہ بہائی جب اہلبیت کے تو ارشاد و اعمال
سے تمہین کیا کام ہی اوسی تم کب سنتی ہو جبکہ تمہاری بخاری جیسے محدثون کو جو کہ بڑی
مرشد اور معتمد تمہاری ہین یہانتک انکا تہا احادیث مروجہ خاص ائمہ اہلبیت طاہرہ سے کہ
جبتک کسی راوی ناصبی اور خوارج کو نہ شامل کرتے تہی تو انکی روایت تہا کو نہ اعتبار کرتی

[illegible]

چنانچہ عینی شارح بخاری صاف لکھتا ہی کہ بخاری تہا امام محمد باقرؑ سی نہین روایت کرتا تہا جب تک
کہ کسی اور کو شامل نہ کر لیتا تہا لیکن ہم تمہین تمہارے محدث اور محقق معتمد و موثق ابن حزم کی کتاب محلی سے ہم تمہین
تبلا دیتی ہین اسمین جون چرا کروگی تو اس دین سے بہی جاوگے جیسی خیانت اب کر رہی ہو دیکہیو وہ خود اسے
کتاب مین صاف لکہتا ہی کہ جو لوگ علم عربی سی نصیب و بہرہ رکہتی ہین کمال تعجب ہی انسی کہ استدلال
وجوب غسل کا ابتدائی روس اصابع تا بہ مرفق آیہ وضو مین بسبب الی کے کرتے ہین کیونکہ الی بمعنی
مع اور سوا اسکی مناسب بمقام و محل کے اکثر آتا ہی پہر تخصیص الی کی بمعنی غایت اس جگہہ بغیر کسی
مخصص اور قرینہ کی محض تحکم ہی یعنی دعوا بی دلیل محض لغو ہی یہان تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب مذکور کا
سبحان اللہ العادل قد جاء الحق و زہق الباطل یہہ ایک نمونہ ہی حقیت مذہب حقہ کا کہ پروردگار
عالم انہین کے گروہ گہنشاون کی دست و زبانسی انکی موتہہ پر تہپیڑ لگا دیتا ہی کہ اتباع غالب کل
غالب کچہہ اور کہہ استدلال اور بکوشتنو کی تکلیف نہووی تیسری نہایت صاف بات ہی ہر شخص جان سکتا ہی
کہ وضع طبعی اور عادت و جبلت انسان کی یہہ ہی کہ عضو کو اعلی سی طرف اسفل کے دہوتا ہی یعنی اوپر سے
عضو کی پانی ڈالتا ہی اور نیچی کو بہاتا ہی چنانچہ یہہ بات عادات اور جاری ہی ہر شخص جانتا ہی کہ مثلاً
کوئی شخص حکم کرے کسیکو کہ تو پاؤن کو دہو زانو تک یا ران تک تو دہونی والا زانو اور ران سے
شروع کرے گا نہ معکوس ہو کے دہووے گا اور جو حکم کری کہ جسم کو دہو گردن تک تو بی شک
گردنسی شروع کری گا نہ معکوس اور اگر حکم کری کہ ہاتہونکو دہو شانہ تک تو شانہ سی شروع کریگا

بیان غسل پیر

کریگا نہ معکوس تو ایسی ہی اگر حکم ہووے کہ ہاتہونکو دہو کہنیونتک تو بہی شروع کہنیونسی کرے گا

نہ معکوس کیونکہ عادت تمام عرب و عجم کے اسیطرح جاری ہی اور عادی ہی اور جب کہ قرآن بالاجماع موافق

محاورہ عرب کے اور عادت کے نازل ہی تو صاف ظاہر ہی کہ جو طریقہ مختار و مستعمل اہل مذہب حنفیہ کا ہی موافق

ارشاد و ہدایت ائمہ اہلبیتؑ کے کہ احد الثقلین اور عارف اور عالم تر ارشاد و افعال رسول الثقلین صلعم کے ہین

کتاب خدا اسی پر نازل ہی چنانچہ ابن حزم وغیرہ انکی محققونسی بہی تائیدین اسکی ظاہر ہوئین جو کہ اوپر

مذکور ہوئین اور آیندہ بہی بیان ہونے ہین مگر ہان خاص پیروی جناب فاروق تو اب ہوئے لا افلح البتہ مقتضی

انعکاس ہو تو عین زیبا اور برجستہ ہی مثل کسی کو اگر حکم ہو کہ پاؤن دہو زانو یا ران یا کولی تک

تو وہ معکوس ہی ہو سکے دہووین یا دہلواوین اور جب وہان یہہ استعمال مرضی و مجزی ہی تو خدا مبارک

کر یہی یہان ہاتہہ مین بہی انگلیون ہی سی ابتدا آگے اور انتہا مرافق تک صحیح ہوتہی خود انکی ہانسے ثابت ہی کہ

اجماع جمہور کا اسی پر ہی کہ آنحضرت صلعم مرفق کو دہونی مین داخل فرماتی تہی چنانچہ تفسیر جلالین سے بہی

وجہہ اول مین بیان ہوا اور بہی فخر الدین رازی سی ہویدا ہوا کہ جمہور سب کی معتقد ہین کہ مع

مرافق کے دہونا واجب ہی سو اگر الی کو بمعنی انتہای غایت کے لیوین تو مرفق حکم دہونے

سے خارج ہو جاوے کیونکہ غایت معنیا مین داخل نہین ہوتی بموجب انکی اپنی اقرار کے چنانچہ

انہین کا امام زفر قرار واقعی صاف اقرار اسبات کا کرتا ہی اور مرفق کو دہونی سے خارج

کہتا ہی اور دلیل مین لکہتا ہی کہ یہان الی غایت و نہایت غسل کے لئی ہی اور غایت نہین

داخل ہوتے معنیاً مین چنانچہ جلال الدین سیوطی اور شراح کنز اور صاحب ہدایہ وغیرہ بہت تفصیل سے
اس مضمون کو لکہتے ہین اور فخر رازی نے تیسوین مسئلہ مذکورہ مین [illegible] کی تفسیر کبیر مین جمہور کیطرف سے
مدلایل وبراہین استدلال زفر کو پانی سے پتلا کیا ہے اور غسل مع المرافق کو ثابت کیا ہے
پانچوین یہہ کہ اگر الی کو بالفرض والتقدیر بحکم بیان واسطے انتہای غایت ہی کے یہان قرار دین تو
بہی سنیون بیچارون کو ایک بڑی مشکل پڑی کی بقول شخصی گئے نماز کو روزہ گلی پڑا کیونکہ
وضع طبعی اور عادت انسانی ظاہر ہے کہ اعلای عضو سے غسل شروع کرتے ہین اور یہ ظاہر ہے
کہ ہاتہہ شانہ سے انگلیون تک کو متناول ہے یعنی سب کو ہی جانتا ہے کہ اطلاق ہاتہہ کا شانہ تک
ہے تو اگر الی کو انتہای غایت کی لئے یہان قرار دینی ہے تو مرفق کو محل ختم غسل کر دین تو چاہیے
کہ شانہ سے مرفق تک دہووین اور سوقت الی واسطی انتہای غایت کی بموجب عادت انسانی کی حسبان
اور مناسب ہے نہین تو ایسا دعوا سراپا حیوانیت پر دلالت کرتا ہے اور شرع محمدی کو محض کہیل کرنا ہے
چنانچہ خود ابن حزم مرقوم الصدر اپنی کتاب مسطورہ مین بعد تصریح مصرحہ صدر کے لکہتا ہے جسکا ترجمہ
یہہ ہے کہ جو لوگ الی کو بمعنی انتہای غایت کی آیت مین حتما کہتے ہین تو اونکو الیق اور اوفق
یہہ ہے کہ شانہ سے کہنی تک دہووین اور واسطی کہ ہاتہہ شانہ سے اروس اصابع تک عضو کو شامل ہے
اور دہونا اعلای عضو سے طرف اسفل کے وضع طبعی ہے واسطی انسان کے پس جسوقت کہ حکم کیا پروردگار نے
ایک عضو کے دہونے کو تو اوسکی عکس مین کچہہ حکمت اور مصلحت نہین ہے کہ اوسی وجہ سے کرے تو

بیان جواب [illegible]

بیان عمل ید

تو پہر ایسی واہی بات دین مین کرنی محض ملاعبت یعنی کہیل کرنا ہی پس ہمارے نزدیک حق واضح
یہی ہی کہ آیت دلالت کرتی ہی اوپر دہونے اس مقدار کے یعنی مرفق سی سر اصابع تک یہان تمام ہوا

تتمہ

ترجمہ ابن حزم کا جو کہ جانئی اب منصف خبر روح صاحب تحفہ کو ان کلمات سی یاد کرے جو کہ
حق تعالی نے کاذبین کے حق مین ارشاد فرمائے ہین اور کہنا چاہیے اوسکی پیروونکے کہ یہائے
جواب اپنی ابن حزم کے حق مین وہ ہی کلمہ کہو اتہام زیادتی کا قرآن پر جو کہ بجائے
الی المرافق من المرافق تغیر کرنا ہی علاوہ اسکی ایک جواب جو بغرض تقدیر اخذ معنی انتہائی غایت
الی کے ایک تقریر سے شیخ بہائی علیہ الرحمہ اور ابن جانیون نے شرح اربعین مین اور سوا انکے
اکثر علمائے توابع مولا مومنین غالب کل غالب باب مدینۃ العلم نے جو لکہا ہی اگرچہ عوام کی سمجہہ مین فی الجملہ
مشکل سے آئیگا کیونکہ وہ تعلق علمیت سے رکہتا ہی سنی جیسا کہ نواصب جاہل کلا لا وابا کے علما اوسکی سمجہہ مین
فہم وعقل کے دست و پا گم کرتے ہین تو عوام اون پر ہی غریب کیا سمجہین لیکن تیمنا اوسکو حتی الوسع
بہت سہل اور آسان طرح سے لکہتا ہون تاکہ کسیطرح کم علم بہی سمجہہ سکین وہ یہہ ہی کہ بالغرض
والتقدیر اگر حرف الی انتہائی غایت ہی کی لئی کہا جاوے تو بہی انکا مطلب حاصل نہین ہوتا
یعنی شروع کرنا انگلیون سی اور ختم مرفق تک ہرگز حاصل نہین جو کہ یہہ تو الٹی عقل کے عمل
مین نفی لاہین کیونکہ یہ ظاہر ہی کہ اغسلوا فعل با فاعل ہی کہ ضمیر ہی جسمین خطاب کی طرف مومنین کے
اور وجوہکم مضاف مضاف الیہ مفعول اغسلوا کا اور اسیطرح ایدیکم بہی بسبب حرف عطف کے

مفعول غسلوا کا اور الی المرافق جار مجرور متعلق غسلوا کا کہ اطفال شرح ماتیہ تامل غور ان نکتہ ہی
اسی جا ہمین تو الی واسطی حد کرنے غسل کے ہوا نہ بدیکے جو کہ مغسول ہی یعنی بس ابعض محکومہ
بغسل تمام ہوئے اسی آگے پہر مسح کی اعضا در مسحو اسی شروع ہوئے اسکی بعد جو اعضا مذکور ہین
وہ مسح کی ہین تو مرفق انتہائی غسل ہی نہ انتہائی مغسول یعنی ہات اور اگرچہ جہلا کم علم اس بات کی
کو کم سمجہہ سکتی ہین اور کچہہ تعجب نہین کہ طبیعت اونکی اور ذہن اسکی فہم مین متوحش ہون لیکن
مین ایک اور مثال لکہدیتا ہون جس سے باسانی سمجہہ سکین اور یہہ بات تابعین قابل جیسا
کتاب اللہ کے علما و جہلا سب کے نزدیک ہے بنا متواسر ہوجاوین اور سہل طرح سے ہر شخص پر واضح ہو
کہ یہہ اولٹی ہات ہتہ بچانی انکے محض ملاعبت اور واہیات دین مصطفویین کی ہوئے اِنکی معتقد اون
دشمن دین مصطفویکی انکا اختراع وبدعت ہی نہایت ظاہر بات ہی کہ مثلاً اگر کوئی حاکم
حکم کرے کسی محکوم کو کہ گہر کو تا دیوار صدر دالان فرش کرکے یہ جاروب صاف و مصفا
کر تو باوصفیکہ حرف انتہائی غایت بہی موجود ہی جسپر بہی کوئی شخص نہین خیال کر سکتا کہ وہ
تعمیل حکم جبہی ہی کہ جس جگہ انتہائی غایت بحرف ہم جیب آگی یعنی تا بحکم حاکم مین مذکور ہی
ختم جاروب اوسی جگہ واقع ہو اور شروع صحن کے دروازہ سی بلکہ محکوم جہان سے شروع
کریگا اور جہان ختم کریگا مختار و مجاز ہی ہان جاروب کشی اور صفائی سب جای محکومہ
بہر صورت واجب ہے بلکہ صاحب ذہن سلیم اور مستقیم کیفیت اسکی اوٹہا سکتا ہی کہ اگر دیوار

دیوار صدر دالان سے شروع اور تا بہ دروازہ صحن خانہ ختم کریگا تو تزکیہ او صفائی کس خوبی
سے بہی کہ متصور ہے اور عادی اور زیبا لیکن معلوم ہوتا ہی کہ بیہ الٹی ملک ہمیشہ ہی عقل کے
دشمن فہم و ادراک جاروب صفائی صحن خانہ سے شروع کرتے ہوئے مع تمام خس و خاشاک گل و لای
وغیرہ کی تا بہ دیوار صدر جا وینگی اللہم احفظنا من وساوس الشیطان الرجیم و اعطنا عقلا کاملا
والذین ہم اہل التسلیم ونعم ما قال الرومی این فسون دیو در دلہاے کج ٭ میرود چون کفش کج در پاے
کج ٭ بالجملہ یہہ اسے تمسک بشنو بفرض و تسلیم قول مخالفین کے ہی کہ اتباع باب مدینۃ العلم عالی
کل غالب ہر ہر دو ننگ سی نہیں زیر اور انکی دست و پا گم کرتے ہین ورنہ حقیقت
اسکی ہاتہہ دہونیکی مختصر تقریر سے ایہہ بس ہی کہ محاورہ عرب و عجم سب مین شایع ہی کہ لفظ ہاتہہ
کا شامل ہی شانہ تک کو اور وضع طبعی انسانی ہویدا ہی کہ عضو کو طرف علی سے طرف سفل
کے دہوویں اور عادت انسانی جاری ہی کہ صرف ہونا ہاتہہ کا بی کسی قید کے یہہ لین تو پہونچی
تک دہونا معمول و مفہوم ہوتا ہی اور جو کہنی یا شانہ وغیرہ کی قید لگا دین تو وہانتک
چنانچہ ہاتہہ باندہ کی نماز پڑہتے ہین خود انکی ہاتہہ کی احادیث موضوعہ اور کتب فقہیہ
سے ہویدا ہی کہ جو صرف حدیث دیکہ کر کہنی مطلق سینہ پہ ہاتہہ رکہ اور الٹی ہاتہہ کے
بی قید ساعدونکی کہتے ہین تو بند دست یعنی پہونچی تک مقصود کہتی ہین اور عمل
کرتے ہین اور قید ساعدونکی بہ لگاتی ہین وہ اوسطرح عمل کرتے ہین چنانچہ شرح سعادہ

بیان غسل ع:

مین تفصیل ان حدیثون کے بہت تصریح سے ہی کہ ایک جگہ مجتمع ہین جو چاہی دیکہہ لے سو یہی حال
غور کر لیا جاوے اس جگہہ بہی تہی یہ بات کہ یہان ید مقید بالی ہی سوالی از روے لغت اور
کتب نحویہ کے بمعنی مع اور مین بہی ہی اور کتاب خدا اور اعمال و افعال رسول و اہلبیت طاہرہ سی
استعمال اور عمل در آمد سبکا انکی ہان بہی ہو ید اچنانچہ اور یہی تتبع توضیح ظاہر ہو گیا اور یہ
اہلبیت کے ہان ظاہر ہی ترکیب وضو مین غسل ید مرفق سے مثل عمل مجریہ انکی توضیح و تصریح موجود
بلکہ خود سنیونکی محققین و مفسرین مصرح صدر وغیرہ سی بہی شروع غسل مرفق سے اور بیان عمل
سنت غسل مع المرافق کالشمس فی وسط النہار ظاہر تو یہ ظاہر ہی کہ اب خلاف کتاب و سنت
کے جو سنی مرتکب ہین نہ اہل مذہب حقہ تابع اہلبیت رسول مقبول اور حشک زنی اور نسبت بد
و تحریف بہ مذہب حقہ یہ محض سنیون کی جہالت اور بیحیائی اور آداب سنت ہی اپنی معتقدون
محرفان دین مبین مصطفوی کے جسکی توضیح وجہ اول مین ظاہر ہوئی بات یہہ ہی کہ یہہ
صرف سنت اپنی قابل حسبنا کتاب اللہ نما درین و خائنین کے نیچی مضمون خطاب آیہ لا تفسدوا فی
الارض کے داخل ہوتے ہین اور روح مسیلمہ کذاب کو اپنی اعمال و افعال سے شاد
و خوش کرتے ہین اور مضمون اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کو یکقلم صفحہ خاطر سے
محو کر کے تہدید مضمون آیہ کریمہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کو طاق نسیان پر دہر کر کذب
و فریب کو عین مصلحت جانتے ہین اور گمراہی مین پڑتے ہین خدا ہدایت کرتا ہی گمراہ کو

بیان ارسال ید

فایدہ تیسرا بیچ بیان ارسال کے

حقیقتِ ارسال و وضعِ الیمین علی الشمال کو جاننا چاہیے کہ اصطلاحِ فقہا مین ارسال ہی
ہاتھ کہولی ہوئے لٹکائے ہوئے نماز پڑہنی اور وضع الیمین علی الشمال داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر
رکہکے نماز پڑہنی اولاً واضح ہو کہ اکثر امور ہین کہ استدلال انکا خواہ بالتصریح خواہ باستنباط
خاص کتاب خدا سے ہی اور اکثر امور ہین کہ تصریح و استنباط انکا وہان سے نہین بلکہ قول و فعل
رسول مقبولؐ اور ارشاد اہلبیت طاہرہ سے ثابت ہی جسکا کہ شروع مین اشارہ کیا گیا چنانچہ اعداد رکعات
نماز پنجگانہ اور سجدتین اور اذکار تشہد وغیرہا اکثر مراتب ہین کہ اسی قبیل سے ہین اور اسی جگہ
سے کالشمس فی وسط النہار ہویدا ہی کہ خطاب بن خطاب کا یہ حسبنا کتاب اللہ سراسر یا ہذیان
ہی چنانچہ مکرر ظاہر ہوا کہ جب کوئی مسئلہ مشکل پیش آتا تہا تو جناب مدینۃ العلم اوسے حل فرماتے
تہے اوسوقت بی تحاشا بے عقل مند بخطاب لولا علی لہلک عمر چلا اوٹہتا تہا کیونکہ ارشاد رسول
و اہل بیت رسول بموجب حکم خدا و رسول ہمین ارشاد خدا ہی سو شیعیان اہلبیت طاہرہ بموجب
حدیث مقبولِ فریقین انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی کتاب اللہ و عترتی
لن یفترقا حتی یردا علی الحوض تابع او متمسک اہل بیت طاہرہ کے بموجب انکی روایات
و احادیث کی عمل کرتے ہین اور سنی کہ پیرو معاویہ اور ثلثہ وغیرہ مخالفین اہلبیت کے ہین
اونکی مطابق کام کرتے ہین اگرچہ بعض بعض اہل مذہب حقہ آیہ اذا قیل لہم کفوا ایدیہم سے بہی

استدلال کرتے ہین لیکن اجماع اسی پر ہے کہ برہان و دلایل ارسال ارشاد اہلبیت طاہرہ ع

موافق قول و فعل رسول مقبول ص کے ہے اور ارشاد اہل بیت طاہرہ جو کہ بمقتضای حدیث

مذکور احد ثقلین ہم جنب کتاب خدا ہین متواتر پایا گیا ہے کتب احادیث و فقہ اہل مذہب

حقہ اس سے بہری ہوئی ہین بلکہ جہان صفات نماز اور طور ترکیب نماز کے اہل بیت ع نے ارشاد

فرمائے ہین تو ارسال کی تصریح وہان کی ہے اور ممانعت کی ہے ہاتھ باندہنی سے یہانتک کہ فرمایا

ہے کہ ہاتھ باندہ کر نماز پڑہنا کفر ہے اور فرمایا کہ یہہ عمل مجوس کا ہے اور سنیو نہین اس بات پر

سب متفق ہین کہ کتاب خدا سی تصریح و استنباط اس امر کا نہین اور نہ وجوب بلکہ سنت و مستحب

فعل رسول ص بہی ہے مگر انہین اختلاف ہے کہ بعضے امام انکی وضع الیمین علی الشمال کے قایل ہین اور

بعضے ارسال کے اور وضع الیمین علی الشمال کے قائل احادیث موضوعہ مخالف افعال و اقوال

اہل بیت ع کی پیش کرتے ہین کہ قرینہ وضع انکی ظاہر ہوتی ہے المختصر شیعہ تو عامل ہین بموجب

احادیث و ارشاد اہل بیت طاہرہ کے جو کہ احد ثقلین ہین کہ انکا انکی تعمیل و ارشاد کا

بموجب حدیث مصرحہ بالا ارشاد خدا و رسول اور ضلالت ہے ارسال کو کام فرماتی ہین

اور ہاتھ باندہنی کو منہی عنہ اور ممنوع جانتی ہین تو نفس الامر مین ارسال پر اجماع ہے تمام شیعہ اور

اکثر گروہ سنیو نکا اور بعضی صحابی اور تمام اہلبیت طاہرہ کہ احد ثقلین ہین اور وضع الیمین

صرف سنی منفرد ہو بہی سب نہین بعضے بعضے گروہ مین بعضی نہین اور بعضی صحابی منفرد ہین سنیون

سنیون کے جو مخالف اہلبیتؑ ہین اسپر بہی سُنّی بدل و جان جو توابع قایل حسبنا کتاب اللہ
ثانی اول مین قایم ہین بمقابلۂ اہل حق جون و چرا بیش کرین یا چشمک زنی سی نسبت
مخالفت کی ثقلین سے اتباع ثقلین کو دیوین تو سراسر داد بیحیائی اور بی شرمی کی دینی
اور اپنی اور اپنی پیرون کے فضیحت کروانی ہی کیونکہ انکی خود کتب احادیث و فقہ سی صاف ظاہر
ہی کہ خود انکی معتبر اور امام ارسال کے قایل ہین اور جو ہاتہہ باندہنی کے قایل ہین وہ بہی
کچہہ وجوب کے قایل نہین بلکہ جواز و تخییر اور بعضی سنت و استحباب کے اور اسپر بہی بعضی کسی طرح
بعض کسی طرح غرض مختلف ہیئتونسے اور قیاس و رای کے عملونسے چنانچہ ہدایہ سی جو
معتمد کتب سے انکی ہان کی فقہ مین واضح ہی کہ ابوحنیفہ بحوالہ سنت رکہنا ہاتہہ کا نیچی ناف کے
سنت جانتا ہی اور مالک ہاتہہ کہلی رکہتا ہی اور شافعی بہی ہاتہہ باندہتا ہی مگر سینہ پر رکہتا ہی
اور بہی ابوحنیفہ دلیل مین کہتا ہی کہ ہاتہہ نیچی ناف کی رکہنا قریب تر ہی تعظیم کو اور مستخلص شرح
کنز مین ہین کے نہین ہی کہ وضع الیمین علی الشمال مسنونات نماز سی ہی اور مالک نے کہا ہی کہ سنت
ارسال ہی اور اوزاعی جو بڑا علمای کبار سی انکی ہان ہی وہ قایل تخییر کا ہی یعنے کہتا ہی
چاہو ہاتہہ باندہ کی پڑہو چاہو ہاتہہ کہولی پڑہو چنانچہ میزان الشعرانی مین انکی ہان بہت
تفصیل سے یہہ بات مصرح ہی بلکہ یہہ بہی ظاہر ہی کہ ابن منذر زبیر سی روایت کرتا ہی کہ وہ
ارسال کرتا تہا اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی سی بہی ارسال مروی ہی اور شرح

ملا علی قاری و مظاہر حق وغیرہ شروح و ترجمہ ہائے مشکواۃ سب مین ہی کہ امام مالک کے نزدیک
چہوڑے رکہنا ہاتہونکا ہی بجواز وضع اور ابو حنیفہ کے نزدیک ناف کے نیچی ہاتہہ رکہنا اور شافعی
کے ہان سینہ کے برابر یعنی ناف سی اوپر سوا ابو حنیفہ نے وہ بات اختیار کی جو صورت ادب مین
معتاد ہی یعنی ناف کی نیچی ہاتہہ رکہنا اور عبد الحق دہلوی شرح سفر السعادۃ مین لکہتا ہی
کہ مذہب امام مالک کا ارسال ہی باجواز وضع اور شیخ ابن حجر فتح الباری مین بعد عبارت
طویل کے لکہتا ہی کہ معمول امام مالک کی ہان ارسال ہی اگرچہ جواز وضع بہی مروی ہی اب
عقیل فہیم غور کرے تو مختصراً جواب مین اتباع قائل کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی
الحجال کے شیعیان قایل سلونی حضرت ولی حضرت ذو الجلال استعمال کو اسیقدر کافی اور بس ہی کہ
بہائی جیو تم کس منہہ سی اتباع باب مدینہ علم کو مخالف ثقلین سے منسوب فرماتی ہو جو کہ بہ تمسک
احادیث اہلبیت نبوی جو احد الثقلین ہین کام فرماتی ہین اور پہر جبکہ خود تمہاری امام
معتقد ابہی اسی کام کو اختیار کررہی ہین تو کون حمیت ہی اور شرافت ہی کہ تم وسیلہ اعتراض
کرتے ہو جو خود تمہاری ہان موجود ہی نہایت صاف بات ہی اور بہت مشہور اور تمام کتابون مین
تمہاری ہان بہی موجود کہ تمہاری چار امامون مفروضہ مین سی کسی ایک کی مذہب کے
موافق جو شخص کاربند ہو وہ تمہاری ہان مثاب و ممدوح ہی اور اصلا مطعون و مقدوح
نہین صاف دہو یا دہلا یا سنئے مسلمان ہوتا ہی پہر یہہ کیا حیا اور شرم ہی اور کہلا

بیان ارسالہ

کونسا ہے یہ کہ جو امام مالک تمہارا اور نہیں ائمہ اربعہ مفروضہ میں کا اوسکی پیروی
کریں سو تو ماجور و ممدوح اور شیعیان اہلبیت طاہرہؑ جو محب جان نثار عترت مصطفویؐ ہیں
جنکے لیے خود در منثور وغیرہ تمہاری کتابوں میں بھی حدیث صحیح ہے کہ فرمایا من انتحل محبتنا ببغضنا
فہو فی منزلتنا جو وہی کام کریں تو مطعون و مقدوح ہووین اور نہیں نسبت میں انکی
کے فرماؤ مرحبا جو تعجیل کرتے ہو رسولؐ و اہلبیت رسولؐ کے اور جو تعجیل کرنے ہو ون
محبوبوں کی محبت نیچی جملہ لا تفسدوا فی الارض کے داخل اور کذب و ظلم کے شامل ہوتے ہو
الا قال اللہ تبارک و تعالی لعنۃ اللہ علی الکاذبین ولعنۃ اللہ علی الظالمین الحق نفس الامر
تمہارا طعن کرنا اور ہمارا مطعون ہونا ایسے امر میں اثر وراثت و اتفاق ہے دونوں کے
معتقدوں کا یعنی تمہاری معتقد ہماری مولی اور امام کو بدعت و احداث کی نسبت
موضوع احادیث کا ذمہ کرتے تھے چنانچہ فائدہ اولی میں مذکور ہوا سو تم بھی بایں قصد و
ناستی اپنی معتقد اون کے ایسی نسبت ہمسے فرماؤ تو کچھ نئی بات اور محل تعجب نہیں اللہم زد فزد
ناسزا اپنی ہادی و مقتدا کی جنکی حق میں خاص پیغمبر خداؐ فرماتے ہیں ہوا ترجمہ
تمہارے ہاں بھی متعدد جگہہ لکھتی ہیں کہ قریب نزول آیت انما انت منذر و لکل قوم ہاد فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ یا علی انا المنذر و انت الہاد و ہم یہی کہتی ہیں کہ خدا انکو ہدایت نصیب کرے
اونہیں ہوا سا حال انکی احادیث موضوعہ وضع اصحاب علی اشتمال کا اور بدیانت

بیان ارسال ید:

وقیاس انکے ائمہ و علمای مشیخت طلب کا سیہ لیس بنی امیہ کا بہی لکہدیتا ہون کہ طالبان حق
پر انکی قلعی بہی کہلجاوے اور حقیقت اصلی ظاہر ہو اور کالشمس فی وسط السماء واضح ہو کہ نفس الامر
مین جتنے حدیثین وضع الیمین علی الشمال کی خود انکی ہان ہین وہ سب وضعی ہین انکی کتب
رجال مین جو جا بجا ان مختصر کلمات صداقت آیات کی تطبیق دیکہی کہ اون احادیث مین راوی
خود بموجب انکی محققین کے مجروح و مقدوح مخالف اہلبیت طاہرہ بعضے مشہور کاذب بعضے
خوارج اور حروری ہین زیادہ تفصیل حرز الطوالت نسبت ہر ایک کی اس جگہ زاید معلوم
ہوتی ہے اسلئے مختصر اسی اشارہ پر اکتفا کیا گیا جو شخص تفصیل دیکہنا چاہتے تہذیب الکمال
وغیرہ انہین کی کتب رجال مین اسامی اور ہر ایک کا حال دیکہے تو صاف ظاہر ہو جاوے
کہ اون کذابون نے بپاس خاطر غادرین و خائنین آرام طلب حاکمون کے جہوٹ افترا بنا لیا
ہے حتی کہ انکی خود ائمہ مفروضہ مین سے لا شی ہو مخففی پر ان احادیث کی بے تحاشا چلاتہی
ہین چنانچہ مستخلص شرح کنز مین لکہا ہے کہ مالک نے کہا تہی ارسال ہے سو اسطے کہ وہ شاق
زیادہ ہے اوپر بدن کے اور وضع الیمین علی الشمال واسطے آرام و استراحت کی ہے چنانچہ دلالت
کرتا ہے اسپر وہ جو مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ تحقیق وہ لوگ ہاتہ باندہتے تہے نماز مین
واسطے خوف جمع ہو جانے خون کے اوپر سر و انگلیون کے کیونکہ نماز مین لوگ طول بہت دیتے
تہے یہہ ہے بعینہا ترجمہ مستخلص کا اب عقیل فہیم غور کرے خود قول سے ان کے آچار ون

بیان ارسال

چارون ائمہ مفروضہ کے ایک گروہ جیون گہٹی کہ ظاہر ہی جس سے صاف ہویدا ہی کہ مثل مسح موزہ کے
واسطی آرام و استراحت کی احادیث موضوعہ کی اوٹ مین حسب خواہش نفس کام کرتی تہی نہایت
ظاہر بات ہی کہ اگر احادیث وضع الیمین علی الشمال موضوع نہوتین تو یہہ امام جو انکا
کیون ارسال کو سنت کہتا اور عمل درآمد اس وضع کا اگر سچ عہد مصطفوی صلعم سی ہوتا تو انہین
منذر صحابی رسول مقبول صلعم اور علی ہذا القیاس زبیر کہ اوسی عشرہ مبشرہ مین آئے دیون نے
ایسی ہی احادیث موضوعہ سی نبا رکہا ہی جو دن رات پانچ وقت آنحضرت صلعم کی ساتہہ
نماز پڑہتا تہا اور نخعی اور ابن سیرین اور حسن وغیرہ اصحاب و تابعین خود ممنوع انکی ارسال کرتے
کرتی خدا کری کہ ان سبکو ایسے شیعہ بتلاوین جیسی کہ ایسے دباؤ کے وقت صاحب تحفہ جیسے
تحفہ میون ثعلبی وغیرہ اپنی خاص اسلافون کو شیعہ بتلا گیا ہی جنہین خود اسکا باپ ولی اللہ
کمر سنی لکہتا ہی بالجملہ مقام غور ہی کہ نماز کوئی ایسی گاہ بیگاہ کی بات نہین دن بہر مین
پانچ تو فرض اور سنتین علاوہ ہمیشہ آنحضرت صلعم کی ساتہہ ادا ہوتی تہین تابعین تو پہلا
ساعت پر مگر اصحاب تو آنکہہ سے دیکہی ہوتی اور یہہ اہل بیت علیہم کہ از بس مشہور ہے اہل البیت
ادرے بما فی البیت ہر مین اور باہر سب جگہہ دیکہتی تہی اور یہہ احد الثقلین ہین سوا اونکی
قول و فعل تو بالاطلاق رہی اور اہل حرص و ہوا جو کہین وہ مسموع ہون ان ہدا
عجائب فاعتبروا یا اولی الابصار سنی بیچارونکا کیا منہہ ہی جو آنکہہ سامنی کرین

بیان سیاست ن

اتباع باب مدینہ علم کے مگر جہلا کو دام مین لانی کو جو کچھ چاہین سو مثل اپنی مقتدا
کے بہ بہانہ سنت و کتاب کے نکالین جو شخص انکی کتب سیر و حدیث پر نظر رکہی تو قلعی انکے
اور ماہیت انکی مقتداؤن کی کہلتی ہی انکی عادل خلیفہ کا حال تو شروع مین اسی رسالہ
کے ہنین کے بانسے ظاہر ہوا کہ مرتے دم تک شراب پیتی رہی جسی ابتک جائز رکہتی ہین یہانتک
کہ وضو تک اوس سے ہوجاتی ہی اب انکی ہادی سرگروہ بنی امیہ کا حال سنو جنکی سنت پر
یہہ آج تک قائم ہین جو مجتہد خاطی مستحق ایک ثواب کا انکی عقیدہ مین ہی خود انکی ہانکی مفاتیح
سے ظاہر ہی کہ وقت مرگ شراب کے سوا کوئی چیز پسند نہ رکہتا تہا جس سے صاف ظاہر ہی
کہ اظہار استیار دین نبوی محض انکو واسطی تالیف اہل اسلام کے ہے برکت تشیع دین
محمدی کی کثرت سے نہی ملحوظ تہا ورنہ درحقیقت انہین مقصود اصلی معاذ اللہ مٹانا
تہا دین مصطفوی کا لیکن جو کہ حرف دو قنون پر سالے حصر کے فریبی ہنے اصل مقصود
کو پوشیدہ رکہتی تہے اور کام بہ بہانہ احادیث نبوی کے نکالتی تہی اور کفر کی باتین ازسی
اڑتی اور بہانہ مین جاری کرتی تہی لیکن بعد سقیفہ و سفلہ فراج تہی اونکی عہد مین اصل حقیقت
کہل گئے اونکی افعال و اقوال سے صاف علی رؤس الاشہاد جاری ہوگیا چنانچہ ابن عاقو
کا حال با جناب سید الشہدا تہا مسن آل عبا شہرہ آفاق ہی احتیاج بیان کی نہین اور یزید پامال
اوسکا خاص مکہ و مدینہ مین اور شراب خواری حجاج کی خاص جہت پر کعبہ کے وقس علی ہذا مختصر

ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ درحقیقت جو شخص کسی پیغمبر کا دین رکہتا ہے تو اوسکی نقش و لا دسی ایسی بات
ہنین گوارا کرتا یا جو کوئی کسی معبد کو باعتقاد دلی پرستشگاہ جانتا ہے وسکی تک اسطرح نہین عمل مین
لاتا مگر جبکہ تارک ہوا وس دین کا چنانچہ تفسیر سورہ انا انزلناہ سے خود انکی ہانسی بہی واضح ہے
حتی کہ سرگروہ علمای نواصب دہلی تیرہوین صدی کا عبدالعزیز تک تفسیر مین اس سورہ کی تحت آیۃ
لیلۃ القدر خیر من الف شہر لکہتا ہے کہ الف شہر سے مقصود حکومت بنی امیہ ہے چنانچہ قصہ اسکا ان
تفاسیر پر ہویدا ہے کہ پیغمبر خدا نے عالم رویا مین دیکہا تہا کہ آپ کے منبر پر بندر چڑہتے اور اوترتے ہین
سو جب بیدار ہوئے تو بہت رنج ہوا اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی سو واضح ہو کہ یہہ سبب تہا نہ حکومت بنی امیہ کا
بالکل خلاف دین حق تہا اور جو لوگ کہ فتوی اور حکم احکام نام نہاد شرع بموجب انکی ورادیون توابع
بنی امیہ کے دیتے تہے سب غیر دین حق پر تہے سو خاص انکی علما و مفتیوں سے امام اعظم انکا ابو حنیفہ ہے جو کہ بغض اہل بیت علی
دین ملوکیہم کہ زیادہ تر اونکی حکومت مین گذرانی صرف اونکی رای اور خواہش بموجب فتوی دیتا تہا اور وہ سلطین
اور بہان اونکی احکام پر جاری کرتا تہا چنانچہ یہی سبب ہے کہ شافعی جو کہ یوم وفات ابو حنیفہ کو پیدا ہوا
یعنی وہ حکومت بنی امیہ مین نہ تہا تو ایسی نصب و خروج کو نہین کام کرتا تہا جیسے یہہ جہلا ہانس تہا چنانچہ
رفع یدین طریقہ مجریہ اہلبیت طاہرہ ہے اور خود انکی ان احادیث متواترہ اسمین مین حتی کہ شافعی ساتہہ سو
حدیث اس باب مین نشان دیتا ہے اور مشکوۃ مین بہی جو چاہی دیکہلی متواتر احادیث اس امر مین مین
لیکن چونکہ بنی امیہ علی الرغم اہلبیت طاہرہ رفع یدین ناپسند رکہتی تہی ابو حنیفہ نے محض اسی سبب سے ترک کردیا

اور سب حدیثون کو بالائے طاقِ نسیان کردیا درود سے بھی بنی امیہ بسبب شمول نام نامی آلِ طاہرہ کی از بس

جلتی تھی اِسی سے تشہد نماز مین اوسکی فرضیت کو مٹا دیا مگر احمد حنبل اور خصوصا شافعی نہایت فرض

لکھتا ہے کیونکہ وہ سلطنتِ عباسیہ مین تھا اور عباسیہ بسبب طمع جاہ و حکومت کی تو البتہ مخالف اور ساعی

خمول اور انزوائے ائمہ اہلبیت رسول صلعم کے اکثر رہتی تھی لیکن مٹانا جمیع اصل و احکام دین نبوی صلعم کا

مثل بنی امیہ کے انکی خمیر مین نہین تھا کیونکہ حقیقت مین بنی امیہ دینی اور نبوی دونو طرح کی اصلی اور ذاتی مخالفت

اہلبیت طاہرہ نبوی صلعم سے رکھتی تھی اور عباسیہ اصلی تو دنیاوی مخالفت اور بالعرض دینی تاکہ اہلبیت مین

سے کوئی قابل ریاست خروج کر کے نہو وے چنانچہ کتب تاریخ فریقین سے ظاہر ہے کہ بعضے انمین اشاعت دین حقہ مین

خواہان بھی ہوئے لیکن بسبب کثرت اور اجماع اوسی قسم کے لوگونکی کہ سال ہا سال سے بموجب [illegible] ہوئے

پیچ عمر و معاویہ کے لوگونمین انکی باتین گڑی ہوئین تہین کچھہ پیش رفت نہ چل سکتی تھی اور حکومت انکی منحصر

تھی اونکی تسلیم و اجماع سے اور امام مالک انکا کہ تولد اوسکا بموجب تصریح شیخ عبد الحق شرح سفر السعادۃ مین

۹۵ھ ہجری مین ہے یعنی کچھہ حکومت بنی امیہ مین گذاری اور آخر کار زیادہ تر سلطنتِ عباسیہ مین کیونکہ وفات

اوسکی علی الاختلاف ۱۷۹ھ یا ۱۸۲ھ ہجری مین سو اکثر اوسکی فتوونکا حال یہی ہے کہ کبھی کچھہ کبھی کچھہ بلکہ کچھہ

کہتا تھا اور کچھہ کرتا تھا چنانچہ مسح خفین مین بھی ظاہر ہوا کہ فتوی تو مسح کا موزہ و نیز دیا تھا اور

خود پاشنہ نہ کرتا تھا اور خاص اسی ارسال مین بھی اول اول وضع الیمین علی الشمال بھی اوس سے

سنا گیا اور انجام کو ارسال چنانچہ ابن حجر وغیرہ سے اوپر ظاہر ہوا کہ معمول ارسال پایا گیا اور

اور احمد حنبل کہ تولد اوسکا سنہ ۱۶۴ ہجری خاص زمان عباسیہ ہی اوسکو بہی ابو حنیفہ جیسا
بناؤگی چنانچہ فرضیت درود بیچ تشہد نماز کے اور اس قسم کی باتونکی موافق شافعی کی ہے
اور یہہ تو یہہ بلکہ خاص شاگرد رشید اور اصحاب ابو حنیفہ کے ابو یوسف اور زفر اور محمد جنہین ابو یوسف
خاص عہد عباسیہ مین قاضی مفتی تہا وہ صدہا باتونمین برخلاف اوسکی پاس حکام وقت فتوی
دینی لگی چنانچہ انکی خود کتب فقہیہ سی ہویدا ہی کہ کتنی امورمین برخلاف اپنی گروجیو کی ابو یوسف
اور زفر اور محمد نی کام فرمائی ہین تو اوسمین بڑی تہ یہہ ہی کہ سلطنت بنی امیہ کی نہین
رہی تہی چنانچہ یہی سبب ہی کہ عہد عباسیہ مین عہدہ قضا سی ابو حنیفہ دم چراتا تہا اور اونکی
اوپر خروج کو برانگیختگی کرتا تہا چنانچہ یافعی وغیرہ انکی ہوا خواہ اوسکی موت مین باظہار
مدح کے مسموم ہونا اسکا لکہتی ہین مگر نفس الامر مین مقصود اصلی اسکا یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ حقیقت
مین اول اول تو بہت فدائی بنی امیہ کا تہا اور انجام کو دشمنی اہلبیت طاہرہ کی بہہ لین مگر
بگڑ گئے کہ خوارج مین شامل ہو گیا جنہونے زید شہید کو دوستی ظاہر کرکے جہاد کو برانگیختہ
کیا تہا سو یہہ بزرگوار زید شہید کی برانگیختگی مین بہی شامل ہوا اور انجام کار زید شہید نکو بہی آگی
دہرکی درحقیقت بموجب تصریحات انکی کتب سیر کے باعث شہادت اونکا ہوا چنانچہ واقع مین
ارتداد برارتداد اوسی کہا جاتی کہ پہلی نواصب مین پہر خوارج مین پہر زیدیہ مین شامل ہوا اور
ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن کو بہی خروج کی ترغیب ہی کرتا تہا چنانچہ یہہ قلمی بہی اسکی خود

تحریر یافعی سی کہلتی ہی اگرچہ وہ پوشیدہ کرکے کہتا ہی لیکن حقیقت اصلی ظاہر ہی کیونکہ فتوے
اسکی سراسر مخالف ائمہ اہل بیت کی ہمیشہ رہی تو پہر ظاہر ہی کہ اگر وسی ہوا خواہ اور تابع اہلبیت
نبوی کا ہوتا تو پہر مخالفت احکام شرعی مین اونسی کیا معنی جو کہ احد الثقلین ہم حسب کتاب حضرت
رب الارباب بموجب فرمودہ خاص جناب رسالت مآب کے ہین شافعی وغیرہ بہی صورتین بدلکر
مسئلونمین برخلاف اہلبیت فتوی دیتی تہی لیکن نسبت اسکی اوسکو بہی وہی نسبت معلوم ہوتی
ہی جیسے نسبت عباسیہ کے طرف بنی امیہ کی تہی بالجملہ اگرچہ بسبب تخلف کی سفینۂ اہلبیت مصطفوی ص
سی بفحوای مضمون ترئی وکد ولعنت بہر دو ہلاکت مین بنی امیہ اور مرتدان عباسیہ دونو یکسان
ہین لیکن مختصراً فرق اتنا ہی کہ بنی امیہ اصلی کفر کی باتونکو بہت بہ بہانہ احادیث رواج دینا
مقصود رکہتی تہی اور عباسیہ اکثر اصلی یہہ مقصود رکہتی تہی کہ اہل بیت کسیطرح رونق اور ترقی
کیا پاسکتی کیا ظہور علم کی غرض کچہہ عروج نہ پاوین تا کہ استطاعت حصول تخت خلافت کی نہ حاصل
کرسکین اور اجرای احکام بموجب فتوای مخالفین کرتی تہی چنانچہ اسلیے محافل درس تدریس وفتاوی بہی بخلاف
طریقہ ورویہ انکی جاری کرنے تہی اور ممانعت تہی لوگونکو حضوری محفل وعظ ودرس ائمہ اہل بیت کے
تا کہ لوگون پر کسیطرح فوقیت اونکی نہ ظاہر ہو اور اجتماع اونکی پاس نہوے جب یہہ باتین
طالبان حق پر منکشف ہوئین نواب اصل حقیقت وضع حدیث وضع الیمین کے یون جانا
چاہتی کہ چونکہ درحقیقت کفر ذاتی جبلت مین بنی امیہ کے طاری اور ساری تہا سو اصل

اصل دینی امور مین یعنی امور نماز مین بہی یہہ چاہتی تہی کہ اصلی اپنی کفر کی ڈنڈوت کی ہیئت پہر قایم
رکہین چنانچہ ایک حدیث جامع الاصول مین ہی رزین سی اور مسند احمد اور سنن ابی داؤد مین
اور دارقطنی اور بیہقی سی بہی معاذ اللہ یہ بہتان تام نامی مولاے مومنین کی ہی کہ سنت وضع الکف علی الکف
تحت السرہ یعنی رکہنا کف کا اوپر کف کی نیچی ناف کے جو ظاہر ہی کہ بعینہ ہیئت ڈنڈوت کفار
کی ہی لیکن بعض ذو فنون مفتریون نی جب دیکہا کہ اس سے سر دست اہل اسلام وحشت پیدا کرینگے
اور تنفر کرینگے تب اس بات سی ٹہٹک گئی پہر یون وضع کین اور کروائین کہ آنحضرت داہنا ہاتہہ
بائین ہاتہہ کی پشت پر رکہتی تہی اور یہی سنت ہی اور چونکہ وضاع مختلف تہی تو کوئی نیچی ناف
کے کہدیتا تہا کوئی اوپر سینہ کے بلکہ ابو حنیفہ کی خود توجیہہ و دلیل پر ظاہر ہوتا ہی کہ قید تحت السرہ
اور علی الصدر کی بہی بعد وضع ہوئی ہی کیونکہ وہ دلیل مین لاتا ہی کہ نیچی ناف کی ہاتہہ رکہنا قرین
تعظیم و ادب و عجز ہی ہر چند یہہ دلیل بہی اوسکی نفس الامر مین نہایت پوچ و لچر ہی جسطرح اوس ہیئت سی کہ
اوسکی مرشدون والیان شام کے سامنی دست بستہ اوسکی زمانہ مین بتعظیم کہڑی رہتی تہی
وہ اوسی ہیئت کو منحصر تعظیم پر جانتا ہی تو ظاہر ہی کہ اگر یہ بہانہ حدیث مذکورہ وضع الکف
علی الکف کاربند ہوتا تو یہہ دلیل زیادہ ترجیحت ہوتی کہ اسمین عجز و آداب اسکی ہیئت مجوزہ ار
سی زیادہ ترجمان ہوتا العیاذ باللہ افعال نماز پروردگار بہی گویا ان عقل کے دشمنون نی
مثل افعال دربار جبابرہ و شہریاران دیار ہمارے کر دی کہ ایسی ہی قیاس وہان بہی کام

مین لانی لگے اور نفس الامر مین جو غور کیا جاتا ہی تو اسی رای و قیاس کا بہی کچہہ ٹہکانا نہین اور کسی بات مین
انکی ہٹہدہرمی نہین کیونکہ قنوت نماز مین جو کہ خود احادیث کثیرہ صحاح ستہ سی اور بہی ائمہ معصومین
سی انکی ہویدا ہی کہ عمل رسول اور التزام اہلبیت طاہرہ تہا اور شیعیان اہل بیت اوسی پر عامل ہین
سو تو متروک جو ازبس ہویدا ہی کہ کمال عجز و ادب پر دال ہی چنانچہ صحیح ابن ماجہ اور مشکوۃ
وغیرہ سی احادیث کثیرہ انہین کے ہان ہین بی قید وتر و صبح کے اور عمل اہل بیت طاہرہ
ذکر قنوت
ازبس مشہور اور شایع سو اسپر انکا یہہ حال ہی کہ قنوت پر چشمک زنی ہی اور مقتدا انکی بہی اس سے
متنفر اور جلتی رہی سو اصل وجہہ تنفر انکی مقتداؤن کی یہہ ہی کہ بیشتر آنحضرت صلعم نی اونکی بڑونکو
قنوت مین بد دعا کی اور جناب امیر ع نی بہی قنوت مین معاویہ اور اوسکی ہمراہیون کو بد دعا
کی ہی جو کہ انہین کی کتب معتبرہ صدر سے ہویدا ہی سو اصل بات اونکی سوخت و کباب ہونیکی قنوت
سی یہہ کیا چاہی کہ اپنی بڑونکی محبت دینی دل سی نہین گئی خون جوش مین آتا تہا کہ باعث
موقوفی اور عدم اجرا قنوت کی نماز پنجگانہ مین رہی مقام غور کا ہی اگر غور سی دیکہین تو بموجب
مذاق رائی او قیاس ابوحنیفہ کے تو یہہ لازم ہی کہ بہیئت حال قنوت ہاتہہ پسارے ہوئے تمام نماز
ادا کرین کہ نہایت عجز عبد اور تعظیم معبود ظاہر ہو کہ نماز خود قنوت ہی عقل کے دشمن یہہ نہین خیال
کرتے کہ شرایع دینی مین کمی و بیشی کو رای و قیاس سے دخل دینا یعنی جو نہین دیکہتی احکام
الہی مین رای و قیاس کا مین لانی سی کتنی بڑے معلم ملکوت اول من قاس کا کیا حال ہوا

بیجان ارسال کو

ہوا بالجملہ انکی راویان حدیث اور انکی امام و مفتیوں کی قلعی تمام انکی کتابین دیکھنی سے کھلتی ہے
جو کوئی نظر غور و انصاف سی انکی کتابین سیر کرے اور عقل و ہوش رکھتا ہو تو یہ تماشا صدق
دل سی انکی کذب و فریب کو پکار اوٹھی تماشی کے بات ہے کہ شفعی و احمد جو سینہ پر ہاتھ رکھنی
کی دلیل لاتی ہین تو حدیث وائل بن حجر لاتی ہین وہ کہتی ہین کہ وائل کہتا ہے کہ مینی نماز گذاری
آنحضرت کی ساتھہ تو آنحضرت نی سیدہا ہاتھہ بایین ہاتھہ پر اپنی سینہ پر رکھا اور اسیطرح ترمذی
نے اپنی صحیح مین قبیصہ بن ہلب سی لکہا اور نسائی بہی صحیح مین اسی وائل بن حجر سی جو روایت
کرتا ہی تو لکھتا ہے کہ وائل نے کہا کہ پیغمبر جو نماز کو کہڑے ہوتی تہے تو سیدہی ہاتھہ سی پکڑتے تہے
بایین ہاتھہ کو اور احمد اور ابی داود اسی وائل سے جو لکھتے ہین تو رکہنا داہنی ہاتھہ کا پشت دست
چپ پر بلکہ بالفاظ رسغ و ساعد بہی لکھتی ہین اب تمام غور ہے ان عقل کے دشمنوں سی کوئی پوچھی
کہ اگر وائل سچا ہی تو یہہ اختلاف بیانیان یعنی چہ یا یہہ کہ یہہ لکھنی والے قابل اعتماد نہین بہر کیف
اپنا الو کہین نہین گیا و قس علی ہذا یہی حال ہی انکی اور حدیثوں کا اور راویوں کا یہہ وہ بات
ہی کہ دروغ گورا حافظہ نباشد چونکہ وضاع حدیث محض بیاض جابرہ تہی عدتی وہی بہہ
نہی مثل مغیرہ و ابوہریرہ کے مانند احادیث مسح خفین اسکا بہی حال ہے یعنی بالکل حدیث ضعیف
الیمین وضعی اور مفتریات ہی بلکہ یہہ بات بہی انتہی طشت از بام افتادہ ہے کہ خود انکا امام مالک بہی اسکا
تارک ہوا اور ارسال کو نہ چہوڑا زیادہ کلام از بادہ معلوم ہوتا ہی الحمد کہ شیعیان بدنہ تکو

[illegible]

ملوم سمجھنا خود ملعون ہونا ہی سنتی بیچارے تا ایں ابنی پیرون کے پیروان ہوئے مومنین کو جو طرف بیچارے سنیون البصیرت نہین

سمجھا بعض و ملام ہوتی ہین اللّھمّ اھد القوم الضالین

فایدہ چوتھا بیچ بیان جمع کرنیکی ظہر کو عصر کی ساتھ اور عشا کو مغرب کی ساتھہ

واضح ہو کہ جمع درمیان ظہر عصر کے اور مغرب عشا کے عند الفریقین جایز ہی بموجب اتباع ثقلین کے سو بعضے سنتی جو اس بات پر بھی چشمک زنی اور صاحب تحفہ جیسے باز زبان قلم کو بطعن تحریری آشنا کرتے ہین محض انکی بیحیائی یا خود اپنی ہانکی کتب حدیث و فقہ سی جہالت اور بی تعصبی یا تجاہل ہی عقل کے دشمن اتنا نہین خیال کرتے کہ جو بات خود انکی ہان بھی جایز اور موجود بموجب کتاب و سنت کی ہی پہر بیہودہ اوسی پر طعن کرین جو شخص کچھہ بھی نظر انکی کتب حدیث و فقہ پر رکھتا ہو تو جان سکتا ہی کہ خاص انکی ائمۂ اربعہ مین سی خود قایل اور عامل ہین جمع کے درمیان ظہر عصر کے اور مغرب عشا کی چنانچہ شرح وقایہ وغیرہ کتب فقہیہ اور ترجمہ مشکواۃ عبد الحق دہلوی وغیرہ شروح مشکواۃ خود انکی ہانکی بیانگ بلند پکارتی مین کہ بہتیری امام و علما انکی قایل اور عامل رہی ہین جواز جمع کے مطلقاً یعنی بغیر کسی عذر سفر یا بیماری یا بارش یا کسی اور حرج کے از انجملہ شافعی ہی اور مشہور مذہب احمد حنبل کا بھی یہی ہی جو کہ صاحب مصلّا اور سجادہ مین کہ معاذ اللہ مقابلہ مین اہلبیت طاہرہ کے انکی زعم فاسد مین امام ہین اور احادیث در باب

بیان جمع بین الصلوتین

درباب جواز جمع بین الصلوتین کے اس کثرت سی خود انکی صحاح ستہ وغیرہا مین ہین کہ نقل
اونکی تمامہ موجب طوالت اس رسالہ کی ہی اسلئی بطریق مشتی نمونہ از خروارے تہوڑی سی حدیثونکا ترجمہ بحوالہ
کتب معتبرہ و موثقہ انکی لکہا جاتاہے، واضح ہو ایک حدیث ہی جمع بین الصحیحین مین کہ وہ صحاح ستہ مین
کی جو دو صحیحونمین حدیث ہوتی ہی لکہتا ہی سو ابن عباس رض سی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے ظہر اور عصر اکہٹی اور
مغرب عشا اکہٹی پڑہی ہین بغیر کسی خوف کی اور بغیر سفر کے اور سبب اسکا اظہار تہا اس امر کا کہ بعد
آنحضرت صلعم کی بہی لوگونکو حرج نہووے یعنے یہہ واسطی اشعار اور اظہار اس بات کی تہا کہ لوگ جمع ان
دونون نمازونمین جائز جانین اور حرج سے بچین ایک جگہ صحیح مسلم مین ہی کہ یہہ دونو نمازین اکہٹے
اکہٹی پڑہین آنحضرت صلعم نی بغیر خوف وخطر کے ایک جگہ صحیح بخاری مین ہی بیچ باب تاخیر الظہر
الی العصر کے عن عمرو عن ابی الشعثا عن ابن عباس رض کہ سات آٹہہ دفعہ خاص مدینہ منورہ مین پیغمبر خدا
نے ظہر اور عصر اکہٹی اور مغرب عشا کو اکہٹی پڑہا ایک جگہ بخاری مین ہی بیچ باب من لم یتطوع
بعد المکتوبۃ کے اسی مضمون سی ایک جگہ صحیح مسلم مین ہی بیچ باب جمع بین الصلوتین فی السفر والحضر کے
عن ابی الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس کہ پیغمبر خدا صلعم نے ظہر عصر خاص مدینہ منورہ مین بغیر خوف
سفر کے اکہٹی پڑہین اور وجہ مین لکہا ہی کہ تا کہ حرج امت پر نہووے پہر اعمش سے عن ابن عباس رض
ایک جگہ اسی مین ہی کہ اکہٹی پڑہی آنحضرت صلعم نی ظہر عصر اور مغرب عشا پہر ایک جگہ عبد اللہ بن شقیق
سی انکی بڑے پیر مغان ابو ہریرہ کی تصدیق سی یہی مضمون ہی پہر ابن دینار سی ساتہ

بیان جمع بین الصلوتین

آٹھہ دفعہ کے روایت آور دیہ مین اظہار عدم حرج امت کا ایک[9] موطا مین اور معجم[10] طبرانی مین
ابن عباس سے ایک[11] طحاوی کے ہان جابر رض سے کہ اکہٹی پڑہی آنحضرت صلعم نی ظہر عصر اور مغرب عشا
مدینہ منورہ مین بغیر کسی خوف و علت کے واسطی رخصت دینی امت کی یعنی اسطرح بہی رخصت ہی
کہ پڑہین ایک[12] خود صاحب تحفہ کا پدر بزرگوار کتاب مسوی مین احادیث موطا سی عن عبد اللہ
بن عباس رض لکہتا ہی کہ کہا اونہون نی کہ جمع کیا آنحضرت صلعم نی ظہر عصر و مغرب عشا کو خاص مدینہ منورہ
مین بلا خوف و سفر سے ایک[13] کتاب غایۃ الاعذار مین تخریج عبد الرزاق ابن جریج سی خود انکی خلیفہ زاد
یعنی عبد اللہ بن عمر کے زبانی کہ ہمنی پیغمبر خدا صلعم کے ساتہہ بغیر سفر کے اکہٹی پڑہین ظہر عصر اور پہر مغرب عشا
تاکہ امت کی لئی حرج نہووے اور بموجب تخریج طبرانی کے ابن مسعود سی اسیطرح اور خود
حضرت صلعم کی زبانی صاف یہہ بہی مضمون ہی کہ جب سبب پوچہا گیا حضرت صلعم سی تو فرمایا کہ مینی اسلئے
اسطرح بہی پڑہا کہ حرج نہووے میری امت پر یعنے جمع کرکے دو نماز ون ظہر عصر کو اور مغرب عشا
کو بہی جائز جانین اور عمل مین لاوین ایک[15] صحیح ترمذی مین ہی کہ اکہٹی پڑہی آنحضرت صلعم نی نماز
ظہر و عصر اور مغرب عشا بغیر خوف اور عذر کے ایک[16] صحیح نسائی مین اسیطرح سی اور صحیح ابو داؤد
وغیرہ مین احادیث کثیرہ متواترہ مین اسیطرح سے ہا مگر یہہ چند حدیثین کہ حذرا عن التطویل
اسقدر لکہی گئین واسطی نمونہ کے بس ہین اب انکی چشمک زنی اور طعن کرنیوالونکو اور تو
کیا کہنا چاہتی اتنا بہی ہزار برابر کی بنائی جواب تمہاری موتہہ مین مٹہائی دینی چاہئے

بیان جمع بین الصلوتین

چاہتی یا کچھ اور یا تو ان تمام کتب احادیث کو کہ صحاح ستہ مین شمار کرتے ہو یا یہ صحت سے گرا دو
یا عوض مین طعن اور چشمک زنی کے خود اپنی موہنہ پر تہپڑے مارو جس موہنہ سے طعن کرتے تہے
اور اگر کچھہ بہی حیا ہو تو اہل مذہب حقہ کے سامنی آنکہہ ملا کے یہہ بات موہنہ سے نکالو

تنبیہ ایک بڑی تعجب کی بات ہے عوام تو بہلا کالانعام ہو کے چہوٹ جاوین گے انکی صاحب تحفہ
جیسی مشہور محقق کو کیا کہا چاہیے کہ باین ہمہ شہرت علم و فضل و حدیث دانی ایسی خلف پیدا
ہوئے کہ باوجود تخریج اپنے بزرگوار کے بہی کہ کتاب موطا سے ظاہر ہوئی کچھ دم کی باقی ہے کہ با
نہیم تحفہ مین وہ بہی بڑی طمطراق سے اس طعن کو لکہتا ہے اور لوگوں کی دہوکا دینے کو آیہ حافظوا
علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطی ان الصلواۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا کو بیان کر کے
مثل مکر و فریب سلطان شام اپنی مقتدا و مرشد کے کہتا ہے کہ شیعہ جو جمع بین الصلوتین جایز جانتے
ہین تو خلاف ہے معاذ اللہ قرآن کا عند اللہ منصف خبیر اس کیدی کا مکر و فریب غور کرے
اسکو مقصود یہہ ہے کہ عوام صرف لفظ موقوتا آیہ مین دیکہکر اور اسکے دہوکے مین آجاوین گے اور
اکہٹی ملا کے نماز پڑہنی کو خلاف وقت جانین گے یہہ نہین جانتا کہ اتباع باب مدینہ علم اسکی
بزرگون قایل اقیلو فی تک کی خبر لینی کو اور قلعی کہولنی کو موجود اور قایم ہین واضح ہو کہ
سیاق اس آیہ کریمہ مذکور کا واسطی حکم قیام نماز وقتی اور ترک تساہل کے بیچ ادا کرنے کے ہے
نہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک نماز پڑہنی کی چنانچہ صریح موجود ہے ہر شخص دیکہہ سکتا ہے کہ یہہ مضمون

باب جمع بین الصلوتین

کہانسی پایا جاتا ہی کہ ایک ایک نماز علیحدہ علیحدہ پڑہو ان عقل کے دشمنونسی کہنا چاہیے
کہ دشمنان دین کہین قرآن سے یا اپنی ہی ہانکی کتابونسی پانچونکی نام سے تنہا تنہا پانچوقت ہی تمیز
بتلادو آیت مین کہان ہین نتیجہ جہل کے خمیر ابوجہل کے نظیر اپنی کتابین بہی نہین دیکہتی اور نہین
شرماتی قطع نظر اس قسم کے احادیث اور حال عقاید و عمل انکی عالمونکی کہ متفرق کسی کسی کتاب
ڈہونڈہی سی معلوم ہوسکتی ہین ایک کتاب موسوم بہ غایت الاعذار فی جواز الجمع فی الحضر بلا
خوف ولا مطر انہین کے ہان موثق و معتبر موجود ہی اوسمین بالاستیعاب تحقیق اسی بات
کے بموجب کتاب و سنت کی بہت تفصیل سی لکہی ہی اور تشریح ہی کہ دلیل جواز جمع درمیان
دو نماز کے قول حق تعالی کا ہی اقم الصلواۃ لدلوک الشمس الآیۃ اور واللہ یقدر اللیل
والنہار الآیۃ اور اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل الآیۃ
اور صاف لکہا ہی کہ دلوک الشمس یعنی زوال شمس وقت ہی واسطی عصرین کے اور
غسق اللیل یعنی سیاہی اسکی وقت ہی واسطی عشائین کے اور طرف اول واسطی نہار کے
وقت صبح ہی اور طرف ثانی بعد زوال کے تا غروب وقت ہی واسطی عصرین یعنی ظہر و عصر
کے اور زلفا من اللیل وقت ہی واسطی عشائین کے بالجملہ شبانہ روز مین تین وقت
ہین کہ جامع ہین پانچ وقتون کو اور تقدیم و تاخیر ظہر و عصر کی اور مغرب عشا کی افعال آنحضرت
سے منکشف ہوئے اور سب فرق اسلامیہ مین جاری ہی اور علاوہ اسکی بہت تفصیل سی مصابیح

مضامین طول و طویل ہین کہ نقل انکی باعث طوالت ہی اور سوا اسکی شرح وقایہ وغیرہ کتب
مشہورہ و معتبرہ مین انکی صدہا جگہ موجود ہی کہ ظہر عصر کو وقت واحد مین اور مغرب عشا کو وقت
واحد مین اور فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر آیہ حافظوا علی الصلوۃ الوسطی کے صاف لکھتا ہی
جو یہی وجہ ہین کہ ظہر عصر جمع ہوتی ہین اور اسیطرح مغرب عشا اور ظہر عصر کو وقت واحد اور مغرب عشا
کو وقت واحد لکھتا ہی بالجملہ وسطی اسنے اشکلنی پیروان صاحب تحفہ جیسی حیادار دہونڈہنے سے
صاحب انصاف کے اسقدر بہی بہت ہی چنانچہ منصف خبیر صرف اس ایک لفظ سی غور کر سکتا ہی
کہ اتنا اتحاد و اتصال وقت ہے ان دو دو نمازونکا کہ ہر دو نو ایک نام سی اطلاق کے جاتی ہین
چنانچہ اطلاق ظہرین اور عشائین انکی ہان سی بہی ہویدا ہی شعر در خانہ اگر کس است یک حرف بس
است اور علاوہ اسکی اعتراض و طعن بجواز آیت فتحولہ صاحب تحفہ حبیب شیعون پر وارد ہوتا
جو وہ نماز کو محدود وقت مخصوصہ کا نہ جانتی حالانکہ کتب فقہ انکی بہر پڑی ہین اعمال انکی ہوتے
ہین جو چاہی دیکہہ لے ظاہر ہی کہ ہر نماز کے دو وقت ہین ایک فضیلت کا ایک جواز روایات
کا یعنی ایک اول وقت ہی سوا اسکے وقت پڑہنا افضل ہی اور ایک یہ کہ فضیلت وقت جاتی رہتی
ہی مگر ابہی جایز ہی اور جو وہ بہی جاتا ہی تو بیشک فوت وقت جاتی ہین قضا جاتی ہین
مثلا بعد طلوع آفتاب کے نماز صبح کو کبہی ادا نہین کہتی و قس علی ہذا نسبت ہر ایک نماز کے
کتب فقہیہ مین یہہ باتین تفصیل موجود ہین جو چاہی دیکہہ سکتا ہی بلکہ علاوہ اسکے جب کہ خود سنیونکے

بے بانچ جمع بین اربعیونی

کتب احادیث صحاح ستہ سنی اقوال و افعال رسول خدا جمع کرنے مین ظہر عصر اور مغرب عشا کی بلا عذر و خوف
موجود مین جبکہ ارشاد و عمل وحی ناطق ہی تو پہر اس عمل کو مخالف کلام الہی کے جاننا اور کہنا سرآمد
داد کفر و نفاق کی دینی ہی اور اوسکی مقابل مین یہہ آیت لانی مسیلمہ کذاب سے بہی سبقت لیجانی
ہی درحقیقت باتباع قابل جسنا کتاب اللہ کی یہہ مخالفت اور شقاق برسول مقبول ہی اور
یہی مضمون آیہ ومن یشاقق اللہ ورسولہ کے داخل ہوتا ہی لیکن مرحبا باتباع عمری جبکہ انکی
اوس پیر و مرشد نے برر و حضور مخاطب بخطاب ان ہو الا وحی یوحی مین معاذ اللہ نسبت خطاب
ہذیان سے درگذر نہ کی تو یہہ پڑا اوسکی بعد وفات اوس جناب صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ کے
افعال کو ایسی نسبت دین تو مین ادائے سنت اپنی مقتداؤنکی ہی اور شیعونکو اوس جناب کے آل
کے تو جو کچہہ کہین اونکو سعادت بموجب سنت اونکی مقتداؤنکی اور انکو سعادت بموجب
وراثت انکی مقتداؤنکی ایک اور بہیائی صاحب تحفہ نے ایسی ہی لکہا نہہ کی ہی کہ نہ دہری
جاوی نہ اوٹہائی جاوے اور اوسکی اتباع و اعتماد پر اکثر سنیونکی زبان زد ہی یعنے معاذ اللہ
یہہ بہتان شیعون پر لیتی مین کہ یہہ ظہر عصر مغرب عشا چارون نمازین بانتظار خروج امام مہدی
اکہٹی پڑہنا مستحب جانتی ہین اسکی جواب مین جملہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہدینا چاہیی
یہہ صرف بہتان ہی تمام کتب مذہب حقہ موجود ہین جو چاہی دیکہہ سکتا ہی الغرض یہہ بہی صرف پیروی ہی
اسکو اپنی پیرو مقتداؤن کی جو اوپر ذکر ہوئی ہی کہ وہ جناب مولائی مومنین کو جیسے

بیان جمع بین الصلوٰتین

جیسی نسبت دیتی ہتے یہہ اونکی اتباع کو دیوین الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین حقیقت مین یہی ہی

بہی گروہ عمری بکری پر ختم ہی کیا ڈہیٹا ہی ہی اپنی ہان کی ایمہ اربعہ کو دیکہتی ہین کہ اونمین اصلا قید

وقت کی قابل نہین تو زیبا ہی کہ اونکی واسطی کہا جاوی کہ صبح ظہر عصر مغرب عشا سب یہہ اکہٹا پڑہنا

جائز جانتی ہین کیونکہ امام مالک انکا صاف قید وقت کو لغو جانتا ہی بلکہ دن رات مین کسیوقت

نماز پڑہنا کافی سمجہتا ہی چنانچہ خود انکی ہان بفحوای مضمون اللہم اشغل الظالمین بالظالمین انکی علما

مین اسی باب مین خوب جوتی پیزار ہو رہی ہی اور ایک دوسرے کی قلعی کہولتا ہی ایک سعادہ کہ یہہ ہمیشہ ایسے

انہین دنون مین دہلی سی آیا ہی مینی تمام و کمال دیکہا وہ تمام اسی بحث پر ہی اور حرمت پر انکو کی

اگرچہ سستی ہوکر انکو حرام کہنا محض اتوپن ہی کیونکہ انکی کتب فقہیہ اور فتاوی مثل فتاوی

عالمگیری وغیرہ مین حلت اوسکی انکی بڑون انکو خوار دنکی اقراری موجود ہی پہر کیف اپنا

انکو کہین نہین گیا ایک عبارت اوسکی بعینہا ضروری اس مقام کے مین لکہہ دیتا ہون

جو انکی بڑونکی اقراری ہی جسسی قلعی صاحب تحفہ کی ہبتان اونپنی لگہین اور ونکو لگانی سے

کہلی وہ عبارت یہہ ہی   نزدیک امام مالک.. لیسنا اور کوتشی والی نے کتاب موقونا

کی تفسیر مین پانچ وقت معینہ کو خاص نہین کیا ہی بلکہ کہا امام مالک نے کہ نماز پڑہنا کسی وقت شبانہ

روز سے باہر نہوگا یعنی جسوقت کہ نماز پڑہیگا وہ وقت ہی ہوگا خالی از وقت نہوگا تو ہان وہ نماز

ادا ہی اوسی قضا کسکو کہتی ہین اور حدیث مین لفظ نماز قضا کا ثابت نہین ہی سچ ہی موافق

امام مالک کے اگر وقت قضا اور ادا ہوتا تو کہین حدیث مین ذکر قضا کا ہوتا اور اصطلاح شرح
وقایہ مین ہی کہ الظہر والعصر کوقت واحد والمغرب والعشا کوقت واحد یعنی نماز پانچ اور وقت تین
فجر عصر عشا کیونکہ نمازین دن خندق وغیرہ مین آنحضرت نے ملا کر پڑہین اور لفظ قضا کا نسبت
مین نفرمایا اور نہ صحابہ کو بہی تعلیم کی لفظ قضا کہنی کے اور نہ صحابہ نے کسیکو تعلیم قضا کہنی کی
تو فقط قضا کہنا بدعت ہی پیغمبر سے صحابہ تابعین اور تبع تابعین تک لفظ قضا ثابت نہین
یہان تمام ہوئی عبارت مصنف رسالہ مذکورہ کی بلفظہا **تنبیہ** نفس الامر مین ان پیروان
ماحیان سنت خدا و رسول کو اصلا شرم نہین شیعیان مولائے مومنین پر تو کذب و بہتان سے مورد
لعن و ملام ہوتی ہین اور اپنی معتقدونکی اصلی تمرد اور مخالفت ثقلین کے خبر نہین اور خود مخالفت
پر کمر بستہ ہین چونکہ بیان اور شمار تفصیلی اون تمام باتونکا اس مقام پر موجب طوالت اس
عجالہ کا ہی سو میرے ارادہ ہی کہ انشاء اللہ تعالی ایک رسالہ علیحدہ صاف صاف اصطلاح و اسباب مین بہی
بشرط خیریت لکہون کہ کسی خورد و کلان اہل مذہب حق کے روبرو یہہ سر نہ اوٹہا سکین مگر اس جگہ
بہی مختصر ایک صاف تمرد انکی معتقد اونکا جیسی خاص تمرد انکی پیر استاد شیطان رجیم کا لکہہ دیتا ہون
کالشمس فی وسط النہار آشکار ہووے کہ یہہ بہی الطریق مشتے نمونہ از خروار ہے
واضح ہو کہ یہہ اکثر تہمت لگانا نمازہای سنتی کی لگانی مین سو کتب فقہیہ اہل مذہب حقہ
اور تعداد نمازہای سنتی اور تاکید ائمہ اور علمای اہلبیت اور عمل دراہد شیعیان [illegible]

بیان جمع بین الصلوتین

ذی ورع واتقا سے کذب وبہتان نکلا ہو یا ہے جو شخص چاہے دیکھہ سکتا ہے کہ نماز سنتی
کی بہی کتنی تاکید اور معمول ہے اور پہر جہوٹی کے حق مین وہ کلمہ کہہ سکتا ہے جو کہ قرآن شریف
مین کاذبین کی لئی مصرح ہے یہ ایسی کہا چاہئے کہ پہلی اپنا منہہ ذرا گریبان مین ڈالو تو
آنکہین کہولکر دیکہو خود تمہاری بخاری اور مسلم وغیرہما مانی ہوئی کتب صحاح مین احادیث
نماز سنتی عصر کی کس کس تصریح وتفصیل سے موجود ہین کہ پیغمبر خدا ہمیشہ سنت عصر کے
پڑہتے تہے پہر کیا معنی اور کیا سبب ہے کہ لقب تو بفحوائے مصراع برعکس نہند نام زنگی
کافور سنت جماعت رکہہ چہوڑا ہے اور دعوا قیام سنت کا اس طمطراق سے کہ شور وغل
آسمان تک پاؤن زمین پر نہین رکہتے او سنت عصر علی الرغم رسول واہلبیت
رسول مقبول صرف بنیت بدعت اصحاب مرتدین ترک کی ہے نفس الامر مین ایسی نہین
مقصود عمل سنت اصحاب ردہ پر ہے نہ سنت رسول پر جیسا کہ اثبات اسکا سابق ہو چکا
ہے بلکہ ایسی کہا چاہئے کہ بہائی جو کسی شید سے سوتے ہو تمہاری مرشد خلیفہ ثانی نے
رسول کردگار کا خود تمہاری کتابون سے حال ظاہر ہے کہ بعد وفات اونکی جو شخص سنت
عصر پڑہتا تہا یہ اوس سے شرزہ وضرب پیش آتا تہا اور مار مار کے یہہ سنت قطع کروانا تہا
جیساکہ کمال عدالت کا دعوی خلاف واقع بیان کرتے ہو المختصر کہ خود انکی ہان کے مجد الدین
فیروزآبادی نے سفر السعادت مین صاف لکہا ہے کہ ہمیشہ آنحضرت بعد عصر کے تو دو رکعت

پڑہتی تہی اور جناب امیر سی لکہا ہی کہ قبل عصر کی چار رکعت پڑہتی تہی اور خود انکی ابن عمر

لکہا ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ پروردگار عالم رحمت کری اوس شخص پر جو کہ قبل از عصر

چار رکعت پڑہی اور احمد اور ابن حبان اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ سب نے اس حدیث کو

صحت کو پونہچایا ہی ترمذی اور احمد نے صحیح اسی حدیث کی چار رکعتین لکہی مین

بموجب حدیث جناب امیر کے اور جامع الاصول مین بخاری اور مسلم اور ابی داؤد اور نسائی

سی خاص بروایت عایشہ ہی اور شرح سفر السعادت مین مصرح ہی کہ یہہ فقیہہ صدیقہ مجتہدہ

انکی فرماتی ہین کہ دو نمازین آنحضرت صلعم نی کبہی سرًا اور علانیۃً ترک نہین کین کیا سفر مین

کیا حضر مین یعنی دو رکعتین قبل از صبح اور دو بعد از عصر اور یہہ کرتی رہی حضرت

جب تک کہ بجوار رحمت الہی واصل ہوے الامان الامان اسپر غضب الہی کہا چاہتی کہ مظاہر

حق شرح و ترجمہ مشکوۃ مین مولوی اسحاق ذریت صاحب تحفہ نہالی خاص نسخۂ بلونہ

لکہتا ہی کہ ہرچند بہت حدیثون بخاری وغیرہ سی ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت یہہ سنت

عصر کی پڑہتی تہی لیکن عمر ابن الخطاب منع کرتے ہتے جو کوئی اس نماز سنت کو

پڑہتا تہا اور جمہور علما بہی اسی پر ہین کہ نہ پڑہنی چاہیئے کیونکہ اور حدیثون سی کراہت

ثابت ہی اور فیروزآبادی اور طیبی وغیرہ اکثر گروہ انکی اس فضیحت عمری کے

جنہا نکو یہہ سنت عمر خصوصًا نعین ہوتی ظاہر کرنے لگی اور اوسکے لئی مکروہ سمجہا

بیان جمع بین الصلوتین

سبحان اللہ رب العرش عما یصفون عقیل فہیم غور کرے کہ اگر بالفرض و التقدیر کوئی حدیث
کراہت کی بہی انکی شیطنت سے ہووے تو باوصف گواہی والدہ مہربان بلکہ بہنے برادر زادے
خلیفہ زادی مشہور صدیقہ کی کہ وہ پڑہنا اسکا تا وقت جوار رحمت ایزدی آنحضرت صلعم ظاہر کرتی تہی
اوسکو اسکی اور بہی بہتیری حدیثین اسکی موید اور مصدق موجود ہیں اس بات اور ان
حدیثون پر کیون نہین عمل ہوا جو کہ مستلزم التزام آنحضرت صلعم تا وفات اور حصول حسنات قرات
صلوٰت ہیں جسمین رکوع و سجود و عبادت الٰہی ہے نہ کہ اوس پر عمل جو کہ باعث ترک صلوٰۃ موجب
ہلاکت و ضلالت مانع عبادت الٰہی ہیں اور یہہ بفرض ثبوت کراہت نزد و ضرب یعنی جو
مولا مومنین اور ابن عباس و عمران بن حصین وغیرہم جو متعہ کرتے تہے اور جناب عبداللہ
کے نزدیک یعنی معاذ اللہ حرمت اوسکی متقرر تہی اوسپر بہی یہہ نزد و ضرب نہین عمل مین آتے تہی
جو کہ اس فعل محتمل الکراہۃ پر مگر ہان یہہ کہی کہ منع حرام پر وہ کوشش نہین تہی
جو کہ منع سجدہ معبود مین خوب تماشی کی بات ہے کہ نماز تراویح جو کہ سراسر بدعت ہے
حتی کہ خود یہہ بانی مبانی اسکی بموجب مصرحہ بخاری و مشکوات نعمت البدعۃ ہذہ کہتی تہے
یعنی کیا اچہی بدعت ہے یہہ کیسی کیسی اہتمام و تاکید سے جاری کرین جسپر پیرو اونکی آج
تک بقرات تراویح اپنی راحت کو حرام کرنے مین اور سنت عصر جسکا التزام حبیب رب العالمین ہو اور
رحمت اوسکی ہمیشہ تہا وہ متروک و ممنوع گنا جاوے بلکہ اوسکو ظاہر نہی والسکی تشدد غلظت

رخصت کی بہی اور انکے لئے ہم

بہ پیچ پیچ مین مضمون

اوہنین کے نہیں پیرے اور آل عادل کے خلیفہ دہائی ہو دہوکہ پہر اور آوے مین عمل ضرب زور
ضرور ایک تماشا اور یہ کہ باین ہمہ ممانعت وزور ضرب صحیح بخاری سی مشکواۃ مین بیچ
تیسرے باب اوقات النہی کے حدیث ہی معاویہ سے جس سے ظاہر ہی کہ معاویہ کے سامنے لوگ سنت بعد
عصر پڑہتے نہی لکہا ہی معاویہ سے روایت ہی اوسنی لوگونسی کہا کہ تم پڑہتے ہو اور تحقیق ہم صحبت
مین رہی ہم پیغمبر خدا صلعم کے اور نہین دیکہا ہمنے اونکو پڑہتے ہیہ اور تحقیق منع کیا آپنے اسسے فقط
پس ظاہر ہی کہ بسبب خوف حکومت معاویہ کے بیشک بہت لوگ تارک سنتوں عصر کے ہوے
اور بسبب تابعداری پہلون کی سینون مین یہی بات جاری رہی اور رایج ہوگئی چنانچہ شیخ عبد الحق
دہلوی شرح سفر السعادت مین اسی بحث پر لکہتا ہی کہ امام احمد انکا گہر مین چہپ کر پڑہ لیتا تہا جب
لوگون نے دیکہہ لیا اور پوچہا تو جواب دیا کہ لوگون کی ڈرسی گہر مین پڑہتا ہون بالجملہ یہہ حال
تہا لوگونکا اور یہہ حال تہا انکی اس امام جیو کا جس سے صاف ارتکاب تقیہ بہی کالشمس فی وسط
النہار روشن ہی کہ یہہ سر خرد چہرہ مشتیر اسباب بیر بہی طعن سے اتقاظ ظاہر کرتے ہین اور لطف آور
ہی کہ باوجودیکہ معاویہ نے بالکل انکار کیا آنحضرت صلعم کی بہی پڑہنے سی اور بسنت عمری منع و تہدید
کو کام کیا اسپر خود عبد الحق دہلوی شرح مذکورہ مین بعد کلام طویل کے بسنت اپنی علماے سلف
کے اظہار اس امر کا کرتا ہی کہ یہہ نماز خصایص سی آنحضرت صلعم کی کہا چاہیی اور پہر خود شبہہ کرکے
بلا جواب چہوڑ گیا ہی چنانچہ لکہتا ہی کہ ابی داود سی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم خود پڑہتے تہی اور اورونکو

اور انکو منع کرتے تہے لیکن ایک اور حدیث ابی داؤد سی ہی جو جامع الاصول مین ہی کہ
ابن عمر سی جو پوچھا گیا تو اوسنی جواب دیا کہ آنحضرت صلعم نی رخصت دی بعد عصر کے سو منافات
ہی اسمین اور اوسمین کہ نماز بعد عصر کے خصائص آنحضرت صلعم سی ہی اور آنحضرت صلعم نی نہی کے اور پہر
اسکا کچھہ جواب ندارد بالجملہ ان باتونسے بہی کذب بیانی معاویہ کے اور خود اقرار لا جوابی انکے
شیخ محقق کا ہویدا ہی یہہ اتنا کچھہ مینی جو لکہا ہی تو واسطی احتجاج کے سب انکی کتابون سے بموجب انکی مذاق
کے لکہا ہی کہ خصم پر دلیل اوسی کے ہانسے چاہیئی یعنی انکی ہانسی ظاہر ہو جاوے کہ وہ بات جو خود انکی
ہانسی بقول رسول صلعم ثابت اور موجود ہی خود انکی ائیمہ معروضہ تک جانتی تہی اور چھپ چھپ کر ادا
کرتے تہی اوسکی لئے انکی بڑی ابو الائمہ عدالت شعار اور معاویہ مانع اور مستعد ضرب و غلظت
ہوتی تہی ورنہ درحقیقت سنت عصر کی قبل از عصر فریقین کے ہانسے ثابت ہی الا فرق تعداد
رکعات مین ہی کہ اہل بیت سی آٹہہ ہین اور انکی ہان چار مگر اتنی بات ہی کہ یہہ روایت انکی ہان
بہی جناب مولای مومنین سی ہی سو اوسپر بہی اہنین ملتزم بناوگے سنو البتہ پیچ ہی پیروان
عمر ہی اور ابن الکلہ الا کیا دکینو مگر اوس سے محترز ہین جو کہ مولای مومنین سے مروی ہو
المختصر بات یہہ ہی کہ اہلبیت طاہرہ کہ محی دین نبوی ہین سو قطع نظر قبلیت اور بعدیت کے
ان ناحیان دین نبوی صلعم اور مخالفان اقوال و افعال آل نبی کو بسبب مخالفت اور دشمنی
اونکی زیادہ تر اس سے انکا تہا اوسنتی بیچارہ کہ نفس الامر مین اونکی اطاعت و سنت پیرہ عامل

اور پیرو ہین اوسی پر عمل کرتے ہین اور دعوا انکو سنت نبوی کا مثل اپنی معتقداُونکی محضر
دہوکا اور بے اصل ہی از انجا کہ اطاعت سنت رسولؐ عین اطاعت سنت خدا ہی اور
سنت خدا مین بموجب مضمون آیت مشہورہ آیہ فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کے نفس الامر
مین تبدیل کب ہو سکتی ہی متمسکان اہلبیت طاہرہ راکبان سفینہ نجات ہر زمانہ مین
عامل سنت خدا و رسولؐ موجود ہین کہ بموجب ارشاد مصطفویؐ مطابق احادیث اہلبیت طاہرہ
سنتین پہلی اور پچہلی صلوۃ ہای مفروضہ کی پڑہتی رہی ہین اور پڑہتی ہین چنانچہ
کتب احادیث و فقہ مین مذہب حقہ کے ائمہ اہلبیتؑ سے اور اعمال انکی جو چاہی دیکہہ لیے
واضح ہی کہ آٹہوں رکعتین نمازہای سنت اور واجبی کی ہین کہ تفصیل اونکی کتب فقہیہ
مین مرقوم ہی من شاء فلیرجع الیہا ایک اور تشرایت انکی فقیہہ مجتہد کا حدیث کریب سے ظاہر
ہوتی ہی جو کہ متفق علیہ بخاری او مسلم کے ہی اگرچہ ضعف انکی اسلاف کی اوسمین ہوئی ہی مگر
اسپر بہی غنیمت فہیم پر تشرایت اوسکی صاف و روشن ہی وہ یہہ ہی کہ کریب غلام ابن عباس رض
کہتا ہی کہ ابن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن الازہر نے اوسی بہیجا عائشہ پاس
واسطی دریافت اسکی کہ آنحضرتؐ پڑہتی تہی یا نہین آپ نے فرمایا کہ ام سلمہ رضؓ سے پوچہو
وہ وہان گیا تو اونہون نے جواب شافی دیا اگرچہ وہ طویل ہی مگر حاصل کلام اوسکا یہی ہی کہ
پڑہنا آنحضرتؐ کا ظاہر ہوا تو ظاہر اصافہ اسمین یہی ہی کہ بیان خوف عمری مثل حدیث خفیہ حیلہ کیا اور ام سلمہ پر الزام

اور جب تک کہ نا رضا مسند عمری معلوم نتہی تو یہ ظاہر ہے کہ تا زمان وفات کا پڑھنا خود ظاہر کرتے تہی فاعتبروا یا اولی الابصار

فایدہ پانچوان بیچ بیان سجدۂ شکر کے

ثواب سجدہ شکر

چونکہ سجدۂ شکر بعد نماز کے بموجب اعمال اور احادیث مرویۂ اہل بیت طاہرہ کے نہایت موکد
اور علامات مومنین سے ہے اتباع عمری دیگری اتباع مخالفین ائمۂ طاہرہ کے جو کہ سراسر مائی دین مبین
تہی چنانچہ زنی اسیر بہی کرتے ہین اور چونکہ انکی ائمۂ مفروضہ و مستدعہ کو مخالفت مین فعال اعمال و آدم
اور موکدۂ اہل بیت طاہرہ کا نہایت کد و کاوش رہی ہے تو اس فعل رسول مقبول اور اہل بیت
طاہرہ کو بہی بسبب انضباط شیعیان متمسکان بسفینۂ اہل بیت طاہرہ کی تلفظ کراہت و حرمت
مثل ہذیان عمری خدا و رسول کے حضور مین بلکہ تمام عالم کے نزدیک یہی کتب حدیث و فقہ
واضح ہے کہ پیغمبر خدا سجدۂ شکر کرتے تہی واسطی شکر و توفیق نماز کے بلکہ بعد حصول نعمت کے سجدۂ
شکر کرتے تہی اور تماشا اور یہ کہ اس قسم کی اگر گفتگو آوی تو کہتی مین کہ عادت شیعون کی ہے
اسلئی ہم نے ترک کیا چنانچہ صاحب تحفہ جیسے باحیا اسی قسم کی نوبت تحریر تک پوہنچا گئی ہین
اور کچہ شرم و حیا ہے نہین چنانچہ در باب لقب شیعہ یہہ دشمن نام اتباع اہلبیت باب حدوث مین
تہہ کے صاف لکہتا ہے کہ ہمارے دادا نے اس لئی اس لقب کو ترک کیا کہ تمہارے دادا نے اختیار کیا جسکا
اشارہ مقدمہ مین بیان ہوا اور حال مفصل لقب شیعہ و سنی بتفصیل لکہا گیا اللہم احفظنا
من شر الوسواس الخناس ان عقل کے دشمنون سے کوئی پوچہی کہ دشمنان خدا یہہ کچہ

اپنا منہ کالا کرتی ہین حالانکہ خود انتہی منہ

ہے کہ شیعہ اہل بیت طاہرہ اپنی تئین مومن اور مسلمان بہی کہتی ہین چاہیی کہ تم اپنی تئین کافر
اور منافق لقب کرو تو تقابل قرار واقعی او تنفر اور بر ہیز اپسے کما ینبغی ہویدا ہووے اور بلکہ اپنے
تئین سبعین کو بہی کبہی مومن کے لقب سے نہ یاد کرو اور اگر غیرت او حمیت ہے تو لقد رضی اللہ
عن المومنین مین کبہی طمع خام سی بہی انکی لئی دعوا زبان پر نہ لاو ہر چند کتب مذہب حقہ احادیث
فضل و مدح سجدہ شکر مین بعد نماز کے بہری پڑی ہین جنکا کہ تمسک ہی اتباع اہلبیت طاہرہ
کو لیکن سنی بیچارہ و نیز او نکی حجت عبث ہے انہین کیا کام اہلبیت سی چنانچہ سابق مفصل ذکر ہوا سو
مین کچہہ مختصر انکی پیر و گیتاں کے ہانسے لکہتا ہون جس سے ہٹ دہرمی اور تمرد انکا خورد و کلان پر
ہویدا ہو واضح ہو کہ شرح سفر السعادۃ مین شیخ عبد الحق دہلوی لکہتا ہے انکی خود مجتہد خلیفہ زادہ
سی کہ رات کو حضرت نماز پڑہتی تہی اور بعد سلام کے سجدہ شکر کرتے تہی واسطے شکر توفیق اوس نماز
کے اور اسقدر سجدہ کو طول دیتے تہے کہ پچاس آیتین پڑہی جا سکین چنانچہ تصریح ادعیہ سجدہ
شکر عقب نماز مصرحہ کتب مذہب حقہ سی تطبیق اسکی واضح ہی کہ ائمہ اہل بیت علیہم کسقدر بطوالت و
خضوع خشوع سجدہ شکر کو کام فرماتی تہے اور اپنی اتباع کو ہدایت فرماتی تہی مگر لطف یہہ ہی
کہ بعد کلام طویل کے اقسام سجدہ و ن کو سوا سجدتین داخل نماز کے لکہتا ہی کہ ایک سجدہ مناجات
ہی بعد نماز کے سو اکثر کے کلام سے ظاہر ہی کہ یہہ مکروہ ہی یعنی یہ ظاہر ہی اسکلام سی کہ خود انکی ہان
بہی بہتیری بعد نماز کے سجدہ کرتے تہی کیونکہ لفظ اکثر صریح دلالت کرتا ہی اس پر دو نہ

بمجرد کمایان

[illegible] تک حرف بس بہت پہر لکہتا ہی کہ ایک سجدہ شکر ہی بمقابلہ حصول نعمت یا دفع

[illegible] کے نزدیک شافعی اور احمد اور ابو یوسف اور محمد کے سنت ہی الا ابو حنیفہ اور مالک

[illegible] اور مانتی ہی احادیث کثیرہ مسند احمد حنبل اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی

اور بیہقی وغیرہ سی بہت طرح لکہتا ہی کہ جب کوئی حاجت بر آتی تہی تو پیغمبر خدا سجدہ شکر کا کرتی

تہی چنانچہ بیہقی سے باسناد صحیح ہی کہ جبوقت خط جناب امیر المومنین یمن سے آیا کہ قبیلہ ہمدان اونکی ہاتہ

پر ایمان لایا تو آنحضرت نی سجدہ شکر کیا اور تین دفعہ فرمایا السلام علی ہمدان یعنی سلام اوپر

ہمدان کے اور عبد الرحمان ابن عوف سی ہی کہ جب بشارت ربانی پہونچی کہ یا پیغمبر جو شخص ایک بار صلوۃ

تم پر بہیجی تو خدا دس دفعہ صلوۃ اوسپر بہیجتا ہی تب حضرت نی سجدہ شکر کیا اور کنز العباد مین بہی ہی

ان محل سجدہ شکر مین جہان تاکید مودت اہل بیت مرقوم ہی بہت بیانات تفصیل سے ثابت ہی اور سید ابو القاسم

اپنی تاریخ مین پانچ سجدات بلا رکوع جہان لکہتا ہی کہتا ہی کہ پیغمبر خدا پاس جبرئیل آئی اور

کہا کہ خدا دوست رکہتا ہی علی کو تو آنحضرت نی سجدہ کیا شکر کا اور سر اوٹہایا پہر جبرئیل نی

کہا کہ خدا دوست رکہتا ہی فاطمہ کو پہر حضرت نی سجدہ شکر کیا اور سر اوٹہایا پہر جبرئیل نے کہا کہ خدا حسنین کو

دوست رکہتا ہی پہر سجدہ شکر کیا اور سر اوٹہایا پہر جبرئیل نے کہا کہ خدا دوست رکہتا ہی دوستونکو

اونکی پہر آپ نے سجدہ شکر کیا اور سر اوٹہایا پہر جبرئیل نے کہا کہ خدا دوست رکہتا ہی اونکو جو محب ہی

مین اونکی دوستونکی پہر حضرت نی سجدہ شکر کیا اور سر اوٹہایا وقس علی ہذا صدہا حدیثین

مین اس قسم کی کہ دلالت کرتی ہین ... سجدہ شکر کے واسطے حصول نعمت اور
رحمت الٰہی کے عقیل فہیم پر واضح ہے کہ ادا ...
ہوگی جب کہ شکر مین سجدہ سے معاذ اللہ انکار کیا جاوے غضب خدا ...
قرأت پڑھتی ہین سنی ہین کہ ابلیس نے آدم کے سجدہ سے کہ حکم پروردگار کا تھا انکار کیا تو
ہوا چنانچہ آیہ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْس
اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ خود قرآن مرتبہ عثمانی مین موجود ہے پس جناب پیرون
ابن خطاب پیرو معنوی ابلیس جو پروردگار کے سجدہ سے انکار کرین کیونکر نہ حزب کفار مین داخل ہونگی
سبحان اللہ پیغمبر خدا تو سجدہ شکر کا کرین اس پر کہ خدا دوست رکھتا ہے اونکی اہلبیت کو بلکہ اونکی
دوستون اور ہمسایونکی دوستی پر سجدہ شکر کرین پس یہ دشمن خدا و رسول اچھی دوستا ... زیارہ مین
رسول و اہلبیت کی کہ جو لقب اونکی دوستی اختیار کرین اوسی پس یہ ترک کرین بلکہ یہ سجدہ خدا بعد نماز
بجا لاوین تو یہ اوسی ترک کرین اور معاذ اللہ مکروہ و حرام بتلاوین اللہم العن علیہم و علی
معتقدیہم قد ضلوا و اضلوا کثیرا نہین معلوم یہ نماز کیونکر پڑہتی ہین پانچ وقت کی بموجب اعداد معینہ
رکعات کی جو شیعہ اہلبیت پڑہتی ہین چاہیئے تو یہ ہے کہ اسکو بھی چھوڑ دین بیحیائی یہ ہے کہ ایک تو
خلاف رسول و اہل بیت طاہرہ مرتکب ہون دوسرے اتباع رسول و اہل بیت طاہرہ کو تہمت فی لغۃ
کے لگاوین تو در حقیقت دونو طرح مستحق لعن و ملام و مستحق نار جحیم ہوتی ہین یعنی ایک تو مہجور

تائید غیبی انجام مرام بحسن وجوہ حاصل ہوا فَشُکراً لَہُ ثُمَّ شُکراً لَہُ التماس ناظرین
کی خدمت مین کہ جو مومن ہین باصفا وہ جب اسی دیکھین یا پڑہین یا سنین تو ہمیشہ دعاے مغفرت
مولف کو یاد کرین اور جو بمقتضای بشریت بفحوا اسکی کہ ہیچ نفسی بشر خالی از خطا نبود دیکھین سہو
خطا دیکھین تو بتقاضی العافین عن الناس واللہ یحب المحسنین
قلم عفو سی محو فرماوین اور جو مخالف ہین بہر خدا مضمون ارشادات مشحون خاص ولی
حضرت ایزد متعال لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال سے بردست
بجز ملاحظہ غیظ و غضب کو کام نفرماوین بلکہ مضامین مندرجہ منقولہ او مستنبطہ کو بغور و تامل دیکھین
اور سوچین اور جس جس کتاب کا مینی حوالہ دیا ہی بغیر اوسکی تطبیق کے لب بطعن نہ آشنا کرین نہین
تو زیادہ تر رنج بر رنج اوٹھاوینگے اور زیادہ تر اپنی مقتداؤنکی لیٔ باعث لعن ہونگی اور
جو حق تعالی ہدایت دیوے تو مقولہ اِنّا وجدنا آبائنا علی اُمّۃٍ واِنّا
علی آثارِہم مقتدون کے قایل اور عامل نہین اور راہ سنت اور طریقہ
خاص اہل بیت نبوی کہ بارشاد نبوی راہ نجات ہی بجان و دل اختیار کرین وما علینا
الا البلاغ اللّٰہم اہدِ قومی لا یعلمون بحرمۃ
سیدنا محمد وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین